عمران سیریز

شوٹنگ پاور

مظہر کلیم ایم اے

[illegible] سردار

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ------- اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
پرنٹر -------- محمد یونس
طابع -------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------- 35/- روپے

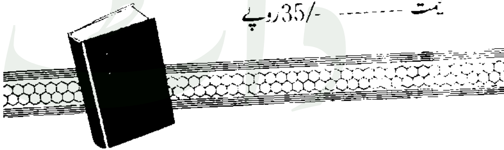

چند باتیں

محترم قارئین ـ Barwaz سلام مسنون!

نیا ناول "شوٹنگ پاور" آپ کے مطالعے کے لئے حاضر ہے۔ موجودہ دور میں جاسوسی کہانیوں میں ایکشن کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے ـــ قتل و غارت۔ مار دھاڑ اور بھاگم دوڑ سے بھرپور کہانیاں اچھی جاسوسی کہانیاں سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود قارئین کی ایک بہت بڑی تعداد خالصتاً جاسوسی کہانیوں کو بھی پسند کرتی ہے۔ ایسی کہانی جس میں ذہنی جنگ عروج پر ہو ـــ جرم کا منصوبہ انتہائی اچھوتا اور بے داغ ہو۔ سسپنس لمحہ لمحہ بڑھتا چلا جائے۔ اور مجرم اپنی ذہنی صلاحیتوں کی بنا پر جرم کو اس انداز میں مکمل کر لیں کہ کسی کی طرف انگلی اٹھانے کی بھی نوبت نہ آئے۔ جرم کا ایک ایسا ہی منصوبہ اس کہانی کے مجرم بھی اپنے ہمراہ لے کر عمران کے ملک میں وارد ہوئے ـــ انتہائی اچھوتا اور بے داغ منصوبہ۔ اور پھر وہ منصوبہ بڑے خوبصورت اور اچھوتے انداز میں مکمل کر لیا گیا۔

ایک ایسا شاندار منصوبہ جو عمران کی ذہنی صلاحیتوں کے لئے ایک

بہت بڑا چیلنج بن گیا۔ عمران نے اس چیلنج کا سامنا کیسے کیا۔ اور آخر میں مجرموں اور عمران کی ذہنی صلاحیتوں کے اس شاندار مقابلے میں فیصلہ کن حیثیت کسے حاصل ہوئی۔ اس کی تفصیل تو آپ کہانی پڑھ کر ہی جان سکیں گے —— بہرحال اتنا ضرور کہوں گا کہ یہ کہانی عام ڈگر سے ہٹ کر لکھی گئی ہے۔ انتہائی منفرد انداز میں لکھی گئی یہ خالصتاً جاسوسی کہانی آپ کے معیار پر یقیناً پورا اترے گی۔

اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ہوٹل شوبرا کا ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف بنی ہوئی سٹیج خالی پڑی ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود سب کی نظریں اس سٹیج پر لگی ہوئی تھیں —— گزشتہ کئی روز سے اخبارات میں ہوٹل شوبرا میں ہونے والے اس خصوصی شو کی بھرپور پبلسٹی کی جا رہی تھی۔ اس پبلسٹی میں بتایا گیا تھا کہ یہ خصوصی شو دنیا کے مایہ ناز نشانہ باز ماسٹر کرافٹ پیش کر رہے ہیں۔ جنہوں نے دنیا بھر میں اپنی حیرت انگیز نشانہ بازی کی وجہ سے تہلکہ مچا رکھا ہے —— اور اس کے ساتھ ساتھ کرافٹ کی طرف سے یہ اعلان بھی تھا کہ اگر کوئی شخص نشانہ بازی میں ان سے مقابلہ کرنا چاہے تو وہ نہ صرف اسے خوش آمدید کہیں گے بلکہ اگر وہ ان سے ذرہ بھر مہارت کا بھی مظاہرہ کر سکا تو کرافٹ کی طرف سے اسے پچاس ہزار ڈالر انعام دیا جائے گا۔ اور پھر آج صبح کے اخبارات میں کسی پرنس آف ڈھمپ کا اعلان چھپا تھا کہ وہ آج کے خصوصی شو میں نہ صرف کرافٹ کا مقابلہ کرے گا بلکہ اگر کرافٹ اس سے زیادہ اچھا نشانہ باز ثابت ہوا

تو اُسے ایک لاکھ ڈالر وہ خود سٹیج پر ہی انعام دیں گے۔ اس اعلان کے چھپتے ہی پورے شہر میں تہلکہ مچ گیا۔ ہر شخص اس پرنس آف ڈھمپ کے متعلق باتیں کر رہا تھا —— خاص طور پر ریاست ڈھمپ کے متعلق زیادہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آخر یہ ریاست کہاں واقع ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آج ہال میں شو دیکھنے والوں کا اس قدر رش تھا کہ ہوٹل انتظامیہ کو خصوصی کرسیاں رکھنی پڑ گئی تھیں۔ اس کے باوجود ہزاروں افراد یہ شو دیکھنے کے خواہشمند تھے۔

ہال میں موجود سب افراد سٹیج پر دیکھنے کے ساتھ ساتھ ہال میں بھی نظریں دوڑا رہے تھے کہ شاید مقابلہ کرنے والا پرنس انہیں نظر آ جائے لیکن ہال میں کوئی پرنس نظر نہ آ رہا تھا۔

"یہ آخر عمران کو کیا سوجھی کہ وہ اس طرح سستی شہرت کے لئے مقابلہ بازی پر اتر آیا ہے" —— ہال کے ایک کونے میں بیٹھی ہوئی جولیا نے بُرا سا منہ بنا کر ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

سیکرٹ سروس کے سارے ممبر اس وقت ہال میں موجود تھے۔ عمران کا یہ اعلان سب سے پہلے صفدر کی نظروں سے گزرا تھا۔ اور پھر اس نے اس سے سب کو مطلع کر دیا —— ظاہر ہے وہ تو جانتے ہی تھے کہ پرنس آف ڈھمپ عمران ہی ہے۔ پھر ان سب نے عمران کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران انہیں کہیں بھی نہ مل سکا تو انہوں نے بھی یہ شو دیکھنے کا پروگرام بنایا اور پھر سیکرٹ سروس کے حوالے سے وہ ہال میں اپنی مرضی کی نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

"بس تفریح مس جولیا" —— صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب

ر پھر اس سے پہلے کہ جولیا کوئی اور بات کرتا سٹیج پر روشنی ہوئی سب سٹیج کی طرف متوجہ ہو گئے۔ دوسرے لمحے سٹیج پر ہوٹل کا منیجر نمودار ہوا۔

"خواتین و حضرات۔ آج کا یہ دلچسپ شو اب شروع ہونے والا ہے۔ ماسٹر کرافٹ تو شو کے لئے تیار ہیں۔ لیکن انہیں چیلنج کرنے والے پرنس آف ڈھمپ ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ چونکہ شو شروع ہونے میں دیر ہو رہی ہے —— اس لئے ماسٹر کرافٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنا شو پیش کر دیتے ہیں۔ اس دوران اگر پرنس آف ڈھمپ تشریف لے آئے تو ان سے مقابلہ بھی ہو جائے گا۔ ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ پرنس ف ڈھمپ شکست تسلیم کر گئے ہیں" —— منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ پرنس آف ڈھمپ کون ہیں۔ ان کا تعارف تو کرائیے" سامنے کی رو میں بیٹھے ہوئے ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور سارے ہال میں موجود افراد نے اس نوجوان کی تائید کی۔

"خواتین و حضرات —— پرنس آف ڈھمپ کون ہیں۔ یہ بات ہم بھی نہیں جانتے۔ ان کے سیکرٹری جوزف کی طرف سے صبح فون پر ہمیں چیلنج وصول ہوا تھا۔ اس لئے ہم آپ کو اس سلسلے میں کچھ بتانے سے معذور ہیں" —— منیجر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"یہ سب پبلسٹی سٹنٹ ہے۔ گھٹیا پبلسٹی سٹنٹ۔ آپ کو اس قسم کے گھٹیا حربے زیب نہیں دیتے" —— ایک اور نوجوان نے اٹھ کر

انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"حضرات — یہ چیلنج ہماری طرف سے اخبارات میں شائع نہیں ہوا۔ بلکہ پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں قصوروار نہ سمجھا جائے" — منیجر نے جواب دیا۔ اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف جا کر سٹیج سے غائب ہو گیا۔

چند لمحوں بعد سٹیج پر ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم والا ادھیڑ عمر آدمی نمودار ہوا۔ اس نے سرخ رنگ کے انتہائی چست کپڑے پہن رکھے تھے اس کی دونوں سائیڈوں میں ہولسٹر لٹکے ہوئے تھے جن میں بھاری ریوالور نظر آ رہے تھے۔ اس نے ہاتھ میں ایک شاٹ گن اٹھائی ہوئی تھی۔

"ماسٹر کرافٹ حاضر ہے ناظرین — مجھے افسوس ہے کہ مجھے چیلنج کرنے والے صاحب ابھی تک نہیں آئے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ انہوں نے صرف میرے نام کی وجہ سے شہرت حاصل کرنے کے لئے یہ بیان دیا ہے۔ ورنہ ماسٹر کرافٹ کے مقابلے کے متعلق تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا" — ادھیڑ عمر نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شاٹ گن کو فضا میں اچھال کر دوبارہ کیچ کیا اور اس کے ساتھ ہی زوردار دھماکہ ہوا اور لوگوں نے چونک کر دیکھا تو سٹیج کے ایک کونے میں نمودار ہونے والی ایک عورت کے کان کا بڑا سا بالا ہلنے لگا۔ جب کہ گولی کا سوراخ اس کے پیچھے دیوار پر صاف نظر آ رہا تھا۔

لوگوں کے حلق سے حیرت کے مارے چیخ نکل گئی۔ واقعی یہ حیرت انگیز نشانہ تھا کہ ایک چلتی ہوئی عورت کے کان میں موجود بلے میں سے گولی اس طرح پار کر دی جائے اور وہ بھی ایسی صورت میں کہ شاٹ گن کو اچھال کر پکڑا جا رہا ہو۔

اور اس کے ساتھ ہی پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

"حضرات — یہ ایک معمولی آئٹم تھا۔ اب آپ دوسرا آئٹم دیکھیں ان محترمہ کا لباس آپ دیکھ رہے ہیں کس قدر چست ہے۔ میں ان پر گولیوں کی بارش کروں گا۔ گولیاں ان کے جسم سے چمٹے ہوئے کپڑوں پر تو خراشیں ڈالیں گی لیکن ان کے جسم پر کوئی خراش نہیں آنے کی" — ماسٹر کرافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے شاٹ گن کو ایک بار پھر فضا میں اچھالا اور پھر جیسے ہی شاٹ گن فضا میں گھوم کر اس کے ہاتھوں میں آئی تڑتڑاہٹ کی آوازیں ہال میں گونجنے لگیں اور لوگوں نے گولیوں کو اس لڑکی کے دونوں بازوؤں اور ٹانگوں کے قریب سے گزر کر پچھلی دیوار میں پیوست ہوتے دیکھا — ماسٹر کرافٹ مسلسل فائرنگ کر رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد جب اس نے ہاتھ روکا تو لڑکی نے پہلے جھک کر سلام کیا پھر وہ قدم بڑھاتی آگے آئی۔ اور اس نے اپنی ایک سائیڈ حاضرین کی طرف کی تو لوگ یہ دیکھ کر دم بخود رہ گئے کہ لڑکی کے بازو اور ٹانگ پر جسم سے چمٹے ہوئے کپڑے پر گولیوں کی خراشیں صاف نظر آ رہی تھیں — لیکن لڑکی بالکل ٹھیک ٹھاک کھڑی تھی۔ پھر لڑکی نے دوسرا پہلو سامنے کیا۔ اس پر بھی ایسے ہی نشانات تھے۔ اس کے ساتھ ہی لڑکی نے بازو پر سے چٹکی بھری اور بازو پر موجود کپڑے کو اتار کر پھینک دیا۔ اس کے بازو پر کہیں بھی ہلکی سی خراش دکھائی نہ

دے رہی تھی۔ اسی طرح اس نے ٹانگ پر سے کپڑا ہٹا دیا۔ اور پھر دوسرے لمحے بازو اور ٹانگ کو بھی عریاں کر کے دکھا دیا۔ اور ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ کافی دیر تک تالیاں بجتی رہیں۔

"واقعی حیرت انگیز نشانہ باز ہے یہ ماسٹر کرافٹ۔" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور سب ممبران نے سر ہلا دیئے۔ وہ سب اس کی اس حیرت انگیز نشانہ بازی پر دل ہی دل میں داد دے رہے تھے۔

"اب دیکھئے۔۔۔ ایک اور آئیٹم" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس نے شاٹ گن کو ایک طرف پھینکا اور سائیڈ ہولسٹروں سے دونوں ریوالور نکال لئے۔ لڑکی نے دونوں ہاتھ پھیلا کر دیوار پر جما دیئے۔ اس کی پتلی پتلی انگلیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ اور ان کے درمیانی رخنوں سے دیوار کی سفیدی صاف نظر آ رہی تھی ۔۔۔ دوسرے لمحے ماسٹر کرافٹ نے مسلسل ریوالوروں سے فائرنگ شروع کر دی گولیاں لڑکی کے ہاتھوں کی طرف ہی جا رہی تھیں۔ اور لوگ حیرت اور خوف سے سانس لینا بھی بھول گئے تھے ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دونوں ریوالور واپس ہولسٹروں میں غائب ہو گئے اور لڑکی نے ہاتھ ہٹا لئے۔ اب دیوار میں ان جگہوں پر گولیوں کے نشانات صاف نظر آ رہے تھے جہاں جہاں لڑکی کی انگلیوں کے درمیان رخنے تھے۔ جب کہ لڑکی کی انگلیاں ہر قسم کی خراش اور زخم سے محفوظ تھیں ۔۔۔ اس قدر حیرت انگیز آئیٹم تھا کہ لوگ تالیاں بجاتے ہوئے بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔ تالیوں کی گونج اس قدر زبردست تھی کہ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہال کی چھت اڑ جائے گی۔

"سیکرٹری ۔۔۔ یہ تالیاں کیوں بجائی جا رہی ہیں۔ کیا یہاں تالیاں بجانے کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ یا یہ قوالوں کا ٹریننگ سنٹر ہے" اچانک دروازے سے ایک آواز گونجی۔ اور وہ سب لوگ تالیاں بجانا بھول کر ادھر دیکھنے لگے۔ اور پھر ان کی نظریں دروازے پر ہی جمی رہ گئیں۔ دروازے پر عمران باقاعدہ شہزادوں کے لباس میں موجود تھا ۔۔۔ سفید سلک کی شیروانی اور چوڑی دار پاجامے کے نیچے اس نے سلیم شاہی جوتی پہن رکھی تھی۔ گلے میں سچے موتیوں کے ہار تھے۔ اور اس لباس میں وہ اس قدر وجیہہ اور خوبصورت لگ رہا تھا کہ ہال میں موجود ہر شخص حیرت سے بت بنا رہ گیا ۔۔۔ اس کے دونوں اطراف میں جوزف اور جوانا تھے۔ خاکی رنگ کی وردیاں پہنے۔ اور سائیڈ ہولسٹروں میں ریوالور لٹکائے وہ واقعی کوئی دیو لگ رہے تھے۔

"یہاں نشانہ بازی کا شو ہو رہا ہے پرنس" ۔۔۔ جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن ہمیں تو تالیاں بازی کا شو لگ رہا ہے۔ یہ سٹیج پر کون صاحب کھڑے ہیں۔ کیا یہ تالیاں بجانے کی ٹریننگ دے رہے ہیں" عمران نے اپنے لہجے میں کہا۔

"آپ پرنس آف ڈھمپ ہیں" ۔۔۔ سٹیج پر کھڑے ہوئے ماسٹر کرافٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ بھی عمران کی وجاہت اور اس کے باڈی گارڈوں کو دیکھ کر خاصا مرعوب ہو رہا تھا۔

"سیکرٹری ۔۔۔ ہمارا تعارف کراؤ" ۔۔۔ عمران نے دوبارہ

جوزف کی طرف مخاطب ہو کر بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"ہوشیار ـــــ خبردار ـــــ ریاست ڈھمپ کے پرنس ہال میں تشریف لا چکے ہیں" ـــــ جوزف نے کسی شاہی دربان کی طرح باقاعدہ ہانک لگاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے اس انداز پر ہال میں دبے دبے قہقہے پھوٹ پڑے۔

جولیا اور اس کے ساتھی بھی مسکرا کر یہ سب تماشا دیکھ رہے تھے۔

"یہ بس جوکری کر سکتا ہے۔ ماسٹر کرافٹ کا مقابلہ اس کے بس کا روگ نہیں" ـــــ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پرنس آف ڈھمپ کا نام سنتے ہی ہال میں موجود سب لوگوں کے چہرے کھل اٹھے۔ پرنس آف ڈھمپ کوئی پبلسٹی سٹنٹ نہ تھا۔ بلکہ ان کے سامنے موجود تھا۔

"آپ پرنس آف ڈھمپ ہیں تو سٹیج پر تشریف لائیں۔ میرا نام کرافٹ ہے۔ اگر آپ نشانہ بازی میں مجھ سے آدھی کامیابی بھی حاصل کر گئے تو میں آپ کو اعلان کے مطابق پچاس ہزار ڈالر انعام میں دوں گا" ـــــ ماسٹر کرافٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری ـــــ انہیں بتاؤ کہ یہ پرنس آف ڈھمپ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ پرنس انعام لیا نہیں کرتے دیا کرتے ہیں۔ باقی رہا مقابلہ تو ماسٹر کرافٹ نشانہ بازی کی دنیا میں ایک اناڑی کا نام ہے" ـــــ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اور پھر وہ بڑے باوقار انداز میں چلتا ہوا سٹیج کی طرف بڑھنے لگا۔ جوزف اور جوانا بڑے مؤدبانہ انداز میں اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ اور ہال میں موجود ہر شخص کی نظریں ان

کے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔

"کون اناڑی ہے اور کون ماسٹر۔ اس کا پتہ ابھی چل جائے گا" ماسٹر کرافٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو ماسٹر کرافٹ ـــــ اگر تم واقعی نشانہ بازی میں ماسٹر ہو تو پھر ایک سفید تتلی سٹیج پر اڑاتے ہیں۔ تم اس کے پروں پر گولیوں سے نقش و نگار بنا دو۔ بولو منظور ہے" ـــــ عمران نے سٹیج کے قریب آ کر اونچی آواز میں کہا۔

"کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں" ـــــ ماسٹر کرافٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ یہ ایک ایسی بات تھی جس کے ممکن ہونے کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ اڑتی ہوئی چھوٹی سی تتلی اور پھر اس کے تیزی سے ہلتے ہوئے پروں پر گولیوں سے نقش و نگار بنانا کہ تتلی بھی ہلاک نہ ہو ـــــ یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔ اور پھر تتلی کے پر تو اس قدر نازک ہوتے ہیں کہ گولی ان کے قریب سے بھی نکل جائے تو وہ خراب ہو جائیں گے۔

"پرنس آف ڈھمپ کے لئے یہ ایک معمولی کھیل ہے ماسٹر کرافٹ۔ یقین رکھو انتہائی معمولی۔ یہ کھیل تو ہمارے سیکرٹری بھی کھیل سکتے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور ہال میں موجود افراد تو اب واقعی حیرت سے بت بن کر رہ گئے تھے۔ پرنس آف ڈھمپ نے نشانہ بازی کا جو ٹارگٹ بتایا تھا وہ یقیناً ناقابل یقین تھا۔ قطعاً ناقابل یقین۔

"اگر آپ یہ کھیل دکھا سکیں تو میں آپ کا شاگرد بننے کے لئے تیار ہوں" ـــــ ماسٹر کرافٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری ——— ہمیں اناڑیوں کو اپنا شاگرد بنانے کا شوق نہیں ہے۔ البتہ ہم تمہیں یہ کھیل ضرور دکھا سکتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر سٹیج پر چڑھ گیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے ساتھ ہی سٹیج پر پہنچ گئے۔

"ہمیں افسوس ہے ماسٹر کرافٹ" ——— عمران نے اونچی آواز میں کہا اور ماسٹر کرافٹ کا سُتا ہوا چہرہ یک لخت کھل اٹھا۔

"افسوس کی ضرورت نہیں۔ ایسا ہونا ہی ممکن نہیں" ——— کرافٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم افسوس اس بات پر نہیں کر رہے کہ یہ ہو سکتا ہے یا نہیں بلکہ اس بات پر افسوس کر رہے ہیں کہ ابھی رنگدار گولیاں ایجاد نہیں کی گئیں اس لئے تتلی کے پروں پر سیاہ نقش و نگار بن سکتے ہیں۔ جو ویسے تو ہمارے ذوق پر گراں گذریں گے لیکن مجبوری ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا سوری" ——— ماسٹر کرافٹ کا چہرہ ایک بار پھر سُت گیا۔

"سیکرٹری ——— تتلی والی ڈبیا نکالو اور ہال میں موجود معزز مہمانوں کو دکھاؤ کہ اس کے پر سفید ہیں یا نہیں" ——— عمران نے قریب کھڑے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جوزف نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک خوبصورت ڈبیا نکال لی۔ یہ ڈبیا شیشے کی تھی۔ اور اس کے اندر سفید پروں والی ایک تتلی پھڑ پھڑا رہی تھی۔ اس کے پر بالکل سفید تھے ——— دودھ کی طرح سفید۔ جوزف نے ماسٹر کرافٹ اور حاضرین کو ہاتھ اونچا کر کے تتلی دکھائی۔

"اب اپنی مشین پسٹل ہمیں دو اور تتلی کو سٹیج پر چھوڑ کر نیچے اتر جاؤ" ۔۔

عمران نے کہا۔

اور جوزف نے ہولسٹر سے ایک مشین پسٹل نکال کر بڑے مؤدبانہ انداز میں دے دیا۔ اور عمران سٹیج کے ایک کونے پر کھڑا ہو گیا۔ اس کا رخ سٹیج کی اندرونی طرف تھا ——— جوانا اس کے پیچھے سٹیج سے نیچے کھڑا ہو گیا۔ جب کہ جوانا نے حاضرین کے سامنے ڈبیا کھولی اور تتلی کو سٹیج پر اچھال دیا۔

ہال میں بیٹھے ہوئے سب افراد کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔ انہوں نے سسپنس کی وجہ سے سانس لینا بھی ترک کر دیا تھا۔ ماسٹر کرافٹ بھی ایک دیوار سے لگا خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر الجھن صاف نظر آ رہی تھی۔

تتلی سٹیج کے اوپر اڑنے لگی۔ چند لمحے تک وہ اپنے سفید پر تیزی سے ملاتی ہوئی اڑتی رہی۔ دوسرے لمحے ہال مشین پسٹل کی مسلسل تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ گولیاں بجلی کی سی رفتار سے تتلی کے اردگرد سے گزرتی جا رہی تھیں ——— جیسے جیسے تتلی اڑ رہی تھی۔ عمران کا ہاتھ بھی گھومتا جا رہا تھا۔ اور پھر ٹھس کی آواز سنائی دی اور عمران نے ہاتھ روک دیا۔ تتلی ابھی تک اڑ رہی تھی۔ عمران نے پستول پھینکا اور تیزی سے تتلی کی طرف لپکا۔ اس نے اڑتی ہوئی تتلی پر جھپٹا مارا اور اُسے مٹھی میں پکڑ کر سٹیج کی پرلی دیوار تک لپکتا گیا ——— اس نے مٹھی کھولی اور تتلی کو دیوار کے ساتھ لگا کر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر دو پنیں نکالیں اور تتلی کے دونوں پر دیوار کے ساتھ پھیلا کر دونوں سائیڈوں سے پن کر دیا۔ تتلی کا جسم لرز رہا تھا اور عمران ہاتھ جھاڑتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

دوسرے لمحے ہال میں موجود ہر شخص پاگلوں کی طرح چیخ پڑا۔ سٹیج پر موجود تیز روشنی میں دیوار کے ساتھ پن کی ہوئی تتلی کے پروں پر واقعی سیاہ رنگ کی بڑی خوب صورت آڑی ترچھی لکیریں نظر آرہی تھیں۔ ایسی لکیریں جیسے نقش و نگار بنائے گئے ہوں ——— اور پھر ہال زبردست تالیوں سے گونج اٹھا۔ اس بار تالیوں کا زور اس قدر تھا کہ واقعی چھت اڑنے کے قریب ہو گئی تھی۔ جب کہ عمران معصوم سا چہرہ بنائے خاموش کھڑا تھا۔

ماسٹر کرافٹ پاگلوں کے سے انداز میں چند لمحے تتلی کو دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے تتلی کے قریب جا کر اُسے غور سے دیکھا۔ اور اس کے بعد اس نے اس کے دونوں پروں پر انگلی پھیری اس کے انگلی پھیرتے ہی نقش و نگار غائب ہو گئے۔

دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا اور اس نے آکر سٹیج پر ہی عمران کے پیر پکڑ لیئے۔

"تم ماسٹر سوپر پرنس۔ میں واقعی اناڑی ہوں۔ میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں" ——— ماسٹر کرافٹ نے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری ——— ماسٹر کرافٹ کو بتاؤ کہ وہ ہمیں تم کی بجائے آپ سے مخاطب کرے۔ ہم اپنی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اسے انعام بھی دے دو۔ یہ حوصلہ مند آدمی ہے۔ اس نے جس طرح شکست تسلیم کی ہے۔ اس کی عزت ہمارے دل میں بڑھ گئی ہے" ——— عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"میں شرمندہ ہوں حضور۔ بس جذبات میں گستاخی ہو گئی۔ آپ عظیم نشانہ باز ہیں" ——— ماسٹر کرافٹ نے اٹھ کر جذباتی لہجے میں کہا۔

"ہم تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں" ——— عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"یہ لو پرنس کی طرف سے انعام" ——— اُسی لمحے جوزف نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکال کر کرافٹ کی طرف پھینکی۔

"اب تم اپنا شو دکھاتے رہو۔ ہمارا باہر رہنے کا وقت ختم ہو گیا ڈیڈی کہتے ہیں شریف بچے زیادہ دیر تک گھر سے باہر نہیں رہتے۔ خدا حافظ" عمران نے کہا۔ اور پھر وہ سٹیج سے نیچے اتر کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اور جوانا اُسی طرح فوجی انداز میں چلتے ہوئے عمران کے پیچھے مین گیٹ سے باہر نکل گئے ——— ہال میں موجود ہر شخص کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی فلم دیکھ رہے ہوں۔

ادھر ماسٹر کرافٹ ہاتھ میں پکڑی ہوئی نوٹوں کی بڑی گڈی اٹھائے سر جھکائے خاموش کھڑا عمران کو دیکھ رہا تھا۔

جب عمران باہر چلا گیا تو وہ تیزی سے مڑا اور سٹیج کی سائیڈ والے دروازے میں چلا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی پورے ہال میں چہ میگوئیوں کا طوفان سا اٹھ کھڑا ہوا ——— منیجر نے آکر شو کے ختم ہونے کا اعلان کر دیا اور لوگ پرنس کی اس حیرت انگیز مہارت پر باتیں کرتے ہوئے ہال سے باہر جانے لگے۔

"میں اسے تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس میں ضرور کوئی چکر ہے" تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم کیوں تسلیم کرو گے۔ تمہیں تو ہر بات میں چکر ہی نظر آتا ہے۔ ہم سب اندھے ہیں۔ وہ ماسٹر کرافٹ تو سٹیج پر ہی کھڑا تھا وہ اندھا تھا۔ اور اس نے تو باقاعدہ تتلی کے پروں پر انگلی پھیر کر دیکھا تھا کہ بارود کے نشانات تازہ ہیں یا نہیں" ——— جولیا تو پر ہی الٹ پڑی۔

"ویسے مس جولیا۔ اس قدر مہارت پر سچ پوچھو تو مجھے بھی یقین نہیں آرہا۔ ویسے عمران جیسے شخص سے کچھ بعید بھی نہیں" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ حیرت انگیز آدمی ہے۔ اس کے پاس ایسی صلاحیتیں ہیں کہ وہ ہر لمحہ ہر شخص کو چونکا سکتا ہے" ——— جولیا اب پوری طرح عمران کی سائیڈ لے رہی تھی۔

"میرے خیال میں ہمیں اب عمران کے فلیٹ پر چلنا چاہئے۔ مجھے تو اس سارے کھیل کے پیچھے کوئی لمبا چکر نظر آرہا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا مطلب ——— تمہارا مطلب کس جرم سے ہے" ——— صفدر اور جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— جہاں تک میں عمران کو جانتا ہوں عمران کوئی کام بغیر کسی مقصد کے کبھی نہیں کرتا۔ اس کا اس طرح چیلنج کرنا۔ سٹیج پر آنا۔ انتہائی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دینا اور پھر خواہ مخواہ ہزاروں روپے کرافٹ کو دے کر چلے جانا۔ یہ سب یقیناً ایسے نہیں ہوا ہوگا" ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"مجھے تمہاری بات میں وزن محسوس ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے۔ عمران سے اگلوایا جائے کہ آخر اس نے یہ سب کچھ کیوں کیا ہے" صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر سب نے یہی طے کیا کہ وہ ہوٹل سے نکل کر سیدھے فلیٹ پر جائیں اور جب تک عمران اصل بات نہ بتا دے۔ وہاں سے پلٹیں نہیں۔

چنانچہ چند لمحوں بعد ان کی کاریں ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے نکل کر عمران کے فلیٹ کی طرف دوڑنے لگیں۔

"مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا کہ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے" کرسی پر بیٹھی ہوئی خوب صورت لڑکی نے سامنے بیٹھے ہوئے ماسٹر کرافٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا الزبتھ ڈیئر ——— لیکن یہ ممکن ہو چکا ہے۔ یہ شخص پرنس جادوگر ہے جادوگر" ——— ماسٹر کرافٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ وہ دونوں اس وقت ہوٹل شوبا میں اپنے رہائشی کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"لیکن اس شو کے بعد اب اس ملک میں تو ہمارا شو نہیں چل سکے گا۔ پھر ہمارے مشن کا کیا ہو گا" ——— الزبتھ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی سوچ رہا ہوں کہ اس قدر حاضرین کی موجودگی میں ہمارا مشن کامیاب بھی نہیں ہو سکتا۔ مجھے ریڈ سرکل سے بات کرنی ہو گی" ——— کرافٹ نے کہا۔

"کیوں ——— اس پرنس کا اس معاملے سے کیا تعلق" ——— الزبتھ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"تمہیں نہیں معلوم۔ میں بھی پہلے اسے عام سا پرنس سمجھ رہا تھا لیکن آج صبح زیرو ون نے ایک پرچہ دیا ہے۔ اس کے بعد معاملہ بدل گیا ہے۔ یہ لو تم خود پڑھ لو" ——— ماسٹر کرافٹ نے جیکٹ کی جیب سے ایک پرچہ نکال کر الزبتھ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ الزبتھ نے حیرت بھرے انداز میں پرچہ لیا اور اسے کھول کر پڑھنے لگی۔

"اوہو ——— اگر یہ سچ ہے پھر تو یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے" الزبتھ نے پرچہ پڑھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہی بات میں سوچ رہا ہوں۔ میری چھٹی حس مجھے آگاہ کر رہی ہے کہ یہ شخص ہمارے مشن کے لئے سب سے بڑا خطرہ بنے گا۔ اس کی موجودگی میں مشن شدید خطرے میں ہے" ——— ماسٹر کرافٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایسی صورت میں اس کے دو ہی حل ہیں یا تو مشن سے پہلے اس کا خاتمہ کر دیا جائے یا پھر چیف باس سے بات کی جائے وہ جیسا حکم دے" ——— الزبتھ نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کا خوب صورت چہرہ اس وقت بالکل سپاٹ نظر آرہا تھا۔

"اس جیسے ماہر فن کا خاتمہ کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس لئے میرا خیال ہے چیف باس سے بات کر لی جائے۔ پھر اگر اس نے اس کے خاتمے کا حکم دے دیا تو مجبوری ہو گی" ——— ماسٹر کرافٹ نے کرسی

سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی الزبتھ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم بیگ اٹھا لو۔ تاکہ کسی ویران جگہ پہ جا کر کال کی جا سکے۔ ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا پڑے گا" ــــ سٹر کرافٹ نے کہا۔ اور الزبتھ سر ہلاتے ہوئے وارڈ روب کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے اس کی نچلی دراز کھول کر اس میں سے ایک کیمرہ نکالا۔ اور ساتھ ہی ایک بریف کیس اٹھا کر اس نے بریف کیس کو میز پہ رکھ کر کھولا ــــ اس کے اندر پاسپورٹ اور دیگر کاغذات کے ساتھ ساتھ مصوری کا جدید ترین سامان اور ایک کپڑا بھی نظر آ رہا تھا۔ کیمرہ بیگ میں رکھ کر اس نے بیگ بند کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک سیاہ رنگ کی لمبی سی کار میں دونوں بیٹھے ہوئے شہر کے باہر کی طرف جانے والی سڑک پہ جا رہے تھے ــــ بریف کیس پچھلی سیٹ پہ رکھا ہوا تھا۔ جب کہ ڈرائیونگ ماسٹر کرافٹ کر رہا تھا۔ الزبتھ ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ کار انہیں ہوٹل کی طرف سے مہیا کی گئی تھی۔ انہوں نے ہوٹل سے چار شو کا معاہدہ کیا تھا۔ ہفتے میں ایک شو ــــ اس طرح ان کا پروگرام ایک مہینے تک یہاں رہنے کا تھا۔ اور یہ ان کا پہلا شو تھا۔ ابھی تین شو باقی تھے۔

"میرے خیال میں ساری پلاننگ ہی غلط ہوئی تھی۔ ہمیں اس طرح شو کرنے کی بجائے کوئی اور طریقہ استعمال کرنا چاہیئے تھا" کرافٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں ــــ پلاننگ تو درست تھی۔ کرنل جان کو نشانے بازی کا جنون ہے۔ اس لئے یہ بات یقینی تھی کہ وہ ہمارا شو دیکھنے کے بعد لازماً ہم سے ملے گا۔ اور پھر ہم اس نشانے بازی کے چکر میں اس سے تعلقات بڑھا

ہم اپنا مشن پورا کر سکتے تھے۔ لیکن اس پرنس کے درمیان میں آ ٹپکنے سے معاملہ بگڑ گیا ہے۔ ایک تو پرنس بہرحال تم سے بہتر نشانہ باز ثابت ہو گیا ہے۔ اور پھر وہ یہیں کا رہنے والا ہے۔ اب کرنل جان تمہاری بجائے یقیناً اس سے رابطہ کرے گا ــــ یہ ایک فطری سی بات ہے۔ اور دوسرا مسئلہ یہ ہے۔ کہ یہ پرنس سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا رہتا ہے۔ اور انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا ہے اور کرنل جان جس پوسٹ پہ ہے وہ اس قدر نازک ہے کہ یہ شخص یقیناً اُسے ہم سے ملتے دیکھ کر چونک پڑے گا" ــــ الزبتھ نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کرنل جان کو خریدا بھی تو جا سکتا تھا۔ یا پھر اس پہ حُسن کا پھندہ پھینکا جا سکتا تھا۔ اس کے لئے اتنی لمبی پلاننگ کی کیا ضرورت تھی" کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چیف باس سے یہی بات ہوئی تھی۔ اس نے کرنل جان کے متعلق تفصیلی تحقیقات کرائی ہے۔ اس کی تحقیقات کے مطابق کرنل جان حد درجہ محب وطن ہے اُسے کسی قیمت پر خریدا نہیں جا سکتا ــــ دوسری بات یہ کہ وہ حد سے زیادہ خشک مزاج آدمی ہے۔ عورت کے نام سے بھی الرجک ہے۔ اور پھر اُسے اپنی نازک ترین پوسٹ کا اس قدر خیال ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے بھی زیادہ تعلقات نہیں بڑھاتا۔ صرف اگر اس میں کمزوری ہے تو نشانہ بازی کے جنون کی ــــ اور چیف باس نے اس کی اس کمزوری کو سامنے رکھ کر یہ پلان بنایا تھا۔ لیکن درمیان میں یہ پرنس آن ٹپکا ــــ" الزبتھ نے کہا۔ اور کرافٹ سر ہلا کر رہ گیا۔ کار اب شہر سے کافی دور پہنچ چکی تھی۔ اس وقت وہ ایسی جگہ سے

گزر رہے تھے۔ جہاں دونوں طرف کھیتوں کا ایک طویل سلسلہ چلا گیا تھا اور پھر کرافٹ نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

"آؤ یہ کھیت ہمارے مقصد کے لئے ٹھیک رہیں گے۔" کرافٹ نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور الزبتھ بھی سر ہلاتی ہوئی نیچے اتر آئی۔ اس نے پچھلی نشست سے بیگ اٹھایا۔ کرافٹ نے کار کو لاک کیا اور پھر دونوں سیاحوں کے سے انداز میں کھیتوں کے درمیان پتلی سی پگڈنڈی پر چلنے لگے —— جب وہ سڑک سے کافی فاصلے پر پہنچ گئے تو کرافٹ نے الزبتھ کو رکنے کا اشارہ کیا۔ الزبتھ نے بیگ کھولا اور اس میں موجود سفید رنگ کا کپڑا نکال کر اس نے کھیتوں کے درمیان خالی جگہ پر بچھا دیا۔

"کیمرہ مجھے دو۔ میں کچھ تصویریں کھینچ لوں تاکہ اگر کوئی ہمیں دیکھ بھی رہا ہو تو وہ کوئی شک نہ کر سکے۔" —— کرافٹ نے کہا اور الزبتھ نے سر ہلاتے ہوئے کیمرہ کرافٹ کی طرف بڑھا دیا۔ اور خود بیگ میں سے مصوری کا سامان نکال کر اسے سیٹ کرنے لگی۔ پلاسٹک کا بنا ہوا ایک سٹینڈ اس نے کھول کر زمین پر رکھا اور جس پر سفید کاغذ فٹ تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی بیگ میں سے اس نے برش۔ رنگ وغیرہ نکال کر اپنے سامنے رکھے اور کپڑے پر بیٹھ کر اس نے بڑے اطمینان سے مختلف رنگ تیار کرنے شروع کر دیئے —— اس کے ہاتھ خاصی مہارت سے چل رہے تھے۔ جب کہ کرافٹ کیمرہ گلے میں لٹکائے اِدھر اُدھر گھوم رہا تھا۔ اس کا انداز شوقیہ فوٹو گرافروں جیسا تھا۔ کھیتوں میں چونکہ سبزیاں لگی ہوئی تھیں اس لئے دُور دُور تک انہیں سب کچھ صاف نظر آ رہا

تھا۔ سڑک پر کھڑی ہوئی ان کی کار بھی انہیں دکھائی دے رہی تھی۔ کرافٹ نے مختلف زاویوں سے باقاعدہ چند فوٹو کھینچے اور پھر وہ اس طرف آ گیا جہاں الزبتھ اب پورے انہماک سے سفید کاغذ پر کوئی تصویر بنانے کی کوششوں میں مصروف تھی۔

"میرا خیال ہے کوئی ہمیں چیک نہیں کر رہا" —— کرافٹ نے اس کے ساتھ ہی کپڑے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں نے بھی دیکھ لیا ہے۔ تم کال کرو" —— الزبتھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرافٹ نے بیگ کو اپنی طرف گھسیٹا۔ اس کو پلٹ کر اس نے ایک سائیڈ پر چٹکی بھری اور اس کے اوپر لگا ہوا کپڑا سرر کی آواز کے ساتھ ایک طرف ہٹ گیا۔ اب اندر ایک سفید رنگ کا سپاٹ ڈھکن نظر آ رہا تھا —— کرافٹ نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر اس سپاٹ ڈھکن کے ایک کونے میں انگلی سے مخصوص انداز میں ٹھوکر ماری تو ڈھکن کے درمیان سے ایک چھوٹا سا مائیک باہر آ گیا۔ اس مائیک کے ساتھ ایک چھوٹا سا بٹن تھا۔ کرافٹ نے جلدی سے اس بٹن کو دبایا تو بیگ میں سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص سائیں سائیں کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس ریڈ سرکل اٹنڈنگ اوور" —— چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز بیگ میں سے سنائی دی۔

"کرافٹ بول رہا ہوں چیف باس اوور" —— کرافٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ بولنے کے دوران بھی اس کی نظریں اِدھر اُدھر کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"اوہ یس ——— کیا رپورٹ ہے۔ کل رات تمہارا پہلا شو تھا اوور" چیف باس نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"یس باس شو ہو گیا۔ لیکن وہاں ایک شخص نے مجھے چیلنج کیا اور پھر باس اس نے ایک حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا۔ اس قدر حیرت انگیز کہ میرے لئے بھرے مجمع کے سامنے شکست تسلیم کر لینے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ رہا اوور" ——— کرافٹ نے کہا۔

"ماسٹر کرافٹ تم نشے میں تو نہیں ہو۔ تم نشانہ بازی میں کسی سے شکست کھا گئے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے اوور" ——— چیف باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہو چکا ہے باس" ——— کرافٹ نے کہا اور پھر اس نے شروع سے لے کر آخر تک تمام تفصیل بتا دی۔

"حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز ——— کم از کم مجھے تو اب بھی یقین نہیں آرہا کہ ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن تم کہہ رہے ہو تو ٹھیک ہے۔ لیکن کال کرنے کا مقصد اوور" ——— چیف باس نے کہا۔

"باس زیرو ون نے آج صبح مجھے ایک پرچہ لا کر دیا ہے۔ اس پرچے کے مطابق زیرو ون نے اس پرنس کے بارے میں تحقیقات کی ہیں۔ اس کے مطابق اس کا اصل نام علی عمران ہے۔ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دوسو میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے ——— ڈھمپ ایک فرضی ریاست ہے۔ ویسے یہ علی عمران یہاں کے ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سر رحمان کا اکلوتا لڑکا ہے۔ بظاہر معصوم اور احمق نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا رہتا ہے۔ آمدنی کے

ئج نامعلوم ہیں اوور" ——— مسٹر

ہنستے ہوئے کہا۔ الزبتھ کہاں

"اوہ ——— پھر تو یہ خاصا خطرناک شخصیت ہوا لیکن اس کے باوجود اس ن کا مقصد پھر بھی میں نہیں سمجھا اوور" ——— چیف باس نے کہا۔

"باس ——— پہلی بات تو یہ ہے کہ علی عمران کے سامنے آنے کے عد اب کرنل جان کا مجھ سے رابطہ قائم کرنے کا امکان ختم ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے عمران نے اپنے آپ کو مجھ سے بہتر نشانے باز ثابت کر دیا ہے اور پھر وہ مقامی ہے جب کہ میں غیر ملکی ——— اور جیسی فطرت آپ نے کرنل جان کی بتائی ہے اس کے مطابق وہ اپنے سائے سے بھی چوکنا رہتا ہے۔ س لئے میرے خیال میں اگر اپنی کمزوری کی بنا پر اگر اس کا مجھ سے بطہ قائم کرنے کا کوئی امکان تھا تو کم از کم میرے نکتہ نظر سے وہ اب ختم ہو گیا ہے ——— اور دوسری بات یہ کہ اگر ایسا نہ ہوا اور کرنل جان ہم سے رابطہ قائم بھی کر لے۔ تو ہو سکتا ہے علی عمران چونک پڑے۔ ایسی صورت میں انٹیلی جنس یا سیکرٹ سروس کے حرکت میں آجانے کا بھی خدشہ ہے اوور" ——— کرافٹ نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی ایسا ممکن ہے۔ مجھے اس زاویے کا تو خیال ہی نہ آیا تھا۔ لیکن یہ مشن بہر حال مکمل ہونا چاہیئے۔ تم ایسا کرو کہ مشن سے پہلے اس نشانے باز کا خاتمہ کر دو۔ تاکہ ہر قسم کے خدشات ختم ہو جائیں اوور" چیف باس نے کہا۔

"ہاں اس کا یہی ایک حل ممکن ہے۔ اور میرا خیال ہے یہ کام زیرو ون آسانی سے کر سکتا ہے اوور" ——— کرافٹ نے کہا۔

"اوہ یس ـــ کیا رپورٹ ہے۔ کا [illegible]"
چیف باس نے اس بار [illegible] وں میں ماہر ہے۔ لیکن ایک بات کا خیال

"یس [illegible] دری یہ کام نہیں کرنا۔ کیونکہ اس جیسے آدمی کی موت کے بعد سیکرٹ سروس یا انٹیلی جنس لازماً تحقیقات کرے گی ـــ تم کچھ اور انتظار کرو اگر کرنل جان تم سے رابطہ قائم کرے۔ اور اس کے بعد کسی بھی وقت مشن کے دوران تم یہ محسوس کرو کہ عمران آڑے آ رہا ہے پھر یہ کام کرنا۔ اور اگر ہمارے پلان کے مطابق کرنل جان ہم سے رابطہ ہی قائم نہیں کرتا تو پھر سب کچھ فضول ہو جائے گا اوور" ـــ چیف باس نے کہا۔

"باس ـــ میں نے ایک اور تجویز سوچی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس پر عمل کیا جائے اوور" ـــ کرافٹ نے کہا۔

"کون سی تجویز اوور" ـــ باس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"باس کیوں نہ اس کرنل جان کو اغوا کر لیا جائے۔ اور اس کی جگہ اپنا آدمی ڈال دیا جائے۔ اس طرح ہم آسانی سے اپنا مشن مکمل کر سکتے ہیں اوور" کرافٹ نے کہا۔

"اوہ ماسٹر کرافٹ۔ مجھے امید نہیں تھی کہ تم اس قدر احمقانہ تجویز پیش کرو گے۔ کرنل جان کا اغوا اور اس کی جگہ دوسرا آدمی ڈالنا اس طرح ناممکن ہے۔ جس طرح رات کو سورج نکال لینا ـــ کرنل جان کے سانسوں کی بھی آپریشن روم میں جاتے ہوئے چیکنگ ہوتی ہے۔ اگر ایسی بات ممکن ہوتی تو پھر ہمیں اتنا بڑا کھڑاگ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی اوور" ـــ چیف باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن باس اگر ایسی بات ہے تو پھر مشن کیسے مکمل ہو گا۔ کرنل جان تعلقات تو بنا سکتا ہے لیکن وہ فائل کیسے لا کر دے گا اوور" ـــ کرافٹ

نے کہا۔

"ہمیں وہ فائل نہیں بلکہ فائل کی مائیکرو فلم چاہیئے کرافٹ" الزبتھ کہاں ہے اوور" ـــ چیف باس کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا تھا۔

"موجود ہے باس اوور" ـــ کرافٹ نے سہم کر کہا۔

"اُسے بلاؤ۔ میں اس سے بات کروں اوور" ـــ چیف باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

اور الزبتھ جو ساتھ ہی بیٹھی تصویر کشی میں مصروف تھی۔ ٹرانسمیٹر کی طرف مڑ گئی۔ جب کہ کرافٹ اٹھ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ کیمرہ ابھی تک اس کے گلے میں لٹکا ہوا تھا۔

"الزبتھ اٹنڈنگ یو باس اوور" ـــ الزبتھ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"الزبتھ ـــ یہ کرافٹ کیسی باتیں کر رہا ہے۔ تم نے اسے مشن کے بارے میں بریف نہیں کیا تھا اوور" ـــ چیف باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ نو ـــ اس میں کرافٹ کا قصور نہیں ہے۔ کرافٹ صرف نشانے بازی کا ماہر ہے۔ جوڑ توڑ میں اس کا دماغ تیز نہیں چلتا۔ اس لئے میں نے اُسے صرف یہی بتایا تھا کہ کرنل جان جب تعلقات بڑھائے گا تو ہم اُسے نشانے بازی کا کوئی کھیل سمجھانے کے عوض اس سے فائل طلب کر لیں گے اور بس ـــ اس سے زیادہ کرافٹ کچھ نہیں جانتا اوور" ـــ الزبتھ نے کہا۔

"لیکن تمہیں چاہیئے تھا کہ مشن پر جانے سے پہلے اُسے مکمل پلاننگ

بتا دیتیں۔ ہو سکتا ہے وہ غلط فہمی میں کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا جس کا نتیجہ ہمارے حق میں الٹ ہو جاتا۔ اوور" ——— چیف باس نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں کرافٹ کو جانتی ہوں۔ اگر اسے زیادہ گہری بات بتا دی جاتی تو یہ ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتا۔ اس طرح اس کی کارکردگی میں کمی آ سکتی تھی۔ میں اسے مزید اس وقت کچھ بتانا چاہتی تھی جب کرنل جان رابطہ قائم کرتا ——— لیکن درمیان میں اس پرنس کا جھگڑا پڑ گیا۔ اوور" الزبتھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں کچھ روز انتظار کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے سب کچھ ہمارا وہم ثابت ہو اور کام بالکل اسی طرح ہو جائے جس طرح ہم نے سوچا ہے۔ اگر کوئی صورت حال بدلی تو مجھے کال کرنا۔ میں پھر کوئی نئی پلاننگ کروں گا۔ اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

الزبتھ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے دوبارہ بیگ کی شکل دی اور پھر اسے سیدھا کر کے رکھ دیا۔

"ہوں تو تم نے مجھ سے سب کچھ چھپائے رکھا۔ تم کیا سمجھتی ہو میں احمق ہوں" ——— کرافٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس مشن کی انچارج میں ہوں۔ تم نہیں۔ ہم یہاں بطور میاں بیوی تفریح کرنے نہیں آئے بلکہ ڈیوٹی پہ آئے ہیں۔ میں نے جو مناسب سمجھا تمہیں بتا دیا اور جو نہیں سمجھا نہیں بتایا" الزبتھ نے انتہائی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے۔ تم جانو اور تمہارا مشن۔ میں آج ہی معاہدہ کینسل کر کے واپس چلا جاتا ہوں۔ جب مجھ پہ اعتماد نہیں کیا جاتا مجھے احمق سمجھا جاتا ہے۔ تو پھر میری یہاں کیا ضرورت ہے" ——— کرافٹ نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اس پرنس سے شکست کھانے کے بعد تمہاری عقل بھی غائب ہو گئی ہے۔ تم جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم واپس جا کر زندہ رہ سکو گے" ——— الزبتھ نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن میں اپنی توہین بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ تم میری بیوی ہو۔ تم ہی سب کچھ مجھ سے چھپانا شروع کر دو گی تو پھر میرا کیا مقام رہے گا" کرافٹ نے قدرے ڈھیلا پڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے تمہیں ذہنی دباؤ سے بچانے کے لئے میں نے تم سے چھپایا تھا۔ تاکہ تم اپنے شو صحیح طور سے کر سکو۔ ورنہ مجھے چھپانے کی کیا ضرورت تھی" ——— الزبتھ کا لہجہ بھی نرم پڑ گیا۔

"اچھا اب بتا دو کہ یہ سارا چکر کیا ہے۔ کیا چیز تم نے چھپائی ہے" کرافٹ نے ساتھ بیٹھتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔ اور الزبتھ ہنس دی۔

"ہاں اب تمہیں بتلانے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ میرے خیال کے مطابق اب آئندہ شو کی کم از کم اس شہر میں ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ سنو کرافٹ۔ کرنل جان پاکیشیا کی ایئر فورس لیبارٹری میں سائنسدان ہے ——— اور اس لیبارٹری میں ایئر فورس کے سلسلے میں ہی ایک انتہائی اہم ایجاد میں مصروف ہے۔ یہ ایجاد کس قسم کی ہے۔ اس کے متعلق تو

تفصیلات کا علم نہیں اور نہ ہی یہ ریڈ سرکل کا درد سر ہے۔ بہر حال اطلاعات کے مطابق یہ ریسرچ ایک فارمولے کی صورت میں مکمل ہو چکی ہے۔ اور آج کل اس فارمولے کو عملی صورت دینے کا کام جاری ہے۔ اس فارمولے کا کوڈ نام "ماسٹر برین" رکھا گیا ہے ــــ پاکیشیا کے ایک مخالف ملک نے اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے ریڈ سرکل سے رابطہ قائم کیا ہے۔ اور چیف باس نے یہ کام ہاتھ میں لے لیا ہے کرنل جان کے متعلق کچھ معلومات اسی ملک کے سیکرٹ ایجنٹوں نے مہیا کی ہیں۔ اور کچھ چیف باس نے اپنے ذرائع سے اکٹھی کی ہیں ــــ ان سب معلومات کو سامنے رکھ کر یہ پلان بنایا گیا تھا کہ کرنل جان جیسے ہی تم سے نشانے بازی کے سلسلے میں رابطہ قائم کرے ہم اس سے تعلقات بنائیں گے۔ اور پھر ان تعلقات کی وجہ سے ہم اس کی رہائشگاہ تک پہنچ جائیں گے ــــ چونکہ وہ رہتا بھی اس لیبارٹری کے قریب ہے اس لئے ہم آسانی سے لیبارٹری کے قریب پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وہاں پہنچنے کے بعد ہم کرنل جان کو بے ہوش کر دیں گے اور زیرو وَن کو راستہ بتا کر وہاں بلائیں گے ــــ زیرو وَن بے ہوش کرنل جان کے دماغ کو اپنے مخصوص فن سے ٹٹولے گا۔ اور اگر کرنل جان کا ذہن اس کے کنٹرول میں آگیا تو پھر کرنل جان اس کا حکم مانتے ہوئے اس فارمولے کی مائیکرو فلم ہم تک پہنچا دے گا۔ اور اس طرح مشن مکمل ہو جائے گا" ــــ الزبتھ نے اسے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"عجیب احمقانہ منصوبہ ہے۔ اگر کرنل جان کے دماغ کو ہی ٹٹولنا اور

کنٹرول میں کرنا ہے تو یہ کام باہر بھی کیا جا سکتا ہے۔ کسی بھی جگہ۔ اس کے لئے یہ کیوں ضروری ہے کہ اس کی رہائش گاہ پر پہنچا جائے۔ ظاہر ہے اس کی رہائش گاہ ممنوعہ علاقے میں ہو گی۔ وہاں داخلہ مشکل ہو گا۔ اور اس قسم کی ہزاروں رکاوٹیں پیش آ سکتی ہیں ــــ" کرافٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ اس لئے کہ زیرو وَن کا کنٹرول صرف تھوڑے وقت کے لئے ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس کے لئے ایک گھنٹے کا وقت مقرر ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کے لئے کرنل جان کا بے ہوش ہونا ضروری ہے ــــ اب اگر اسے باہر کہیں بے ہوش کر کے اسے فلم بنانے کے لئے کہا جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہاں سے جانے، فلم بنانے اور پھر واپس آنے میں گھنٹے سے زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ زیرو وَن کے کنٹرول کے لئے فاصلہ بھی مقرر ہے زیادہ سے زیادہ پانچ فرلانگ۔ اس سے زیادہ پر یہ اس کا فن کام نہیں کرتا۔ اس لئے یہ سب پلان بنایا گیا ہے" ــــ الزبتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب بھی بے شمار پہلو ایسے ہیں جو آڑے آ سکتے ہیں چیف باس نے بتایا تھا کہ لیبارٹری میں داخل ہوتے وقت اس کے سانس تک چیک کئے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ فلم بنانے کے لئے کیمرہ اندر کیسے لے جائے گا اور پھر فلم کو باہر کیسے لے آئے گا" کرافٹ نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

"تم چیف باس اور مجھے احمق سمجھتے ہو کہ ہم نے ان تمام پہلوؤں

پر غور نہیں کیا ہوگا۔ سنو۔ آئی لینز کیمرہ کرنل جان کی آنکھوں پہ چڑھایا جائے گا۔ اس نے وہاں لیبارٹری میں فلم نہیں بنانی بلکہ اس فائل کو شروع سے لے کر آخر تک کھول کر بس پڑھنا ہے۔ جیسے جیسے وہ پڑھتا جائے گا۔ اس کی فلم آئی لینز کیمرے میں بنتی جائے گی ـــــ اس کے بعد فائل وہیں رہ جائے گی اور کرنل جان واپس آجائے گا۔ جب وہ واپس آئے گا تو اسے دوبارہ بے ہوش کر کے یہ کیمرہ اس کی آنکھوں سے نکال کر محفوظ کر لیا جائے گا۔ اور ذہنی کنٹرول ختم ہو جائے گا ـــــ اس کے بعد کرنل جان کو کچھ معلوم نہیں ہوگا کہ اس نے کیا کیا ہے پھر اس فلم کو باہر لے آنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی" ـــــ الزبتھ نے جواب دیا۔

"ہاں واقعی اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ خاصا اچھا منصوبہ ہے بس میرے ذہن میں ایک رکاوٹ ہے کہ زیرو ون آخر وہاں کیسے پہنچے گا۔ ایسا نہ ہو کہ راستے میں ہی زیرو ون کو پکڑ لیا جائے۔ ایسی صورت میں تو سب کچھ دھرے کا دھرا رہ جائے گا" ـــــ کرافٹ نے کہا۔

"اس کے متعلق بھی سوچا جا چکا ہے۔ اس علاقے کے حفاظتی انتظامات کی پوری تفصیل چیف باس پہلے ہی حاصل کر چکا ہے۔ جب ہم مشن کے لئے زیرو ون کو آخری کاشن دیں گے تو زیرو ون حرکت میں آجائے گا۔ اور اس کے آدمی علاقے کے مطلوبہ افراد کی جگہ لے لیں گے اس طرح زیرو ون بغیر کسی رکاوٹ کے ہم تک پہنچ جائے گا ـــــ بہرحال یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے زیرو ون کا ہے۔ وہ ایسے معاملات میں ماہر ہے۔ اور اس کے پاس پوری تنظیم موجود ہے۔ وہ خود ہی سارا بندوبست کرے گا۔ کرنل جان کو صحیح ہوش و حواس میں لے جانے کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ

لیبارٹری میں کام کرنے والوں کی گیٹ پہ مخصوص کمپیوٹر باقاعدہ چیکنگ کرتے ہیں۔ ان کو کارڈ ایشو کئے ہوئے ہیں جنہیں کمپیوٹر چیک ہونا ضروری ہے۔ کارڈ ہولڈر اس علاقے میں بغیر کارڈ چیک کے لئے اگر اندر داخل ہو گا تو سیکورٹی کو خود بخود پتہ چل جائے گا ـــــ البتہ مہمانوں کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو آدمی اپنے مہمان لے آنا چاہے وہ خصوصی اجازت نامہ حاصل کرے۔ ان مہمانوں کا تعلق چونکہ صرف رہائشی کالونی تک ہے۔ اس لئے ان کی عام سی چیکنگ ہوتی ہے اور بس" الزبتھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم زیرو ون کو اپنا دوست بنا کر اس کا تعارف کرنل جان سے کرائیں اور کرنل جان اسے بھی ہمارے ساتھ اندر لے جائے" ـــــ کرافٹ نے کہا۔

"وہاں بیک وقت صرف دو مہمان جا سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ تمہارا جانا اس لئے ضروری ہے کہ کرنل جان تمہارا معتقد ہوگا۔ میرا جانا اس لئے ضروری ہے کہ میں صورت حال کو چیک کر کے اسے بروقت بے ہوش کردوں گی۔ تمہارا اکیلا جانا وہاں مناسب نہیں ہے۔ ویسے بھی میاں بیوی کو بے ضرر سمجھا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں زیرو ون ہمارے ساتھ نہیں جا سکتا" ـــــ الزبتھ نے بتایا۔

"ہوں ٹھیک ہے۔ پلاننگ تو واقعی شاندار ہے۔ لیکن اصل مسئلہ کرنل جان کے رابطے کا ہے" ـــــ کرافٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ بہرحال کرنل جان ہم سے رابطہ ضرور کرے گا۔

آداب واپس چلیں" ـــــ الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی جلدی سامان پیک کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر وہ بیگ اٹھائے واپس کار کی طرف بڑھ گئے۔

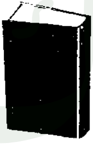

"تنویر کو اب تک یقین نہیں آ رہا کہ تم یہ کمال دکھا سکتے ہو" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ ہوٹل سے نکل کر سیدھے عمران کے فلیٹ پہنچے تھے۔ لیکن عمران غائب تھا۔ پہلے تو وہ واپس جانے لگے۔ لیکن پھر جولیا کے اصرار پر وہ وہیں بیٹھ گئے کہ آخر کسی وقت تو وہ واپس آئے گا ـــــ دوسرا انہیں یقین تھا کہ سلیمان لازماً جانتا ہے کہ عمران کہاں ہے۔ اور جب وہ انہیں وہاں جما ہوا دیکھے گا تو وہ عمران کو اطلاع دے گا۔ اور وہی ہوا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد عمران فلیٹ میں داخل ہو چکا تھا۔ لیکن اب وہ عام سے لباس میں تھا۔ اور اس سے اس کے اس حیرت انگیز کمال کے بارے میں ہی گفتگو ہو رہی تھی۔

"تنویر میں بس ایک ہی خوبی ہے۔ کہ یہ ضرورت سے زیادہ سمجھدار واقع ہوا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سب بے اختیا چونک پڑے۔

"کیا مطلب ـــــ کیا واقعی اس میں کوئی چکر تھا" ـــــ جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا

"مس جولیا ـــــ چکر کے بغیر تو دنیا بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بھی چکر میں چلا رکھا ہے۔ تو تم لوگ واقعی یہ سمجھ رہے ہو کہ میں نے مشین پسٹل سے تتلی کے پروں پر نقش ونگار بنائے ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے" ـــــ جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جس تتلی پر میں نے فائرنگ کی تھی وہ بے چاری میری آستین میں بن ہو کر رانا ہاؤس واپس پہنچ چکی ہے۔ اور جو تتلی وہاں سٹیج کی دیوار سے چپاں ہوئی اُسے آستین کی قید سے نجات مل گئی۔ بس اتنی سی بات تھی" ـــــ عمران نے کہا۔ اور سوائے تنویر کے باقی سب افراد کے چہرے دیکھنے کے لائق ہو گئے۔

"تو اس کا مطلب ہے تم نے فراڈ کیا ہے" ـــــ جولیا نے بجھ ہوئے لہجے میں کہا۔ اُسے شاید عمران کے ان الفاظ نے ٹھیس پہنچائی تھی۔

"یہ فراڈ نہیں مقابلہ تھا اور مقابلے میں نشانہ بازی کے ساتھ عقل بھی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ خالی نشانہ بازی کام نہیں آتی۔ اب

یہ ماسٹر کرافٹ کی بدقسمتی تھی کہ وہ صرف نشانہ باز ہے جب کہ مجھے لوگ ساتھ ہی احمق بھی کہتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کی یہ وضاحت سن کر جولیا بے اختیار ہنس دی۔

"لیکن عمران صاحب ـــــ آخر اس چکر کا مقصد کیا تھا" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مقصد کچھ نہیں ـــــ اُلٹا پچاس ہزار روپے کا نقصان ہو گیا" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ان نوٹوں والی گڈی کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ ویسے تو تم پیسوں کے بارے میں روتے رہتے ہو۔ لیکن لوگوں کو تم پچاس پچاس ہزار یوں دے دیتے ہو جیسے پیسے کی تمہارے سامنے کوئی اہمیت ہی نہ ہو۔ یہ اتنی بڑی رقمیں تم کہاں سے لیتے ہو" جولیا نے کہا۔

"میرا یار سوپر فیاض زندہ ہے۔ مجھے رقم کی کیا کمی ہے۔ شہزادگی کا بھرم رہ جاتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"دیکھیں عمران صاحب ـــــ آپ سیدھی بات بتائیں کہ یہ ماسٹر کرافٹ کون ہے۔ آپ نے اُسے چیلنج کیوں کیا اور پھر اُسے نوٹوں کی گڈی کیوں دی" ـــــ صفدر نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"اس سیکرٹ سروس میں یہی مصیبت ہے۔ یہ بھی پولیس والوں کی طرح ہر چیز کو مشکوک سمجھتے ہیں بھائی تفریح اور کیا۔ ماسٹر کرافٹ بیچارے نے کیا ہونا تھا۔ بس نشانہ بازی کا ماہر ہے۔ شو کر کے دولت کما رہا ہے اور بس" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تو ہمیں بھی پتہ ہے کہ وہ نشانے باز ہے۔ اس نے اور ملکوں میں بھی شو کئے ہیں اخبارات میں ان کا ذکر آتا رہتا ہے۔ لیکن تمہارا اس سے اس طرح کی دلچسپی لینا بتا رہا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے اور ہم اس کالے کو سفید کرنا چاہتے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار میں نے سچ بتا دیا تو پھر تم ناراض ہو جاؤ گے" ـــــ اچانک عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا نہیں ناراض ہوں گے" ـــــ سب نے بیک زبان ہو کر کہا۔

"تو سنو ـــــ اس کے ساتھ جو لڑکی ہے وہ مجھے پسند آ گئی ہے۔ بس سمجھو دانہ ڈالا ہے" ـــــ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کا چہرہ یک لخت سرخ پڑ گیا۔ جب کہ تنویر کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

"بکواس ـــــ یہ بات آپ اس سے کہیں جو آپ کو نہ جانتا ہو۔ ہم مر کر بھی اس بات پر یقین نہیں کر سکتے" ـــــ صفدر اور کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا جب کارڈ پہنچے گا تو پھر تو یقین کر لو گے۔ بس دعا کرو کام بن جائے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اُسی لمحے جولیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں جا رہی ہوں" ـــــ جولیا نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"ٹوائلٹ جانا ہے۔ بھئی وہ تو کئی دنوں سے خراب پڑا ہے"

عمران نے چونک کر کہا۔

"یوشٹ اپ"۔۔۔ جولیا نے پہلے سے زیادہ بپھرے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑنے لگی۔

"مس جولیا۔۔۔ آپ عمران کو جانتے ہوئے بھی ہر بات کو سنجیدگی سے لیتی ہیں۔ بیٹھیں۔ آپ کے اس ردِ عمل کو دیکھنے کے لئے تو یہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اصل چکر کیا ہے۔ عمران صاحب سمجھتے ہیں کہ سیکرٹ سروس صرف احمقوں کا ٹولہ ہے"۔ صفدر نے اٹھ کر جولیا کو بازو سے پکڑتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جولیا سمیت سب صفدر کو حیرت سے دیکھنے لگے۔ جولیا خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"جب میں نے اخبار میں عمران کا چیلنج پڑھا تو مجھے اسی وقت یقین آگیا تھا کہ اس کے پس پردہ کوئی چکر ہے۔ چنانچہ میں نے اس سلسلے میں کچھ تحقیقات کی۔ اس تحقیقات کے نتیجے میں ایک بات سامنے آئی کہ ماسٹر کرافٹ جس ملک میں بھی شو کرتا ہے وہاں بعد ازاں کوئی نہ کوئی بڑا ہنگامہ ضرور کھڑا ہوتا ہے۔۔۔ مثلاً کسی ملک کے صدر پر قاتلانہ حملہ ہوتا ہے۔ کسی ملک میں مسلح بغاوت ہو جاتی ہے۔ ایک ملک میں ایک سائنسدان اغوا ہو گیا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ ماسٹر کرافٹ کسی مجرم تنظیم کا نمائندہ ہے اور اس شو کی آڑ میں کوئی نہ کوئی جرم ہوتا ہے۔۔۔ اور یقیناً عمران صاحب نے بھی انہی باتوں کے پیش نظر ٹسٹ لینے کی کوشش کی ہے۔ یا پھر انہوں نے یہ جتانے کی کوشش کی ہے کہ اس ملک میں اس کا مقابلہ سخت ہوگا

اور جہاں تک نوٹوں کا تعلق ہے۔ میرا آئیڈیا ہے کہ ان نوٹوں کے ذریعے عمران صاحب نے ان کی خفیہ گفتگو ٹیپ کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ کیونکہ ایک بار پہلے بھی ایک کیس میں عمران نے ایسی ہی حرکت کی تھی۔ کیسے کی تھی اس کا مجھے علم نہیں۔ اب بتائیے عمران صاحب۔ کیا میں سچ کہہ رہا ہوں"۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یار تمہیں تو اس بیش بہا ریسرچ پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری ملنی چاہئے۔ واہ کیا تحقیق کی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنیئے عمران صاحب۔ صفدر صاحب کی بات درست ہے یا نہیں۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ آپ ضرور کسی چکر میں وہاں گئے تھے اور ہم وہ چکر معلوم کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یار چکر بتایا تو ہے تو تم تسلیم نہیں کرتے۔ نہ بتاؤں تو کہتے ہو ضرور کوئی چکر ہے۔ بتاؤ اب میں کیا کروں کہو تو چائے پلوا دوں" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ عرف چکر باز۔ عرف نشانہ باز۔ عرف۔۔۔۔۔"۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔۔۔ ایک آدمی شو کے بعد آپ کے متعلق تحقیقات کرتا پھر رہا ہے۔ غیر ملکی ہے۔ اس نے ہوٹل شوبرا کے

کسی ہیروں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے"

دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ اور چونکہ اس کی آواز سب کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔ اس لئے وہ سب معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"ارے بھائی اس سے پوچھو کہیں اس نے مجھے کوئی رقم تو ادھار نہیں دے رکھی۔ ایسا نہ ہو مجھے فلیٹ چھوڑنا پڑے"۔ ــــ عمران نے خوفزدہ سا لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی رقم کی بات سامنے نہیں آئی۔ اگر آئی تو اطلاع کر دوں گا" دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے"۔ ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور یوں رکھ دیا جیسے جان چھڑانے کی کوشش کر رہا ہو۔

"اب بتائیے عمران صاحب آپ تو چھپا رہے تھے"۔ ــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے عجیب لوگ ہیں نہ وقت دیکھتے ہیں اور نہ موقع۔ بس فون کر دیتے ہیں"۔ ــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آخر تم ہمیں بتاتے کیوں نہیں۔ اس بار جولیا نے انتہائی جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بتاؤں۔ ابھی تو صرف دانہ ڈالا ہے۔ پھنسے گی تو بتا دوں گا" عمران نے بھی جواب میں چھچھورے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم عمران اور ٹائیگر کی نگرانی کریں"

ـد نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

ارے ارے خدا کا خوف کرو۔ مجھ کنوارے پر رحم کرو" ـن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب ہنس پڑے۔

دیکھیے عمران صاحب ــــ سچ سچ بتا دیجیے۔ ورنہ ہم فیصلہ کر کے ـے ہیں کہ آپ سے سب کچھ اگلوائے بغیر نہیں اٹھیں گے"۔ ـپٹن شکیل نے کہا۔

ارے ارے میرے پاس صوفہ اور قالین کی دھلائی کے پیسے ـیں ہیں۔ میں کیسے اگلوں"۔ ــــ عمران نے کہا۔

وہ پیسے ہم دے دیں گے۔ آپ اگلیں تو سہی"۔ ــــ صفدر نے ـتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر ٹھیک ہے"۔ ــــ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

سلیمان ارے سلیمان" ــــ عمران نے آخر میں ہانک لگائی۔

ـن رہی ہے چلے گئے ہیں ذرا بسکٹوں کے ڈبے لینے چلا گیا تھا اس ـئے دیر ہو گئی"۔ ــــ دور سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

ـرے باپ رے ــــ بسکٹوں کے ڈبے۔ ارے اس مہنگائی ـے میں تو رقم اکٹھی کرنے کی بات کر رہا تھا تم خرچ کرنے پر تلے ـے ہو"۔ ــــ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"آپ پھر اصل بات گول کر رہے ہیں"۔ ــــ کیپٹن شکیل نے ـتے ہوئے کہا۔

ـار تم سب بے حد ضدی لوگ ہو۔ تمہیں تو پولیس میں ہونا چاہیے ـہتے آدمی کو پکڑا اور اسے بٹھا لیا کہ بتاؤ کون سا جرم کیا ہے۔ اب

اس کی مجبوری کہ جرم کیا ہو یا نہ۔ اُسے بہرحال بتانا ہی پڑے گا"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"راہ چلتے کسی نے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ تم نے ضرور کوئی چکر چلا رکھا
جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اچھا اگر تم میرے نقصان پر ہی راضی ہو تو چلو سن لو۔ جہاں زند
اور نقصان اٹھائے ہیں یہ بھی سہی"—— عمران نے رو دینے وا
انداز میں کہا۔
"اچھا تو تمہیں بتانے سے نقصان ہو جاتا ہے"—— جولیا۔
آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔
"نقصان نہیں تو اور کیا۔ میں جب کوئی کیس اکیلے حل کر لیتا ہو
ایکسٹو صاحب بجائے مہربانی ایک چیک بھیج دیتے ہیں۔ ہما
دال روٹی چل جاتی ہے۔ تم وہ بھی نہیں چلنے دیتے تو [illegible]
دراصل یہ ہے کہ ماسٹر کرافٹ کی بیوی الزبتھ کسی زمانے میں ایک
"لاسٹ فائر" کی بڑی سرگرم کارکن تھی—— ایک کیس کے سلسلے
میرا لاسٹ فائر سے مقابلہ ہوا۔ تو میں نے اُسے وہاں دیکھا تھا۔ یہ
سے دس بارہ سال پہلے کی بات ہے۔ ماسٹر کرافٹ کا اس وقت
نہ تھا۔ لاسٹ فائر تو ختم ہو گئی لیکن الزبتھ کے متعلق اڑتی اڑتی خبر
رہیں کہ وہ باقاعدہ مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہے—— پھر اطلا
الزبتھ نے ایک ماہر نشانہ باز ماسٹر کرافٹ سے شادی کر لی ہے
کرافٹ ایکریمین ایئر فورس سے ریٹائر ہوا ہے۔ وہ وہاں نشانے
کا انسٹرکٹر تھا۔ اس کے بعد مختلف ملکوں میں ان کے شو کے

ت ملتی رہیں۔ اور صفدر کی تحقیقات درست ہیں۔ جس ملک میں بھی
نے شو کیا وہاں ہنگامہ ضرور ہوا۔ گو ان کا اس ہنگامے سے براہِ راست
تعلق ظاہر نہیں ہوا اور نہ ثابت ہوا—— گذشتہ دنوں جب میں
خبار میں ان کے شو کی خبر پڑھی اور الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ کے
دیکھے تو مجھے خیال آیا کہ شاید یہ یہاں بھی کسی چکر میں نہ آئے ہوں۔
ہے میں نے اسے چیک کرنا ضروری سمجھا۔ اور یہ مقابلہ بازی دراصل
چیکنگ کا نتیجہ تھی—— نوٹوں کی گڈی میں ایک نوٹ واقعی ایسا ہے
ٹرانسمیٹر کا کام کرتا ہے۔ میں نے ٹائیگر کو اس دھندے پہ لگا
ہے۔ اگر کوئی بات ہو گی تو سامنے آجائے گی۔ اور ابھی تمہارے
نے فون آیا ہے کہ کوئی غیر ملکی شو کے بعد میرے متعلق تحقیقات کر
ہے۔ اور رقم کی طرف سے خاموشی ہے—— بس اتنی سی بات ہے۔
تو میں تمہیں کیا بتاتا۔ جب تک کوئی واضح بات سامنے نہ آجائے۔
وقت تو صرف اسے حفاظتی تدابیر ہی کہا جا سکتا ہے"
ن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"تو اس کے لئے اتنا کھڑاگ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس ماسٹر
اس کی بیوی سے سیدھے طریقے سے بھی پوچھ گچھ کی جا سکتی تھی"
نویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کبھی سیدھی انگلی سے بھی گھی نکلا ہے۔ یہی تو تمہارے اندر خامی
ہے۔ ورنہ اب تک تمہارے کارڈ نہ چھپ گئے ہوتے۔ کیوں جولیا"
مران نے کہا۔
"تم پھر مذاق پہ آگئے۔ لیکن میں یہ کیسے یقین کر لوں کہ تم نے

Scanned By Waqar Azeem Pakistanipoint

اتنی سی بات کے لئے پچاس ہزار روپے خرچ کر ڈالے۔ ان کے کمرے میں بھی کوئی مائیک چھپایا جا سکتا تھا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہ الزبتھ اتنی سیدھی سادھی عورت نہیں۔ لاسٹ فائر کے زمانے میں اس کی شہرت یہی تھی کہ یہی دراصل لاسٹ فائر کی دماغ ہے۔ لیکن جب لاسٹ فائر ختم ہوئی تو اس پر کوئی انگلی بھی نہ اٹھا سکا۔ اور اس کے بعد بھی اس نے کئی بار اچھی اچھی سیکرٹ سروسز کو انگلیوں پر نچایا اور آج تک کسی کو اس پر شک کرنے کا بھی موقع نہیں ملا۔۔۔ اگر واقع یہ یہاں کسی جرم کے سلسلے میں آئی ہے تو پھر اس کا مقابلہ دماغ سے ہی کرنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے منہ بنائے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم ہمیں بتاتے ہم اس کی نگرانی شروع کر دیتے۔ اب جب یہ بیٹھے بیٹھے تو جرم نہ کر سکتی۔ کچھ نہ کچھ کرتی تو سامنے آ جاتا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے میں اُسے چونکا کر مزید محتاط کر دیتا" عمران نے کہا۔

"تو اب ہم کیا کریں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"شادیاں کر کے بچے پیدا کرنے شروع کر دو۔ اور کیا ہو سکتا ہے" عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا اور صفدر منہ بنا کر رہ گیا۔

"اچھا ایک وعدہ کرو اگر تمہیں کوئی لائن آف ایکشن ملے تو اکیلے اکیلے اسے نہ نمٹا دینا"۔۔۔ جولیا نے چند لمحے خاموش رہتے ہوئے کہا۔

"اکیلے کیسے یہ کام ہو سکتا ہے۔ اب ہر بار تو حضرت عیسیٰؑ پیدا ہونے سے رہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحے تو خاموش

رہی۔ لیکن پھر عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہی کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا ایک بار پھر پیر پٹختی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آؤ چلیں صفدر۔۔۔ اسے تو اب بات کرنے کی بھی تمیز نہیں رہی" جولیا نے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"اچھا عمران صاحب اجازت"۔۔۔ صفدر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی باقی لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ارے وہ چائے اور بسکٹوں کے ڈبے"۔۔۔ عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ ہمیں معلوم ہے ابھی فیکٹری ہی نہیں لگی بسکٹ بنانے والی۔ خدا حافظ"۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور وہ سب ہنستے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز ـــــ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ نشانے بازی میں اس قدر مہارت بھی ممکن ہے" ـــــ کرنل جان نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویسے ہے تو واقعی ناقابل یقین بات کرنل۔ لیکن تم جیسا آدمی اگر کہہ رہا ہے تو درست ہی ہوگا" ـــــ ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے خود یقین نہیں آ رہا سر صادق ـــــ اگر میں سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتا۔ پہلے جب ماسٹر کرافٹ نے اپنا شو دکھایا تو میں سمجھ رہا تھا کہ دنیا میں اس سے بڑا نشانہ باز پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب پرنس نے آکر کارنامہ دکھایا تو یقین رکھو ماسٹر کرافٹ تو اس کے سامنے اناڑی لگنے لگا" ـــــ کرنل جان نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"لیکن کرنل۔ یہ پرنس آف ڈھمپ ہے کون۔ ڈھمپ کون سی ریاست ہے۔ میں نے تو اس سے پہلے ایسی کسی ریاست کا نام نہیں سنا" سر صادق نے کہا۔

"ہاں مجھے بھی اپنی جغرافیہ دانی پر بڑا ناز تھا۔ لیکن اب محسوس ہو رہا ہے کہ میں سائنس کے چکر میں پڑ کر جغرافیہ بھول گیا ہوں۔ میں نے سرسری طور پر پتہ کیا ہے تو اتنا معلوم ہوا ہے کہ ہمالیہ کی ترائی میں کوئی چھوٹی سی ریاست ہے" ـــــ کرنل جان نے جواب دیا۔

"اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ چلتا۔ کم از کم اس عجیب و غریب مقابلہ کو اپنی آنکھوں سے تو دیکھتا۔ آج اخبارات میں اس کا حال پڑھ کر اور تمہارے منہ سے سن کر مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے" ـــــ سر صادق نے جواب دیا۔

"سر صادق ـــــ اگر آپ اجازت دیں تو ماسٹر کرافٹ کا شو یہاں کرا دیا جائے۔ ایک پرائیویٹ شو۔ ہم سب مل کر اس کی نشانہ بازی کا لطف لیں گے" ـــــ کرنل جان نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"شو نہیں کرنل۔ ایسا ناممکن ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ یہ انتہائی ممنوعہ علاقہ ہے۔ یہاں کسی شو کا تو انعقاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم کلب میں صرف ماسٹر کرافٹ کو بلا کر اس سے ایک آدھ کارنامہ دیکھ لیں ـــــ صرف بطور مہمان۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور ویسے اس کی ضرورت بھی کیا ہے۔ اگلے ہفتے وہ پھر شو کرے گا تو وہاں چل کر دیکھ لیں گے" ـــــ سر صادق نے جو لیبارٹری کا چیف تھا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب تو مشکل ہے۔ ماسٹر کرافٹ نے جس طرح شکست تسلیم کی

ہے۔ اس کے بعد اس کا کم از کم اس علاقے میں شو مشکل ہے“ کرنل جان نے کہا۔

”چلو وہ پرنس تو یہیں رہتا ہے۔ اس سے بات کر لیں گے۔ اگر وہ پرائیویٹ طور پر آجائے تو“ ——— سر صادق نے شاید کرنل جان کا دل رکھنے کے لئے کہا۔

”سر آپ نے پرنس کو نہیں دیکھا۔ وہ واقعی پرنس ہے۔ ایسے لمبے تڑنگے اور دیو قامت باڈی گارڈ تھے اس کے کہ دیکھ کر دہشت ہوتی تھی اور پھر اس نے جس طرح نوٹوں کی گڈی ماسٹر کرافٹ کو دی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پیٹھ پر ہاتھ بھی نہیں رکھنے دے گا“ کرنل جان نے قدرے مایوس لہجے میں کہا۔

”چلو اس سے ملا تو جا سکتا ہے“ ——— سر صادق نے بات ختم کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کلب سے باہر کی طرف چل پڑے۔

کرنل جان اس وقت سپیشل آفیسرز کلب میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہاں صرف لیبارٹری کے اعلیٰ افسران ہی داخل ہو سکتے تھے۔ چونکہ وہ اکیلا آدمی تھا۔ اس لئے لیبارٹری کے بعد اس کا زیادہ وقت اسی کلب میں گزرتا تھا ——— کل ساری رات اُسے نیند نہ آئی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چلا جائے اور ماسٹر کرافٹ یا پرنس کے قدموں میں ساری زندگی گزار دے۔ نشانے بازی کا اُسے جنون تھا۔ اور وہ اپنے آپ کو بڑا نشانے باز سمجھتا تھا ——— ماسٹر کرافٹ کی نشانہ بازی کی مہارت اور اس کے شو کے متعلق اس نے اخبارات میں بہت کچھ پڑھ رکھا تھا اور ایک لحاظ سے ماسٹر کرافٹ اس کا

ہیرو تھا۔ چنانچہ جب یہاں ماسٹر کرافٹ کے شو کا اعلان ہوا تو کرنل جان کو اس قدر خوشی ہوئی کہ وہ کھانا پینا بھول گیا۔ اور شو کے لئے سیٹ بک کرانے والا بھی وہ پہلا آدمی تھا۔ نشانے بازی کے اس جنون کا علم اس کے سب ساتھیوں کو تھا ——— اور کل سے جب وہ واپس آیا تھا۔ سب دوستوں کے ساتھ اس ٹاپک پر ہی گفتگو جاری تھی۔ پرنس نے گو حیرت انگیز مہارت کا ثبوت دیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ ماسٹر کرافٹ کے متعلق ہی سوچ رہا تھا۔ کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ پرنس واقعی کوئی پرنس ہے ——— ایسے لوگ صرف اپنے موڈ کے پابند ہوتے ہیں۔ البتہ ماسٹر کرافٹ پیشہ ور آدمی تھا۔ اس لئے اس کا خیال تھا کہ وہ اس سے مل کر نشانے بازی کے سلسلے میں اس سے تفصیلی گفتگو کرے گا۔ اُسے یقین تھا کہ اُسے ایسے پوائنٹس مل جائیں گے جس سے اُسے اپنی نشانہ بازی میں اور بھی زیادہ مہارت حاصل ہو جائے گی ——— لیکن مسئلہ لیبارٹری بنا ہوا تھا۔ یہاں کام ایسے موڑ پر پہنچ چکا تھا کہ اُسے سر کھجانے کی بھی فرصت نہ تھی۔ اس لئے صبح بادلِ نخواستہ وہ لیبارٹری میں چلا گیا۔ لیکن وہاں سے فارغ ہوتے ہی اس نے سب سے پہلے ہوٹل شوبرا فون کیا تاکہ ماسٹر کرافٹ سے ملنے کے لئے وقت لے سکے ——— وہاں سے اُسے بتایا گیا کہ ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی الزبتھ سیر کے لئے گئے ہوئے ہیں اور رات کو واپسی کا کہہ گئے ہیں۔ اور اب وہ کلب میں بیٹھا رات ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

”سر میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق ہوٹل شوبرا بات کی ہے۔ ماسٹر کرافٹ ہوٹل پہنچ چکے ہیں“ ——— کلب کے انچارج نے آکر بڑے

مؤدبانہ لہجے میں کرنل جان سے کہا۔

"اوہ تھینک یو ـــــ تھینک یو" ـــــ کرنل جان نے چونک کر کہا۔ اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ چونکہ وہ پہلے سے ہی شہر جانے کے لئے تیار تھا۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایچ۔ ڈی۔ ایریا کے مین گیٹ سے ضروری چیکنگ کے بعد شہر کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑنے لگی۔ ایچ۔ ڈی ایریا تمام تر کنٹرولڈ ایریا تھا اور شہر کے شمال مغرب میں تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھا ـــــ اس طرف اونچی نیچی پہاڑیاں تھیں۔ اس لئے خصوصی حفاظت کے لئے لیبارٹری انہی پہاڑیوں کے نیچے قائم کی گئی تھی۔ اس ایریے کا تمام تر کنٹرول ایئر فورس کے پاس تھا۔ کرنل جان پہلے بری فوج کے تحت چلنے والی ایک ڈیفنس لیبارٹری کا انچارج تھا۔ لیکن اس کے ایک فارمولے کے آئیڈیے کا علم جب ایئر فورس کے اعلیٰ حکام کو ہوا تو انہوں نے اس فارمولے میں بے حد دلچسپی لی۔

اور اس کے بعد کرنل جان کو ایئر فورس کی خفیہ لیبارٹری میں تبدیل کر دیا گیا۔ کرنل جان نے یہاں آ کر اس فارمولے پر دن رات محنت کی ـــــ اور پھر یہ فارمولا تیار ہو گیا۔ اعلیٰ حکام نے تفصیلی غور و فکر کے بعد اس کے قابل عمل ہونے کی منظوری دے دی۔ اس طرح اب اس پر عملی کام شروع ہو گیا تھا۔ کرنل جان اس تمام پروجیکٹ کا انچارج تھا۔ اور ایئر فورس کے اعلیٰ حکام کو یقین تھا کہ اس پروجیکٹ کے مکمل ہوتے ہی پاکیشیا کی ایئر فورس ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہو جائے گی ـــــ اس فارمولے کو خفیہ رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ اور اس کے مکمل ہونے تک یہ آرڈر بھی دیئے گئے تھے کہ پروجیکٹ کے

متعلق کوئی شخص ایریا سے باہر نہ جائے۔ لیکن اس دوران ماسٹر کرافٹ کے شو کا اعلان ہوا تو کرنل جان نے ہر قیمت پر شو دیکھنے پر اصرار کیا اور پھر سر صادق جو لیبارٹری کے انچارج تھے۔ آخرکار انہیں اجازت دینی پڑی ـــــ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ پروجیکٹ کی تمام تر کامیابی کا انحصار کرنل جان پر ہے۔ اور نشانے بازی کے سلسلے میں کرنل جان کے جنون کا انہیں بخوبی علم تھا۔

کرنل جان نے ہوٹل شوبا پہنچ کر پارکنگ میں کار روکی اور پھر وہ سیدھے ہوٹل کے منیجر کے پاس پہنچ گئے۔

"مجھے کرنل جان کہتے ہیں اور ایئر فورس سے میرا تعلق ہے" کرنل جان نے منیجر سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ ویسے بھی ان کی شخصیت ایسی تھی کہ منیجر پہلے ہی ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اوہ جناب آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" ـــــ منیجر نے تعارف کے بعد اور زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے شوٹنگ میں مہارت کا جنون ہے۔ اور میں نے کل آپ کے ہوٹل میں ماسٹر کرافٹ کا شو دیکھا ہے۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں" کرنل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر ـــــ ماسٹر کرافٹ نے سختی سے منع کر رکھا ہے کہ وہ کسی سے نہیں ملیں گے۔ بہرحال میں بات کرتا ہوں" ـــــ منیجر نے کہا۔ اور پھر اس نے میز پر رکھا ہوا ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔

"آپریٹر — ماسٹر کرافٹ سے بات کراؤ" — منیجر نے دوسری طرف سے ایکسچینج آپریٹر سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر" — آپریٹر نے کہا اور منیجر نے رسیور رکھ دیا۔

"پہلے بھی کوئی ان سے ملنے کے لئے آیا ہے" — کرنل جان نے پوچھا۔

"ایک آدمی — شو کے بعد تو میں انکار کر کر کے تنگ آگیا ہوں" منیجر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اُسی لمحے فون کی گھنٹی بجی اور منیجر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" — منیجر نے کہا۔

"سر — ماسٹر کرافٹ سے بات کیجئے" — آپریٹر نے کہا۔ اور پھر کلک کی آواز کے ساتھ ہی ماسٹر کرافٹ کی آواز فون پہ ابھری۔

"یس — کرافٹ بول رہا ہوں" — ماسٹر کرافٹ کے لہجے میں بیزاری کا تاثر تھا۔

"ماسٹر — میں منیجر بول رہا ہوں۔ ہمارے ملک کی اہم شخصیت آپ سے ملاقات کی خواہش مند ہے۔ وہ میرے دفتر میں تشریف فرما ہیں۔ ان کا تعلق ایئر فورس سے ہے۔ کرنل جان" — منیجر نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو بتایا تو تھا کہ میں کسی سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ لیکن اب آپ نے فون کر ہی دیا ہے تو ٹھیک ہے میں مل لیتا ہوں۔ لیکن پلیز انہیں بتا دیجئے کہ میں زیادہ وقت نہیں دے سکوں گا۔ معذرت خواہ ہوں" — ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب — شکریہ — میں انہیں کہہ دوں گا" منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ کر کرنل جان سے مخاطب ہوا۔

"آپ سر ملاقات کر سکتے ہیں۔ آیئے میں آپ کو چھوڑ آؤں" منیجر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ — آپ مجھے کمرہ نمبر بتا دیجئے۔ میں چلا جاؤں گا" کرنل جان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں — آیئے میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں" — منیجر نے کہا اور پھر وہ کرنل جان کو لئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"لو بھئی تمہارا کرنل جان آ ہی گیا" —— ماسٹر کرافٹ نے رسیور رکھتے ہوئے الزبتھ سے مخاطب ہو کر کہا جو اس وقت باتھ روم سے باہر نکل رہی تھی۔

"اوہ واقعی —— ویری گڈ —— بس دھیان رکھنا اسے ہمارے متعلق کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے" —— الزبتھ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ایسا شیشے میں اتاروں گا کہ کیا یاد کرے گا" ماسٹر کرافٹ نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے الزبتھ کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔ الزبتھ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"مسٹر کرافٹ۔ کرنل جان" —— دروازے پر موجود منیجر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ایک طرف ہٹ گیا۔ الزبتھ نے دیکھا کہ اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لیکن بارعب شخصیت کا مالک کھڑا تھا۔

"اوہ کرنل جان —— خوش آمدید" —— الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ایک طرف ہٹ گئی۔ کرافٹ بھی اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ اور اس نے بھی منیجر اور کرنل جان کا بڑی خوش دلی سے استقبال کیا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ ماسٹر کہ آپ نے وقت دے دیا" کرنل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے صاحب شکریہ کی کوئی بات نہیں۔ دراصل میری کچھ عادت ہی ہے کہ میں زیادہ بھیڑ بھاڑ سے گھبراتا ہوں۔ آیئے تشریف رکھیئے" کرافٹ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اچھا اب مجھے اجازت دیجیئے" —— منیجر نے کرنل کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کچھ پینے کے لئے بھجوا دیجیئے گا" —— کرافٹ نے مسکرا کر کہا۔ اور منیجر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"میرا تعلق ایئر فورس سے ہے۔ اور میں آپ کا بہت پرانا مداح ہوں" —— کرنل جان نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ شکریہ —— لیکن ایئر فورس اور کرنل کا عہدہ" —— ماسٹر کرافٹ نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں —— واقعی حیرت کی بات ہے۔ میں پہلے بری فوج میں تھا۔ وہاں سے ڈیپوٹیشن پر ایئر فورس چلا آیا ہوں۔ بات میں نے آپ

کا شو دیکھا تھا۔ یقین کیجئے۔ میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ مجھے دراصل خود بھی نشانے بازی میں مہارت حاصل کرنے کا جنون ہے۔ اسے میرا شوق سمجھ لیجئے چاہے کمزوری۔ بہرحال ہے سہی“ کرنل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے پھر تو آپ سے ملاقات ہمارے لئے خوش بختی ہے۔ اپنے ذوق کے آدمی سے ملنا تو خوش بختی ہی ہوتی ہے۔ ویسے کرنل آپ کے ملک میں تو پرنس آف ڈھمپ جیسے یگانہ روزگار افراد موجود ہیں“ کرافٹ نے کہا۔

”ہاں میں نے رات ان کا کارنامہ دیکھا تھا۔ واقعی انہیں حیرت انگیز حد تک مہارت حاصل ہے۔ لیکن ماسٹر وہ پرنس ہیں اور آپ جانتے ہیں۔ پرنس تکلفات کے زیادہ قائل ہوتے ہیں۔ لیکن آپ کی مہارت کسی بھی لحاظ سے کم نہیں“ ـــــ کرنل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکریہ کرنل ـــــ مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ پرنس کے اس کارنامے کے باوجود آپ نہ صرف میرے پاس تشریف لائے ہیں بلکہ میری تعریف بھی کر رہے ہیں“ ـــــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

اُسی لمحے ویٹر نے دروازہ پر دستک دی اور پھر وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ ٹرالی پر شراب کی بوتل اور جام موجود تھے۔

”تم جاؤ“ ـــــ الزبتھ نے رکتے ہوئے ویٹر سے کہا۔ اور ویٹر سلام کر کے چلا گیا۔ الزبتھ نے جام تیار کئے۔ اور پھر ایک ایک جام سب کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

”کرنل ـــــ کیا آپ کی بیگم بھی آپ کی طرح خوب صورت اور وجیہہ

[illegible] ـــــ الزبتھ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

”ارے نہیں مسٹر کرافٹ ـــــ ہماری قسمت میں تو بیگم نام کی کوئی چیز نہیں۔ دراصل میرا کام ہی کچھ ایسا ہے کہ مجھے فرصت بے حد کم ملتی ہے۔ اور جو فرصت ملتی ہے وہ شوٹنگ میں پوری ہو جاتی ہے۔“ کرنل نے مسکرا کر کہا اور اس کے بعد دوبارہ ماسٹر کرافٹ کی طرف مڑ گیا۔

اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اُسے واقعی عورتوں سے کوئی رغبت نہیں۔ اس نے ایک بار بھی الزبتھ کی طرف مڑ کر نہ دیکھا تھا۔ سوائے اس وقت کے جب اس نے خود بات کی تھی ـــــ اور پھر جواب دے کر وہ دوبارہ کرافٹ کی طرف مڑ گیا۔ الزبتھ خاموش ہو گئی۔

اس کے بعد کرافٹ اور کرنل کے درمیان نشانے بازی پر گفتگو شروع ہو گئی۔ اس فن کی باریک باتیں۔ مہارت کے قصے۔ اور الزبتھ کا کام صرف اتنا رہ گیا کہ وہ انہیں جام بھر بھر کر دیتی رہی۔

”اچھا ماسٹر ـــــ میں نے آپ کا بہت وقت لے لیا۔ جب کہ مینجر صاحب نے کہا تھا کہ آپ نے انہیں .....“ ـــــ اچانک کرنل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ چھوڑیئے ـــــ اس وقت مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ آپ دراصل کون ہیں۔ آپ تو دوسرے ماسٹر کرافٹ ہیں۔ آپ سے تو میں خود سیکھ سکتا ہوں۔ تشریف رکھئے“ ـــــ ماسٹر کرافٹ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور کرنل مسکراتا ہوا بیٹھ گیا۔ ماسٹر کرافٹ جیسے ماہر فن سے تعریف سن کر اس کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

"شکریہ —— آپ کی تعریف تو میرے لئے اعزاز ہے۔ اب آپ آئندہ ہفتے شو کر رہے ہیں ناں" —— کرنل نے پوچھا۔

"نہیں کرنل —— پرنس والے واقعے کے بعد اب یہاں شو کرنے کا کوئی جواز نہیں رہا۔ اب تو میں یہاں صرف اس لئے ٹھہرا ہوا ہوں۔ کیونکہ مجھے آپ کا ملک بے حد پسند آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کچھ دن یہاں کی سیر کی جائے" —— ماسٹر کرافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— یہ تو بہت بُرا ہوا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ آپ جیسے ماہر فن کا جادو تین چار بار مزید دیکھنے کو ملے گا" —— کرنل نے قدرے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل آپ تو میری فیلڈ کے آدمی ہیں۔ آپ کے لئے کیسا شو۔ آپ جس وقت کہیں جہاں کہیں یہ شو ہو سکتا ہے۔ لیکن صرف آپ کے لئے اور اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کی مہارت بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ شاید اس طرح میں آپ سے کچھ سیکھ سکوں" —— ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ارے آپ یقیناً اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں جو ایسا کہہ رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کے ان فقروں نے میرا اعزاز بڑھا دیا ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو کوئی وقت ہمیں دے دیں۔ ہمارا ایک سپیشل کلب ہے۔ وہاں ہم چند دوست مل کر آپ کی مہارت دیکھنا چاہتے ہیں" —— کرنل نے اپنے مطلب کی بات پہ آتے ہوئے کہا۔

"کلب —— کوئی شوٹنگ کلب ہے" —— ماسٹر کرافٹ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ارے نہیں صاحب —— دراصل میں آپ کو بتاؤں۔ میں ایک

م فوجی نہیں ہوں۔ بلکہ سائنسدان ہوں۔ ایئر فورس کی ایک لیبارٹری یں کام کرتا ہوں۔ ہمارا ایریا کچھ ممنوعہ علاقہ ہے۔ وہاں عام طور پر کسی شخص کا داخلہ نہیں ہو سکتا —— لیکن بطور مہمان کسی خاص شخصیت کو ے جایا جا سکتا ہے۔ وہاں ہم نے اکٹھے بیٹھنے کے لئے ایک کلب بنایا ہو ہے۔ سر صادق ہماری لیبارٹری کے انچارج ہیں۔ وہ بھی آپ کے ن کے بڑے مداح ہیں۔ ان سے آج ہی سی بات ہوئی تھی۔ انہوں نے ی تو اجازت دے دی تھی —— اگر آپ وعدہ کریں تو پھر خصوصی اجازت نے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بس وہاں ہم چند ہی لوگ ہوں گے بھیڑ باڑ نہیں ہو گی" —— کرنل جان نے کہا۔

"کرنل جان —— دراصل میں ایسے پابند قسم کے علاقوں سے بے حد گھبراتا ہوں۔ تلاشی۔ چھان بین۔ چیک پوسٹیں۔ اور پھر دبا دبا ماحول۔ پ کسی اور علاقے میں اپنے دوستوں کو اکٹھا نہیں کر سکتے" سٹر کرافٹ نے کہا۔

"اوہ آپ کو گھبرانے کی قطعاً ضرورت نہیں میں آپ کے ساتھ ہوں گا۔ اور پھر آپ معزز مہمان ہوں گے" —— کرنل جان نے فوراً کہا۔

"لیکن کرنل میرے ساتھ ایک اور مسئلہ ہے کہ شو کرنے سے پہلے مجھے کم از کم چھ گھنٹے کی پُرسکون نیند چاہیئے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کو مہارت کے ایسے ایسے نمونے دکھاؤں۔ بس یوں سمجھئے۔ آپ جیسے مداح کے لئے اپنا مکمل فن پیش کروں —— البتہ سفر کرنا —— اور پھر شو کر دینا۔ یہ مشکل کام ہے آپ تو بہرحال جانتے ہیں کہ یہ عام سی شوٹنگ کا مسئلہ نہیں۔ اعصاب کا کھیل ہے" —— ماسٹر کرافٹ

نے جواب دیا۔

"ہاں واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ تو آپ کا مطلب ہے کہ صبح یہ شو کیا جائے۔ لیکن صبح تو لیبارٹری کا وقت ہو جاتا ہے" کرنل جان نے سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ڈیوٹی کس وقت ختم ہوتی ہے" ـــــ ماسٹر کرافٹ نے پوچھا۔

"شام چار بجے" ـــــ کرنل جان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"پھر ڈیوٹی کے بعد تو آپ کو لیبارٹری نہ جانا پڑتا ہوگا" ماسٹر کرافٹ نے پوچھا۔

"آج کل ایک اہم پروجیکٹ پر کام ہو رہا ہے۔ اس لئے ڈیوٹی کے بھی سچ پوچھیے تو کوئی اوقات نہیں رہے۔ بعض اوقات ساری ساری رات گزر جاتی ہے" ـــــ کرنل جان نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ تو پھر چھوڑیئے اس سلسلے کو خواہ مخواہ آپ کو پریشانی ہوگی" ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ارے نہیں ـــــ یہ تو ہم سب کے لئے باعث اعزاز ہوگا کہ آپ جیسے ماسٹر ہمیں اپنی مہارت سے نوازیں گے۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے۔ لیکن اس میں آپ کو تکلیف نہ ہو تو" ـــــ کرنل جان نے کہا۔

"وہ کیا" ـــــ ماسٹر کرافٹ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ایسا ہے کہ آپ رات میرے پاس گزار دیں و صبح ہم پروگرام رکھ لیں۔ اس کے بعد ہم آپ کو واپس چھوڑ دیں گے۔ لیکن میرے پاس کچھ ایسی رہائشی سہولتیں" ـــــ کرنل جان نے کہا۔

"سہولتوں کو تو چھوڑیں۔ ہم تو سپاہی آدمی ہیں۔ لیکن آپ تو ابھی فرما رہے تھے کہ وہ ممنوعہ علاقہ ہے وہاں رات کا مسئلہ کیسے ہوگا" ـــــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"وہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔ ہم نے آپ کو لیبارٹری میں تو نہیں لے جانا وہ میں کر لوں گا" ـــــ کرنل جان نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"تو ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ آپ جب بھی پروگرام بنا لیں" ماسٹر کرافٹ نے کہا اور کرنل جان خوشی سے اچھل پڑا۔ وہ واقعی اپنی کمزوری کے ہاتھوں پاگل ہو رہا تھا۔

"آپ کا بے حد شکریہ۔ پھر مجھے اجازت دیجئے۔ میں ابھی جا کر بندوبست کرتا ہوں۔ اگر ہو گیا تو میں جیپ آپ کے پاس بھجوا دوں گا۔ آج ہی رات صبح شو ہو جائے گا ورنہ کل رات تو بہرحال لازمی ہے۔" کرنل جان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں ہم بہرحال تیار ہیں" ـــــ ماسٹر کرافٹ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ بے حد شکریہ" ـــــ کرنل جان نے کہا اور پھر وہ سلام دعا کہہ کر رخصت ہو گیا۔ الزبتھ نے آگے بڑھ کر جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

"کمال کر دیا ماسٹر تم نے کمال کر دیا۔ واقعی ایسا شیشے میں اتارا ہے کہ لطف آ گیا" ـــــ الزبتھ نے خوشی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"اب تم زیرو ون سے بات کر لو۔ ہو سکتا ہے آج ہی رات مشن مکمل ہو جائے" ـــــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی بات کرتی ہوں" ـــــ الزبتھ نے سر ہلاتے

ہوئے کہا اور پھر وہ ٹیلی فون کی طرف بڑھ گئی۔

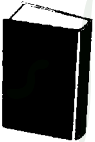

"عمران صاحب —— یہ آخر آپ نے پوری ٹیم کو کس چکر میں ڈال دیا ہے۔ جولیا کا فون آیا تھا۔ کہ عمران ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی کے چکر میں ہے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ عمران بالا بالا سب کچھ کرنے کے موڈ میں ہے —— میں نے تو انہیں منع کر دیا تھا کہ جب تک کوئی واضح بات سامنے نہ آئے تم خاموش رہو۔ اور میں کیا کہہ سکتا تھا" بلیک زیرو نے عمران کے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"ہاں —— آج کل ان کے پاس کوئی کام نہیں ہے۔ اس لئے وہ اب میری جاسوسی پر تل گئے ہیں۔ حالانکہ میں تو صرف اپنی ذہنی کھجلی مٹانے کے لئے یہ سب کام کر رہا ہوں۔ اور ویسے بھی ابھی تک کوئی ایسی رپورٹ سامنے نہیں آئی —— ہو سکتا ہے میرا خیال غلط ہو۔ وہ لوگ واقعی رقم کمانے کے لئے آئے ہوں" —— عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

وہ دراصل اس قدر متوجہ نہ ہوتے اگر آپ چیلنج کا مسئلہ نہ کھڑا کر دیتے۔ ب نہیں یقین ہی نہیں آرہا کہ عمران صاحب صرف تفریح کے لئے ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر وہ پچاس ہزار روپے انہیں زیادہ کھٹک ہے ہیں" —— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے طاہر۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ مسئلہ ضرور گڑبڑ ہے۔ یکن واضح طور پر کوئی بات سامنے نہیں آرہی۔ وہ نہ ہی کسی سے مل ہے ہیں۔ نہ ہی انہیں کوئی فون آیا ہے —— ایک بار وہ شہر سے باہر گئے۔ وہاں ماسٹر کرافٹ فوٹو گرافی کرتا رہا اور اس کی بیوی مصوری۔ اور یک بار پھر وہ شاپنگ اور سیر کے لئے گئے اور بس" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے آپ سوچئے۔ گڑبڑ ہو بھی کیا سکتی ہے" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونے کو تو لڑکا بھی ہو سکتا ہے" —— عمران نے کہا۔ اور بیک زیرو ہنس پڑا۔ دوسرے لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور بیک زیرو سے پہلے عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" —— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر ٹائیگر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب فلیٹ پر نہیں ہیں۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ کو علم ہو" —— دوسری طرف سے ٹائیگر کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"عمران کا کوئی پتہ نہیں۔ البتہ کوئی پیغام ہو تو نوٹ کرا دو" —— عمران نے کہا۔

"سر ——— ان سے کہنا تھا کہ ماسٹر کرافٹ کو ایک شخص ملا ہے۔ کرنل جان ان کا نام ہے۔ ایئر فورس سے ان کا تعلق ہے۔ مزید تفصیلات کا علم نہیں ہو سکا۔ منیجر کی معرفت ملاقات ہوئی ہے۔ اور وہ غیر ملکی جو عمران صاحب کے متعلق معلومات حاصل کر رہا تھا اس کے متعلق اور کوئی رپورٹ نہیں ہے" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کرنل جان ایئر فورس سے ——— لیکن ایئر فورس میں کرنل کا کیا تعلق" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— ایئر فورس ہیڈ کوارٹر" ——— چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایئر مارشل سے بات کراؤ۔ اٹ از ایکسٹو" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے" ——— دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس ——— ایئر مارشل اعظم سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد ہی ایک بھاری آواز رسیور پر سنائی دی۔

"اٹ از ایکسٹو ——— مسٹر اعظم یہ بتایئے۔ ایئر فورس میں کوئی کرنل جان بھی ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"کرنل جان ——— اوہ یس سر ——— کرنل جان ایئر فورس سپیشل لیبارٹری میں ایک سائنسدان ہیں۔ کیوں سر کوئی خاص بات" ——— ایئر مارشل

نے جواب دیا۔

"سوالات کی اجازت نہیں۔ صرف جواب دیجئے" ——— عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"اوہ سوری سر" ——— ایئر مارشل نے معذرت آمیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کرنل جان کہاں رہتا ہے۔ اس کے متعلق خفیہ تفصیلات" عمران نے پوچھا۔

"سر۔ یہ سپیشل لیبارٹری ایچ۔ ڈی۔ ایریا میں ہے۔ کرنل جان آج کل وہاں ایک اہم پروجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔ ان کی رہائش بھی اسی ایریا میں ہے۔ انتہائی سنجیدہ اور محب وطن آدمی ہیں۔ مزید تفصیلات لیبارٹری انچارج سر صادق سے مل سکتی ہیں" ——— ایئر مارشل نے جواب دیا۔

"سر صادق کا فون نمبر کیا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔ اور ایئر مارشل نے فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے ——— انہیں میرے متعلق بتا دیجئے۔ میں تھوڑی دیر میں ان سے بات کروں گا۔ مزید کوئی بات نہیں ہونا چاہیئے" ——— عمران نے کہا۔

"یس سر ——— تعمیل ہو گی" ——— دوسری طرف سے ایئر مارشل نے کہا۔ اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تو بھئی بلیک زیرو کچھ بات بنتی نظر آ رہی ہے۔ کرنل جان کی ماسٹر کرافٹ سے ملاقات۔ کرنل جان کا سپیشل لیبارٹری میں کسی اہم پروجیکٹ

یہ کام کرنا —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے مجھے تو حیرت ہو رہی ہے کہ کہیں آپ علم غیب تو نہیں جانتے" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"علم غیب کی بات نہیں طاہر۔ یہ سیٹ ہی ایسی ہے۔ یہاں آنکھیں کھلی رکھی جاتی ہیں۔ اندازے غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن آنکھیں بہرحال کھلی رہنا چاہئیں" —— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور سر صادق کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ چند لمحے دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی پھر ایک آواز سنائی دی۔

"یس —— سپیشل لیبارٹری صادق سپیکنگ" —— بولنے والے کا لہجہ انتہائی باوقار تھا۔

"اٹ از ایکسٹو —— سر صادق آپ ہیں" —— عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر —— یس سر —— ابھی ایئر مارشل صاحب نے مجھے فون کیا تھا۔ فرمائیے سر" —— بولنے والے کا لہجہ اور زیادہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"اس وقت آپ کے ساتھ اور کون کون موجود ہے" —— عمران نے پوچھا۔

"میں اپنے کمرے میں اکیلا ہوں سر —— دفتر سے بول رہا ہوں سر" سر صادق نے کہا۔

"یہ آپ کے پاس کرنل جان کام کرتے ہیں۔ کیا یہ آج شہر گئے تھے" عمران نے پوچھا۔

"اوہ یس سر —— کرنل جان ہماری لیبارٹری کے اہم ترین پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں سر۔ اور وہ شہر بھی گئے تھے۔ سر۔ اور وہ کہہ رہے تھے کہ وہ ہوٹل شوبہا میں ایک ماہر نشانہ باز ماسٹر کرافٹ سے ملنے جا رہے ہیں" —— سر صادق نے کہا۔

"کیا وہ ان کے دوست ہیں۔ یہ ملاقات کس سلسلے میں ہوئی ہے" عمران نے پوچھا۔

"دوست نہیں ہیں سر —— دراصل کرنل جان جنون کی حد تک نشانے بازی میں مہارت کا شوق رکھتے ہیں۔ اسے ان کی کمزوری سمجھ لیجئے۔ اور ماسٹر کرافٹ دنیا کے ملنے ہوئے نشانہ باز ہیں" سر صادق نے جواب دیا۔

"یہ کرنل جان کیسے آدمی ہیں۔ صحیح صحیح بتائیے" —— عمران نے پوچھا۔

"سر وہ انتہائی محب وطن۔ انتہائی سنجیدہ اور قدرے خشک مزاج آدمی ہیں۔ غیر شادی شدہ ہیں۔ سوائے اس نشانہ بازی کے شوق کے اور انہیں کوئی شوق نہیں" —— سر صادق نے جواب دیا۔

"اب وہ کہاں ہیں" —— عمران نے پوچھا۔

"اس وقت وہ لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں بات کرا دوں سر" —— سر صادق نے کہا۔

"نہیں —— اور سنیئے انہیں قطعاً پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ ہمارے

درمیان کیا بات ہوئی ہے یہ سیکرٹ ہے۔" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ——— میں سمجھتا ہوں ——— لیکن سر ——— کیا ان سے کوئی غلطی ہوگئی ہے" ——— سرصادق نے پوچھا۔

"کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ لیکن ہمیں آنکھیں کھلی رکھنی پڑتی ہیں۔ یہ بتلیئے کہ اس ملاقات کے بعد انہوں نے اس سلسلے میں کوئی رپورٹ دی ہو یا کوئی بات کی ہو" ——— عمران نے پوچھا۔

"یس سر بات ہوئی تھی وہ ماسٹر کرافٹ کی اعلیٰ ظرفی کی تعریف کر رہے تھے۔ اور سر وہ چاہتے ہیں کہ ماسٹر کرافٹ کا ایک دوستانہ شو یہاں کرایا جائے تاکہ ہم سب ان کی مہارت کا مظاہرہ دیکھ سکیں۔ میں نے باقاعدہ شو سے تو انکار کر دیا ہے ——— کہ یہ ناممکن ہے۔ البتہ میں نے انہیں یہ کہا ہے کہ وہ بطور مہمان انہیں یہاں ایریے میں لے آئیں۔ اور وہ ہمارے کلب میں بیٹھ کر اگر کچھ دکھا سکیں تو ٹھیک ہے" سرصادق نے کہا۔

"تو پھر کیا طے ہوا ہے۔ کب وہ ماسٹر کرافٹ آ رہا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"سر صبح کا وقت مقرر ہوا ہے۔ رات ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی کرنل جان کے مہمان ہوں گے۔ صبح نو بجے وہ دوستانہ شو کریں گے۔ اور پھر واپس چلے جائیں گے" ——— سرصادق نے جواب دیا۔

"لیکن ایچ ڈی۔ ایریا ممنوعہ علاقہ ——— ہے پھر اجنبی لوگ وہاں رات کیسے گزار سکیں گے" ——— عمران نے پوچھا۔

"سر مین ایریا لیبارٹری کا ممنوعہ ہے۔ باقی رہائشی ایریا میں جو لیبارٹری سے بالکل ہٹ کر اور علیحدہ ہے۔ وہاں تو مہمان بھی آتے جاتے رہتے ہیں۔ رشتہ دار بھی صرف ان کی جامہ تلاشی وغیرہ باقاعدگی سے ہوتی ہے اور بس" ——— سرصادق نے جواب دیا۔

"صبح کتنے بجے یہ مظاہرہ ہوگا" ——— عمران نے پوچھا۔

"صبح نو بجے کا وقت مقرر ہوا ہے جناب۔ ویسے آپ حکم کریں تو میں یہ سب کچھ کینسل کر دوں" ——— سرصادق نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ آپ البتہ ایسا کریں کہ گیٹ پر کہلوا دیں میرا ایک نمائندہ بھی اس شو میں شریک ہوگا۔ آپ اسے اپنا ذاتی مہمان سمجھ لیں۔ ان کا نام طاہر سعید ہے" ——— عمران نے کہا۔

"یس سر ——— ٹھیک ہے سر ——— وہ گیٹ پر پہنچ جائیں۔ میں اطلاع کرا دوں گا" ——— سرصادق نے جواب دیا۔

"او۔ کے" ——— عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

"تم کل صبح نو بجے سے پہلے ایچ۔ ڈی۔ ایریے کے پہلے گیٹ پر پہنچ جانا۔ بظاہر تو صورت حال ٹھیک ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہوتا تو لیبارٹری میں ہوتا۔ لیکن لیبارٹری سے دور رہائشی کالونی میں کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ اور ویسے بھی سرصادق اب پہلے سے زیادہ محتاط رہیں گے۔ لیکن اس کے باوجود بھی آنکھیں کھلی رکھنا" ——— عمران نے بلیک زیرو سے کہا۔

اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ اور عمران اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"میری رہائش گاہ ہے تو سادہ۔ آپ کو ہوٹل جیسی سہولیات تو مہیا نہیں ہو سکتیں"۔۔۔۔ کرنل جان نے ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ کو ان کا کمرہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ کوئی بات نہیں۔ رات کا وقت ہے گزر ہی جائے گا۔ آپ کہاں سوئیں گے"۔۔۔۔ الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ میں رات لیبارٹری میں ہی رہوں گا تاکہ کچھ کام بھی ہو جائے۔ اور آپ بھی ڈسٹرب نہ ہوں"۔۔۔۔ کرنل جان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کرنل۔۔۔۔ ہم یہاں اکیلے کیسے رہ سکتے ہیں۔ ایک تو یہ ممنوعہ علاقہ ہے پھر نامانوس سی جگہ۔ مسئلہ تو اعصاب کے سکون کا ہے۔ ایسی صورت میں تو مجھے نیند ہی نہیں آئے گی"۔۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ارے آپ فکر کس بات کی کرتے ہیں۔ آپ اطمینان سے سوئیں۔

ہیں آپ کو کوئی ڈسٹرب نہ کرے گا۔ اگر ضرورت محسوس کریں تو مجھے فون ینا۔ اوّل تو ضرورت ہی نہ پیش آئے گی"۔۔۔۔ کرنل جان نے کہا۔

"نہیں بھائی۔ میں اس قسم کی لیبارٹریوں سے دُور بھاگتا ہوں۔ آپ سا کریں جانے کے دو گھنٹے بعد خود ہی چکر لگا لینا۔ بس ویسے ہی راؤنڈ تنا کافی ہو گا"۔۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں راؤنڈ لگا لوں گا"۔۔۔۔ کرنل جان نے کہا۔ اور واپس مڑ گیا۔ اور وہ دونوں کمرے میں جا کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"زیردوان پہنچ جائے گا۔ یہاں بڑا سخت انتظام ہے"۔ اسٹر کرافٹ نے سرگوشیانہ انداز میں پوچھا۔

"وہ پہنچ بھی چکا ہے۔ اس نے چیف سیکورٹی آفیسر کا روپ دھار رکھا ہے۔ گیٹ پر اس نے مجھے مخصوص اشارہ کیا تھا"۔۔۔۔ الزبتھ نے جواب دیا۔

"اب وہ یہاں کس وقت آئے گا۔ ایسا نہ ہو کہ ادھر وہ آئے ادھر یہ" اسٹر کرافٹ نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تمہارا کام ختم ہو گیا ہے اب میرا اور زیردوان کا کام باقی رہ گیا ہے"۔۔۔۔ الزبتھ نے سرد لہجے میں جواب دیا اور ماسٹر کرافٹ بُرا سا منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد الزبتھ [illegible] کھول کر باہر نکل گئی جب کہ ماسٹر کرافٹ بستر پر [illegible] گھنٹے بعد وہ واپس آئی تو اس کے ساتھ چیف [illegible] آفیسر تھا۔ ماسٹر کرافٹ

اُسے دیکھ کر اٹھ بیٹھا۔

"تم اسی مکان میں رہنا زیرودن۔ کرنل جان کسی بھی وقت آسکتا ہے۔ میں اُسے بے ہوش کر دوں گی۔ باقی کام تمہارا" ـــــ الزبتھ نے تحکمانہ لہجے میں زیرودن سے کہا جو چیف سیکورٹی آفیسر کے میک اپ میں تھا۔

"یس میڈم ـــــ میں قریب ہی رہوں گا" ـــــ زیرودن نے کہا اور الزبتھ کے سر ہلانے پر باہر چلا گیا۔ الزبتھ خاموشی سے آکر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"تم نے اسے بے ہوش کرنے کا کیا منصوبہ بنایا ہے"۔ ماسٹر کرافٹ نے پوچھا۔

"جو ہوگا سامنے آجائے گا۔ اب تم خاموش رہو۔ مجھے سوچنے دو" الزبتھ نے انتہائی خشک سے لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔ اس کے چہرے پر اضطراب اور بے چینی کے آثار نمایاں تھے۔

تھوڑی دیر بعد مکان کے اندر کسی گاڑی کے رکنے کی آواز سنائی دی اور ماسٹر کرافٹ چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ کرنل جان آگیا ہے۔

"ارے آپ جاگ رہی ہیں ـــــ خیریت ہے" ـــــ کرنل جان کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر کرافٹ سو رہا ہے۔ مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔ میں نے سوچا ذرا تازہ ہوا میں سانس لے لوں" ـــــ الزبتھ کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا ـــــ مجھے فکر ہو گئی تھی کہ کہیں ماسٹر کرافٹ کی طبیعت نہ خراب ہو گئی ہو" ـــــ کرنل جان کی آواز سنائی دی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں وہ تو پُرسکون سو رہے ہیں۔ ارے یہ کیا۔

ہے ـــــ اوہ ـــــ اوہ ......" ماسٹر کرافٹ نے کرنل جان کی آواز سنی اور وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"باہر آجاؤ اور اسے سنبھالو۔ یہ تو خاصا بھاری ہے" ـــــ الزبتھ کی تیز آواز سنائی دی۔ اور ماسٹر کرافٹ دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ اس نے دیکھا کہ راہداری میں الزبتھ کرنل جان کے جسم کو مضبوطی سے پکڑے کھڑی تھی۔ کرنل جان کی آنکھیں بند تھیں اور جسم ڈھیلا پڑ چکا تھا۔

"بے ہوش ہو گیا" ـــــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"اور تمہیں کیا نظر آرہا ہے۔ اٹھاؤ اسے اور اندر لٹا دو۔ جلدی کرو۔ میں زیرودن کو کاشن دے کر بلاؤں۔ ایسا نہ ہو کہ دیر کی وجہ سے کوئی [illegible] سے اس کا پتہ کرنے آجائے اور سارا مسئلہ ہی خراب ہو جائے" الزبتھ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کرنل جان کے جسم کو سنبھالا اور اُسے اٹھا کر اندر کمرے میں لے گیا۔

الزبتھ دوڑتی ہوئی باہر کو چلی گئی۔ ماسٹر کرافٹ نے کرنل جان کو لا کر بیڈ پر لٹا دیا۔ چند ہی لمحوں بعد زیرودن الزبتھ کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ الزبتھ نے دروازہ بند کر دیا۔ زیرودن نے جلدی سے اپنی جیکٹ کے بٹن کھولے اور اندر ہاتھ ڈال کر اس نے ایک پتلی سا کسی چمکدار دھات کا بنا ہوا کیس نکال لیا ـــــ کیس کی سائیڈ میں اس نے ایک بٹن دبایا تو کٹاک کی آواز سے کیس کھل گیا۔ اس کے اندر دو خانے تھے۔ ان میں سے ایک خانے میں ایک چھوٹی سی ڈبیا تھی۔ شفاف شیشے کی۔ جب کہ دوسرے خانے میں ایک چھوٹا سا برما موجود تھا۔ اس کی لمبی سی سوئی کے ساتھ ایک میٹر لگا ہوا تھا ـــــ اور اس میٹر کے ساتھ

ایک لچھے دار تار تھی۔ جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا مائیک تھا۔ یہ مائنڈ کنٹرولنگ مشین تھی۔ زیرودن نے اُسے اٹھایا اور پھر وہ کرنل جان کے سر کی طرف بڑھا۔ اس نے انگلیوں سے اس کے سر کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ اور پھر ایک جگہ اس کی انگلی رک گئی —— اس کے بعد اس نے سوئی کو عین اس جگہ پر رکھا۔ اور ایک ہاتھ سے دبانا شروع کر دیا۔ سوئی آہستہ آہستہ کرنل جان کی کھوپڑی میں اترتی گئی۔ زیرودن کی نظریں سوئی کے اوپر لگے ہوئے میٹر پر جمی ہوئی تھیں جس پر سوئی کے اندر جاتے ہی تیزی سے نمبر بدلنے شروع ہو گئے تھے —— اور پھر جیسے ہی بائیس کا ہندسہ ابھرا زیرودن نے ہاتھ کا دباؤ روک دیا۔ سوئی صرف چوتھائی حد تک ہی کھوپڑی میں گئی تھی۔ باقی تین حصے باہر تھی۔ زیرودن نے میٹر کی سائیڈ میں ایک بٹن کو پریس کیا تو میٹر کی ایک سائیڈ میں سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا —— زیرودن نے سوئی کو اور زیادہ دبایا لیکن انتہائی آہستہ سے۔ اور نمبر ایک بار پھر بدلنے لگے۔ پھر جیسے ہی اٹھائیس نمبر میٹر پر ظاہر ہوا سرخ رنگ کا نقطہ سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا۔ اور زیرودن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ ہٹا لیا۔ اب اس نے مائیک کو پکڑ کر منہ سے لگا لیا۔

"کرنل جان —— تم یہاں سے اٹھ کر سیدھے لیبارٹری میں جاؤ گے اور ماسٹر برین کی فائل کو بیٹھ کر اطمینان سے پڑھو گے تیز روشنی میں جب فائل پڑھ لو گے تو پھر واپس اپنے مکان میں آؤ گے اور خواب گاہ میں آ کر لیٹ جاؤ گے۔ اس کے بعد جب تالی بجائی جائے گی تو تم ہوش میں آ جاؤ گے اور اس کے ساتھ ہی تمہیں صرف اتنا یاد رہے گا کہ تم لیبارٹری

میں گئے تھے۔ اور پھر راؤنڈ لگانے مکان میں آئے ہو۔ اس کے علاوہ تمہیں کچھ یاد نہیں رہے گا۔ اور اس دوران تم بالکل نارمل رہو گے"

زیرودن نے رک رک کر اور ایک ایک لفظ پر زور دے دے کر ہدایت مکمل کی۔ اور ساتھ ہی اس نے مائیک کے ساتھ موجود بٹن پر رکھی ہوئی انگلی ہٹالی۔ اس انگلی کے ہٹتے ہی اس نے سوئی کو ایک جھٹکے سے واپس کھینچ لیا —— اس آلے کو واپس کیس میں رکھ کر اس نے دوسرے خانے میں موجود ڈبیا اٹھائی اور اسے کھول کر اس نے چٹکی کی مدد سے اندر موجود انتہائی شفاف شیشے کا ایک چھوٹا سا دانہ اٹھایا۔ اس کے اندر باریک باریک لکیریں تھیں —— اور پھر اس نے بیڈ پر بے ہوش پڑے ہوئے کرنل جان کی دائیں آنکھ کھولی اور بڑے ماہرانہ انداز میں شیشے کے اس دانے کو اس کی آنکھ کی پتلی پر رکھ کر ذرا سا دبایا تو وہ دانہ آنکھ کی پتلی کے ساتھ چپک گیا۔ اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد اس نے ہاتھ ہٹایا تو کرنل جان کی آنکھ بند ہو گئی —— زیرودن نے اس کی بند آنکھ کو انگوٹھے کی مدد سے آہستہ آہستہ مخصوص انداز میں باہر سے ہی ملنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اُس نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"کیمرہ ایڈجسٹ ہو چکا ہے" —— زیرودن نے کہا۔

"تو میں اسے ہوش میں لے آؤں" —— الزبتھ نے پوچھا۔

"ہاں —— میں جا رہا ہوں آپ اسے ہوش میں لے آئیں۔ میں اسے کرسی پر بٹھا دیتا ہوں نارمل انداز میں باتیں کرتے رہیں" —— زیرودن نے کہا اور پھر اس نے بیڈ پر پڑے ہوئے کرنل جان کو اٹھایا۔ بیڈ کے ساتھ پڑی ہوئی آرام کرسی پر لٹا دیا اور خود —— کیس واپس جیکٹ

کے اندر ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کے قدموں کی آواز ختم ہوتے ہی الزبتھ تیزی سے اٹھی اور اس نے کرنل جان کا سر آگے کی طرف کر کے اس کی گردن کی پشت پر چٹکی لی پھر ایک سوئی باہر نکال کر اپنی جیب میں ڈال لی۔

چند لمحوں بعد کرنل جان کے جسم میں حرکت ہوئی اور اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

"اب کیسی طبیعت ہے کرنل جان" ـــــ الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ یہ مجھے کیا ہو گیا تھا۔ اچانک ذہن پر اندھیرا سا چھا گیا تھا" کرنل جان نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہو جاتا ہے کرنل جان ـــ جب ذہن پر دباؤ ہو تو ایسا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے تو اعصاب کو پُرسکون رکھنے کے لئے میں سوتا ہوں"

"ہاں دراصل ہمارا کام ہی ایسا ہے۔ ویسے اب تو بوجھ کچھ زیادہ ہی محسوس ہو رہا ہے۔ آنکھ بھی کچھ بھاری بھاری محسوس ہو رہی ہے" کرنل جان نے دائیں آنکھ کو ملتے ہوئے کہا۔ اور الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں۔ میں نے آپ کو بھی بے آرام کیا۔ معافی چاہتا ہوں" ـــــ کرنل جان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں اچھا ہوا آپ آ گئے۔ اب آپ صبح تشریف لائیں گے" ـــــ الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ میں آٹھ بجے واپس آجاؤں گا۔ پھر میں نے نو بجے کے شو

ے تعلقات بھی کرنے میں گڈ بائی" ـــــ کرنل جان نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کار کے چلنے کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"اس طرح آنکھ ملنے سے کہیں کیمرہ نہ خراب ہو جائے"۔ الزبتھ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کر باہر چلی گئی۔

ماسٹر کرافٹ دوبارہ لیٹ گیا۔ اُسے الزبتھ کا اس طرح کا سرد رویہ بعض اوقات بے حد کھل جاتا تھا۔ اس نے الزبتھ سے شادی کرتے وقت اس کی جوانی اور بے پناہ دولت تو دیکھی تھی لیکن بعد میں جب اُسے الزبتھ کی مجرمانہ زندگی کے بارے میں علم ہوا تو وہ بے حد پریشان ہوا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اب وہ بُری طرح پھنس چکا ہے ـــــ اب اگر اس نے الزبتھ کو چھوڑنے کی کوشش کی تو وہ اُسے گولی مارنے سے بھی دریغ نہ کرے گی اس لئے وہ بس اُسے بھگتا رہا تھا۔

اب بھی تمام پروگرام الزبتھ کا ہی تھا۔ اُسے تو بس مہرے کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے بھی اس سے جہاں جہاں شو کرائے تھے اس قسم کا کوئی مجرمانہ دھندہ الزبتھ کے سامنے ہوتا تھا۔ اور پھر لیٹے لیٹے اُسے پرنس کا خیال آگیا۔ پرنس کی مہارت کا سوچ کر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ اس تتلی والے ٹارگٹ کے بارے میں سوچتا رہا۔ اور پھر اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ واپس جا کر وہ اس مظاہرے پر اپنی پوری توجہ صرف کر دے گا ـــــ یہ واقعی مہارت اور دلچسپی کا زبردست مظاہرہ تھا۔ اگر اس نے اس پر قابو پا لیا تو پھر اس کے شو اور زیادہ کامیاب ہو جائیں گے۔

اس طرح سوچتے سوچتے نجانے اُسے کتنا وقت لگ گیا کہ باہر قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر الزبتھ اندر داخل ہوئی۔

"کرنل جان آ رہا ہے" —— الزبتھ نے اندر آتے ہی کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ الزبتھ کا چہرہ مسرت سے سرخ پڑ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد گاڑی رکنے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر کار کا دروازہ کھلنے بند ہونے کے بعد قدموں کی آواز خواب گاہ کی طرف آتی سنائی دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کرنل جان اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھیں سوئی سوئی سی تھیں —— اس نے نظر اٹھا کر بھی الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ کو نہ دیکھا تھا اور سیدھا آ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ الزبتھ نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا ایک ہاتھ اٹھایا اور اُسے اوپر لے جا کر چھوڑ دیا۔ کرنل جان کا بازو خود بخود نیچے گر گیا۔

"تم اس کا خیال رکھو۔ میں زیرو ون کو بلا لاؤں" —— الزبتھ نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی باہر کو لپک گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ زیرو ون کے ساتھ واپس آئی۔ زیرو ون تیزی سے کرنل جان کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنی جیب سے وہی سٹیل کا کیس نکالا۔ اور اُسے کھول کر اس میں ڈبیا کے ساتھ ساتھ ایک مخصوص ساخت کی چمٹی نکالی —— اور پھر اس نے کرنل جان کی دائیں آنکھ ایک ہاتھ کی انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے کھولی ایک لمحے تک وہ غور سے اس کی آنکھ کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے چمٹی کی مدد سے وہ شفاف دانہ

س کی آنکھ کی پتلی پر سے انتہائی احتیاط سے اٹھا کر اُسے ڈبیا کے اندر رکھ دیا۔ ڈبیا بند کر کے اس نے دوبارہ کیس میں رکھی اور چمٹی بھی ساتھ رکھ کر اس نے کیس بند کر دیا۔

"کیا تم نے چیک کر لیا کام ہو گیا ہے" —— الزبتھ نے پوچھا۔

"یس میڈم —— ہلکی سی لکیر میں نے دیکھ لی ہے۔ یہ کیمرہ آپریٹنگ ی مخصوص نشانی ہے۔ اب میں چلتا ہوں تاکہ اُسے پروسس کر لوں۔ آپ اب جب تالی بجائیں گے تو یہ ہوش میں آ جائے گا" —— زیرو ون نے کہا۔

"لیکن صبح شو کا کیا ہو گا۔ تمہارے غائب ہو جانے سے کوئی مسئلہ نہ کھڑا ہو جائے" —— ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ہاں زیرو ون —— تم ہمارے واپس چلے جانے کے بعد یہاں سے جانا۔ کیونکہ کسی بھی وقت کوئی مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہے" —— الزبتھ نے کہا۔

"میں نے اس کا بندوبست پہلے ہی کر لیا تھا۔ میں نے آٹھ بجے رخصت پر جانے کی سر صادق سے اجازت لے لی تھی۔ میں نے اُسے کہا تھا کہ میرا بچہ بیمار ہے۔ اسسٹنٹ کام سنبھال لے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ شام تک کچھ نہیں ہوتا —— شام کو جب چیف سیکورٹی آفیسر واپس ڈیوٹی پر نہ آئے گا تب ہی بات آگے بڑھے گی۔ اور میں شام تک اس ملک سے ہی نکل جاؤں گا" —— زیرو ون نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ۔ اس فلم کے ساتھ تمہارا یہاں رکنا ٹھیک بھی نہیں ہے اگر کچھ ہوا بھی سہی تو ہم پر کوئی آنچ نہیں آ سکتی" —— الزبتھ

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور زیرو وَن تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ ان کا انتہائی پیچیدہ اور اہم مشن انتہائی آسانی سے پورا ہو گیا تھا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ایسا کرو اسے یہاں سے اٹھا کر کار کی پچھلی سیٹ پر بٹھاؤ۔ پھر میں تالی بجاؤں گی تو یہ ہوش میں آجائے گا۔ اس طرح اُسے کوئی شک نہ ہوگا" ۔۔۔ الزبتھ نے کہا اور ماسٹر کرافٹ نے سر ہلا دیا۔ اور اس نے جھک کر کرنل جان کو بیڈ سے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور کمرے سے باہر آکر راہداری میں سے ہوتا ہوا پورچ میں آیا جہاں سیاہ رنگ کی کار موجود تھی ۔۔۔ کرنل جان نے ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھولا اور کرنل جان کو سیٹ پر بٹھا دیا۔ اس نے اس کے دونوں پیروں کو بریک اور کلچ پر ایڈجسٹ کیا۔ دونوں ہاتھ سٹیئرنگ پر رکھے۔ اور پھر ہاتھ آگے بڑھا کر اس نے اگنیشن گھما کر انجن چلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کیا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"تم اب اندر جا کر لیٹ جاؤ۔ میں اسے یہی کہوں گی کہ ہارن کی آواز سن کر میں باہر آئی تھی۔ تم سو رہے ہو" ۔۔۔ الزبتھ نے کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ سر جھکائے واپس خواب گاہ کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر ہوٹل شوبیا میں بیٹھا ہوا ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ کی نگرانی میں مصروف تھا۔ لیکن کوئی خاص بات سامنے نہ آرہی تھی۔ اور وہ سخت بور ہو رہا تھا۔ اس نے کرنل جان کی ملاقات کے متعلق اطلاع ایکسٹو کو پہنچا دی تھی کیونکہ عمران کا کہیں پتہ نہ چل رہا تھا ۔۔۔ اطلاع دیتے ہوئے اُسے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ہال میں عمران داخل ہوا۔ اس نے عام سا لباس پہنا ہوا تھا اور چہرے پر سنجیدگی تھی۔ اس نے ہال میں داخل ہو کر ادھر اُدھر دیکھا اور پھر سیدھا اس میز کی طرف بڑھتا آیا۔ جہاں ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر اس کے قریب آتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو ۔۔۔ تمہاری رپورٹ مجھے ایکسٹو سے مل گئی ہے۔ اور کوئی خاص بات" ۔۔۔ عمران نے دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں سر ۔۔۔ وہ دونوں اپنے کمرے میں ہی بند ہیں اور بس"

ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اب ان کی نگرانی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کے آئندہ پروگرام کا پتہ لگ گیا ہے۔ البتہ اس غیر ملکی کو چیک کرنا ہے۔ مجھے وہ زیادہ مشکوک دکھائی دے رہا ہے“ —— عمران نے کہا۔

”وہ ہوٹل کہکشاں میں رہائش پذیر ہے۔ میں نے ایک بیرے کو اس پر تعینات کر رکھا ہے وہ بیرا میرا خاص آدمی ہے“ —— ٹائیگر نے کہا۔

”اس سے رپورٹ مانگو —— اچھا ٹھہرو۔ میں خود وہیں چلتا ہوں۔ آؤ“ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ باہر کی طرف چل پڑا۔

ٹائیگر نے کاؤنٹر پر جا کر اپنا بل ادا کیا اور پھر وہ بھی ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد عمران اپنی کار میں اور ٹائیگر اپنے موٹر سائیکل پر سوار ہو کر ہوٹل کہکشاں کی طرف بڑھتے گئے۔

ہوٹل کہکشاں کے کمپاؤنڈ میں جا کر عمران نے کار روکی اور نیچے اتر آیا۔ ٹائیگر نے بھی اپنا موٹر سائیکل سٹینڈ کر دیا۔

”جا کر معلوم کر آؤ۔ اگر وہ غیر ملکی کمرے میں ہو تو مجھے بتاؤ میں ذرا اس کا انٹرویو کر لوں۔ شاید کوئی اخبار والا خرید ہی لے“ —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

عمران وہیں کار کے قریب ہی رک گیا۔ اس بار وہ عجیب سے مخمصے میں پھنس گیا تھا۔ بس خواہ مخواہ وہ الزبتھ کی وجہ سے شک میں پڑ گیا۔ لیکن صورت حال واضح نہ ہو رہی تھی —— کرنل جان کے متعلق معلوم ہونے پر وہ چونکا تو تھا لیکن مسئلہ صرف رہائشی کالونی تک ہی محدود تھا۔ اس

ے س کے خیال کے مطابق اس میں کوئی خطرے والی بات نہ تھی۔ د ب اس نے سوچا تھا کہ اس غیر ملکی کو ٹٹولا جائے۔ شاید کوئی کام کی ت سامنے آجائے۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے چہرے پر پریشانی کے ترت نمایاں تھے۔ عمران اس کا چہرہ دیکھ کر چونک پڑا۔

”کیا ہوا“ —— عمران نے پوچھا۔

”باس وہ کمرہ چھوڑ کر جا چکا ہے۔ بیرے کو منیجر نے ایک ذاتی کام کے لئے بازار بھیج دیا تھا وہ جب آدھے گھنٹے بعد واپس آیا تو غیر ملکی کمرہ چھوڑ کر جا چکا تھا“ —— ٹائیگر نے پریشان سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہوں —— اس کا مطلب ہے۔ اُسے نگرانی کا علم ہو چکا تھا۔ تم یسا کرو۔ کہ شہر کے مختلف ہوٹلوں میں اُسے چیک کرو“ —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یس سر —— میں اُسے تلاش کر لوں گا“ —— ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اس کا حلیہ اور کوئی مخصوص نشانی“ —— عمران نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔ اور ٹائیگر نے اس کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

”او۔ کے —— میں سیکرٹ سروس کے ذمہ بھی اس کی تلاشی کا کام لگا دیتا ہوں۔ اب وہ واقعی مشکوک افراد کی لسٹ پر آگیا ہے“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور دوبارہ کار میں بیٹھ گیا۔ جب کہ ٹائیگر اپنے موٹر سائیکل کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے باہر نکالی اور پھر کچھ ہی دور ایک پبلک بوتھ پر آ کر اس نے ایکسٹو کو کال کر کے اس غیر ملکی کی تلاش کا حکم دے دیا۔ اس کا حلیہ اور دوسری تفصیل اس نے بلیک زیرو کو بتا دی ۔۔۔ کال کرنے کے بعد عمران کار میں آ بیٹھا اور پھر اس نے کار کا رخ سوپر فیاض کی رہائش گاہ کی طرف کر دیا۔ سوپر فیاض سے کافی عرصہ ہوا ملاقات نہ ہوئی تھی۔ اور اب چونکہ اس کے پاس کرنے کے لئے کوئی کام بھی نہ رہا تھا ۔۔۔ اور ایک بیزاری سی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تھی۔ اس لئے اس نے یہی سوچا کہ ذرا سوپر فیاض سے دو چونچیں لڑا کر ذہن پر چھائی ہوئی بیزاری ہی دور کی جائے۔

لیکن جب سوپر فیاض کی بیوی سے اُسے پتہ چلا کہ وہ اپنے کسی عزیز کی وفات پر آبائی گاؤں گیا ہوا ہے تو عمران کے ذہن پر بوریت کی گرد کچھ زیادہ ہی پڑ گئی۔

اس نے کار موڑ دی۔ اور اُسی لمحے اُسے سر صادق والی لیبارٹری اور ایچ۔ ڈی۔ ایریے کا خیال آیا۔ تو اُس نے کار اس طرف کو موڑ دی۔ وہ کوئی کام چاہتا تھا لیکن کام تھا کہ دُور دُور تک اس کا پتہ نہ چل رہا تھا۔

آدھے گھنٹے تک مسلسل کار چلانے کے بعد وہ ایچ۔ ڈی۔ ایریے کے فرسٹ گیٹ پر پہنچ گیا۔ پہلی چیک پوسٹ کے انتظامات دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ وہاں ایئر فورس سپیشل سیکورٹی بڑی مستعدی سے پہرہ دے رہی تھی۔

عمران کی کار رکتے ہی ایک باوردی سپاہی تیزی سے اس کے قریب آیا۔ اور عمران دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر

یک بار پھر ازلی حماقت کی نقاب چڑھ گئی۔

"فرمائیے۔" ۔۔۔ گارڈ نے سخت اور سنجیدہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شمع کہاں ہے اور بغیر شمع کے تو ہم فرماتے ہی نہیں" عمران نے حیرت بھرے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"شمع ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ گارڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بھئی تم نے فرمانے کے لئے کہا ہے۔ اور ہم جیسے شاعر صرف اس وقت فرماتے ہیں جب مشاعرے کی شمع سامنے آتی ہے" ۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ایچ - ڈی - ایریا ہے۔ یہاں داخلہ ممنوع ہے۔ آپ برائے کرم واپس تشریف لے جائیے" ۔۔۔ گارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے تو بتایا گیا تھا کہ یہاں سر صادق ہوتے ہیں۔ وہ صدر مشاعرہ بنیں گے" ۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"سر صادق ۔۔۔ لیکن وہ تو لیبارٹری کے انچارج ہیں۔ وہ تو کسی سے نہیں ملتے" ۔۔۔ گارڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تو یہاں کے انچارج کون ہیں" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"چیف سیکورٹی آفیسر کیپٹن رابرٹ" ۔۔۔ گارڈ نے جواب دیا۔

"کیا وہ موجود ہیں۔ چلو انہی کو صدر مشاعرہ بنا لیں گے۔ کچھ تو ہونا ہی چاہئے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ اس وقت موجود نہیں ہیں۔ شہر گئے ہوئے ہیں۔ ان کا بچہ بیمار تھا۔ اس لئے گئے ہیں۔ رات آٹھ بجے واپس آئیں گے" ۔۔۔ گارڈ

نے جواب دیا ۔

"اچھا ۔۔۔ پھر تو کام نہ بنا۔ خواہ مخواہ پٹرول بھی ضائع کیا"، عمران نے پھر دوبارہ کار میں بیٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور کار واپس موڑ لی۔ یہاں کے انتظامات کو ایک نظر دیکھتے ہی اُسے اطمینان ہو گیا تھا۔ کہ یہاں کوئی غلط آدمی داخل ہی نہیں ہو سکتا ۔

اور اب اس نے واپس فلیٹ جانے کا پروگرام بنا لیا۔ اُسے معلوم تھا کہ سیکرٹ سروس اور ٹائیگر کہیں نہ کہیں سے اس غیر ملکی کو ڈھونڈھ نکالیں گے ۔ اس کے بعد اس کا انٹرویو بھی کر لیا جائے گا ۔۔۔ فی الحال راوی چین ہی چین لکھتا تھا۔ چنانچہ اس نے کار واپس اپنے فلیٹ کی طرف موڑ دی۔

بلیک زیرو نے کار ایچ ۔ دی ۔ ایم یے کے مین گیٹ پر پہنچ کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ گیٹ پر ایئر فورس کے افراد انتہائی مستعدی سے پہرہ دینے میں مصروف تھے ۔۔۔ بلیک زیرو تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

"سر صادق نے میرے آنے کی اطلاع دی ہو گی۔ میرا نام طاہر سعید ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔ یس سر ۔۔۔ یس سر ۔۔۔ آپ کی آمد کے متعلق اطلاع پہنچ چکی ہے" ۔۔۔ کیبن میں بیٹھے ہوئے سیکورٹی آفیسر نے احتراماً اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے رجسٹر میں نام لکھا اور بلیک زیرو سے دستخط کرانے کے بعد اس نے ایک کارڈ نکال کر اُس کے کوائف پُر کیے۔

"سیکورٹی انتظامات کے تحت آپ کی اور آپ کی کار کی کمپیوٹر چیکنگ

ہو گئی جناب" ۔۔۔ سیکورٹی آفیسر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جو کارروائی ضروری ہے وہ ہونی چاہیے" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کار میں بیٹھ کر اس گیٹ کی طرف سے داخل ہو جائیں راستے میں راہداری کراس کر کے جب آپ دوسری طرف پہنچیں گے۔ تو چیکنگ مکمل ہو چکی ہو گی۔ دوسرا گیٹ اسی صورت میں ہی کھلے گا جب کمپیوٹر او۔کے کر دے گا" ۔۔۔ سیکورٹی آفیسر نے مخصوص گیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہر آدمی کو اس گیٹ سے گزارا جاتا ہے یا صرف نئے لوگوں کو" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سوائے ۔۔۔ سیکورٹی عملے کے باقی ہر آدمی کے لئے اس گیٹ سے گزرنا لازمی ہے۔ حتیٰ کہ سر صادق بھی اس گیٹ سے گزر کر ہی اندر داخل ہوتے ہیں" ۔۔۔ سیکورٹی آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ چیف سیکورٹی آفیسر ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"نو سر ۔۔۔ میں اسسٹنٹ ہوں۔ چیف سیکورٹی آفیسر رابرٹ ہیں۔ وہ رات ڈیوٹی پر تھے۔ صبح وہ ایک ضروری کام کے لئے شہر گئے ہیں۔ اب شام کو تشریف لائیں گے" ۔۔۔ سیکورٹی آفیسر نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلایا اور واپس کار میں آ کر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار چیکنگ گیٹ پر پہنچ گئی۔ سیکورٹی آفیسر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ گیٹ کے درمیان بنے ہوئے سوراخ کے اندر ڈال

دیا تو گیٹ خود بخود کھل گیا۔ آگے ایک بند راہداری تھی۔ بلیک زیرو کار اندر لیتا گیا۔ تقریباً سو گز بعد ایک اور دروازہ تھا جب بلیک زیرو کی کار وہاں پہنچی تو دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور بلیک زیرو کار باہر لے آیا۔ وہی سیکورٹی آفیسر وہاں موجود تھا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ بلیک زیرو کے حوالے کیا۔

"آئیے سر ۔۔۔ میں آپ کو کلب تک پہنچا دوں" ۔۔۔ سیکورٹی آفیسر نے کہا۔ اور ایک طرف کھڑی اپنی جیپ میں بیٹھ گیا۔ جیپ کی رہنمائی میں بلیک زیرو کار چلاتا ہوا خاصے طویل فاصلے کے بعد ایک رہائشی کالونی میں پہنچ گیا ۔۔۔ رہائشی کالونی سے ذرا ہٹ کر کلب کی خاصی بڑی عمارت تھی۔ بلیک زیرو نے کار جیسے ہی روکی۔ ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

"مجھے صادق کہتے ہیں۔ میں لیبارٹری انچارج ہوں" ۔۔۔ ادھیڑ عمر باوقار آدمی نے کار سے اترتے ہوئے بلیک زیرو سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میں طاہر سعید ہوں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے دوست اور مہمان ہیں۔ آئیے" ۔۔۔ سر صادق نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اسے لے کر وہ کلب ہال میں داخل ہو گیا۔ بلیک زیرو نے دیکھا کہ وہاں ایک طرف سٹیج سا بنا ہوا تھا۔ اور ہال میں بیس کے قریب افراد موجود تھے۔

"مسٹر طاہر سعید میرے دوست اور مہمان" ۔۔۔ سر صادق نے

اندر داخل ہوتے ہی اعلان کیا اور ہال میں موجود سب افراد احتراماً کھڑے ہو گئے۔ سر صادق نے فرداً فرداً سب کا تعارف کرایا۔ تقریباً سب ہی لیبارٹری سے متعلقہ افسران تھے۔ آخر میں ایک ادھیڑ عمر آدمی سے تعارف ہوا ـــــ بلیک زیرو نے محسوس کیا کہ وہ کچھ پریشان اور کھوئے کھوئے سے تھے۔ جیسے ان کے ذہن میں کوئی خاص الجھن ہو۔

”یہ کرنل جان ہیں۔ ان کی بدولت آج کا یہ دوستانہ شو ہو رہا ہے“ سر صادق نے ان کا تعارف کرایا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔ پھر ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ سے بھی تعارف ہوا ـــــ بلیک زیرو دانستہ کرنل جان کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

”آپ نے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے کہ دنیا کے معروف نشانے باز ماسٹر کرافٹ کو اس شو پر آمادہ کر لیا ہے“ ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں یہ ان کی مہربانی ہے۔ حالانکہ انہیں رات یہاں گزارنے کی تکلیف بھی اٹھانی پڑی“ ـــــ کرنل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ رہائشی کالونی کیا لیبارٹری کا ہی حصہ ہے یا اس سے ہٹ کر ہے“ ـــــ بلیک زیرو نے سرسری انداز میں پوچھا۔

”نہیں جناب ـــــ لیبارٹری تو یہاں سے تقریباً آٹھ کلو میٹر دور ہے۔ وہاں کوئی غیر متعلق آدمی نہیں جا سکتا۔ جو متعلق آدمی ہیں ان کی بھی باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے“ ـــــ کرنل جان نے جواب دیا۔

”کرنل ـــــ آپ کچھ الجھے الجھے سے محسوس ہو رہے ہیں۔ کیا کوئی پریشانی تو نہیں۔ حالانکہ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے“ ـــــ بلیک زیرو

نے کہا۔

”میں بھی صبح سے یہی محسوس کر رہا ہوں۔ حالانکہ کل یہ بے حد خوش تھے“ ـــــ سر صادق جو قریب ہی بیٹھے تھے کرنل جان سے پہلے بول پڑے۔

”سر ـــــ واقعی میں الجھن کا شکار ہوں۔ میں آپ سے اس شو کے بعد بات کرنے والا تھا۔ لیکن آپ نے بات چھیڑ دی ہے“ کرنل جان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کیا ہوا۔ کوئی خاص بات“ ـــــ سر صادق نے چونکتے ہوئے کہا۔

”سر بظاہر تو کوئی بات نہیں۔ لیکن مجھے ذہنی طور پر رات عجیب سے حادثوں سے گزرنا پڑا ہے“ ـــــ کرنل جان نے کہا۔

”حادثے ـــــ کیسے حادثے“ ـــــ بلیک زیرو کرنل جان کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑا۔

”رات میں جب اپنے مہمانوں کی خبر گیری کے لئے اپنی رہائش گاہ پر لیبارٹری سے آیا ہوں تو اچانک مجھے چکر سے آئے اور شاید کچھ دیر کے لئے میرا ذہن ماؤف سا ہو گیا۔ اس کے بعد میں نارمل ہو گیا۔ پھر میں صبح کو آیا ہوں تو پھر کار جیسے ہی رہائش گاہ میں پہنچی میرا ذہن ویسے ہی ماؤف سا ہو گیا ـــــ ایک آنکھ میں بھی کھٹک سی محسوس ہو رہی ہے اور ذہن پر عجیب سا بوجھ ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ایسا کیوں ہوا۔ حالانکہ آج تک تو ایسا کبھی نہیں ہوا“ ـــــ کرنل جان نے دھیمے لہجے میں کہا۔

”اوہ ـــــ آپ رات کو لیبارٹری میں گئے تھے“ ـــــ بلیک زیرو

بری طرح چونک پڑا۔

"جی ہاں ـــــ پروجیکٹ پر کام تیزی سے ہو رہا ہے۔ اس لئے اکثر میں رات کو لیبارٹری میں کام کرتا ہوں" ـــــ کرنل جان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یاد ہے۔ آپ جب لیبارٹری کوٹھی سے واپس ہو کر گئے اور پھر واپس آئے تو اس دوران آپ کیا کرتے رہے" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ارے آپ تو یوں پوچھ رہے ہیں جیسے آپ پولیس سے متعلق ہوں" کرنل جان نے قدرے برا مناتے ہوئے کہا۔

"کرنل جان ـــــ یہ واقعی ایک ایسے ادارے سے متعلق ہیں جو کچھ یہ پوچھ رہے ہیں تمہاری پریشانی کی وجہ سے پوچھ رہے ہیں" سر صادق نے کہا۔

"جی ہاں ـــــ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں پروجیکٹ پر اپنا کام کرتا رہا البتہ ایک بات عجیب سی ہے کہ میں نے جا کر فارمولا کی فائل لاک سے نکالی اور اُسے بیٹھ کر پڑھتا رہا۔ ساری فائل پڑھنے کے بعد میں نے اُسے دوبارہ لاک میں رکھ دیا ـــــ حالانکہ میں سمجھتا ہوں مجھے اس فارمولے کے پڑھنے کی ضرورت نہ تھی لیکن نجانے میں نے اُسے کیوں پڑھا" ـــــ کرنل جان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سر صادق ـــــ ذرا ایک منٹ" ـــــ بلیک زیرو تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا بات ـــــ سر صادق نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ذرا ایک منٹ میری بات سنیئے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔ اور سر صادق کو لے کر ایک طرف چلا گیا۔

"سر صادق آپ فوری طور پر چیک کرائیں کہ کیا فارمولے کی فائل لیبارٹری میں موجود ہے یا نہیں۔ دوسری بات یہ کہ ماسٹر کرافٹ اور ان کی بیوی کی فوری طور پر تفصیلی چیکنگ کرائیے۔ مجھے یقین ہے کہ رات اس فائل کے متعلق کوئی واردات ہوئی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"واردات تو ناممکن ہے۔ فائل لیبارٹری سے باہر آ ہی نہیں سکتی" سر صادق نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سر صادق آپ کو علم نہیں کہ آج کل کیا کیا حربے اختیار کیے جاتے ہیں۔ کرنل جان کا ذہن ماؤف ہو جانا۔ ان کی آنکھ میں کھٹک۔ ذہنی دباؤ اور رات کو رہائش گاہ کا چکر۔ جب کہ وہاں دو اجنبی موجود تھے۔ یہ سب کچھ مشکوک معلوم ہو رہا ہے۔ پلیز آپ فوراً یہ کام کریں" بلیک زیرو نے کہا۔

"او کے ـــــ میں ابھی پتہ کراتا ہوں" ـــــ سر صادق نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتے کلب سے باہر چلے گئے۔ اور پھر چند ہی لمحوں بعد واپس آ گئے۔

"میں نے فون کر کے تفصیلی چیکنگ کی ہدایات بھیج دی ہیں۔ ابھی رپورٹ مل جائے گی۔ اور ان کی چیکنگ لامحالہ آؤٹ گیٹ پر ہو جائے گی" ـــــ سر صادق نے واپس آ کر کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ ویسے وہ ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی الزبتھ کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ دونوں مطمئن اور نارمل تھے۔ ان کا اطمینان بتا رہا تھا کہ وہ صاف

ہیں لیکن پھر ہوا کیا۔

چند لمحوں بعد باقاعدہ شو شروع ہوا۔ ماسٹر کرافٹ نے پانچ کارنام اپنی شوٹنگ کی مہارت کے دکھائے اور بلیک زیرو ان کارناموں سے بے حد متاثر ہوا۔ ماسٹر کرافٹ واقعی نشانے بازی میں انتہائی ماہر تھا جب شو کا اختتام ہوا تو بلیک زیرو نے بھی آگے بڑھ کر ماسٹر کرافٹ سے اس کے فن کی تعریف کی۔ باقی سب تماشائی بھی بے حد متاثر نظ آ رہے تھے۔ اور کرنل جان تو ماسٹر کرافٹ کو یوں دیکھ رہا تھا جیسے شاگ استاد کو دیکھتا ہے۔

"ماسٹر ۔۔۔ آپ واقعی ماسٹر ہیں"۔۔۔ کرنل جان نے کہا۔

"ارے نہیں کرنل جان مجھے تو آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ کہ آپ جیسے باذوق افراد کے سامنے مجھے اپنی مہارت دکھانے کا موق ملا"۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد چائے کا دور چلا۔ اور سب مل کر چائے پینے لگے۔ ہر شخص کی زبان پر آج کے شو کا ہی تذکرہ تھا۔

"رپورٹ آ گئی ہے مسٹر طاہر سعید ۔۔۔ فائل موجود ہے۔ اور چیکنگ کمپیوٹر نے بھی او۔کے کی رپورٹ دی ہے۔ البتہ ایک بات اور بتائی گئی ہے۔ وہ یہ کہ رات چیف سیکورٹی آفیسر کو کرنل جان کی رہائش گاہ کے گرد دو تین بار دیکھا گیا ہے۔ شاید اجنبی افراد کی وجہ سے انہوں نے سپیشل راؤنڈ لگائے ہوں۔ ورنہ عام طور پر ایسا نہیں ہوتا"۔۔۔ سر صادق نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ چیف سیکورٹی آفیسر شاید صبح ہی چلے گئے ہیں"

یک زیرو نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ انہوں نے مجھ سے کل ہی اجازت لے لی تھی کہ ان کا بچہ ہے۔ وہ صبح ہسپتال جائیں گے"۔۔۔ سر صدق نے اطمینان ھرے انداز میں جواب دیا۔

"کون سے ہسپتال میں ۔۔۔ ویسے ان کی رہائش گاہ کہاں ہے"

یک زیرو نے پوچھا۔

"رہائش گاہ تو اس کالونی میں ہے۔ بچہ سروسز ہسپتال میں داخل ہے۔ میں نے تصدیق کر لی تھی۔ واقعی ان کا بچہ بیمار ہے اور ان کی وائف ھی دو روز سے ہسپتال میں ہیں"۔۔۔ سر صادق نے کہا۔

"اچھا اگر آپ نے تصدیق کر لی ہے تو ٹھیک ہے"

یک زیرو نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

اور پھر وہ سب کے ساتھ ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی کو آؤٹ گیٹ تک چھوڑنے آیا۔ آؤٹ گیٹ پر ان دونوں کی کمپیوٹر چیکنگ ہوئی اور جب او۔کے ہو گیا تو بلیک زیرو اور الجھن میں پڑ گیا۔ بظاہر سب کچھ نارمل تھا لیکن بلیک زیرو کی چھٹی حس خطرے کا الارم بجا رہی تھی۔

پھر وہ بھی سب سے اجازت لے کر کار آؤٹ گیٹ سے باہر لے آیا۔ کرنل جان ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی کو چیکنگ کے بعد اپنی کار میں ہوٹل چھوڑنے گیا تھا۔ کرنل جان کی چیکنگ بھی او۔کے ہوئی تھی۔

بلیک زیرو سر صادق سے اجازت لے کر شہر کی طرف چل پڑا۔ تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد اس نے کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبایا۔ ڈیش بورڈ کا ایک حصہ کھل گیا۔ اس میں ایک ناب اور

ایک ڈائل سا موجود تھا۔ بلیک زیرو نے تیزی سے ناب گھمائی تو ڈائل پر موجود سوئی حرکت میں آگئی جب سوئی ایک مخصوص ہندسے پر پہنچی تو بلیک زیرو نے ساتھ موجود سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ڈائل پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور چند لمحوں بعد بلب مستقل جلنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ عمران سپیکنگ اوور" ۔۔۔ ڈیش بورڈ سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"میں طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب ۔۔۔ میں ایچ۔ ڈی۔ ایم پے سے واپس آرہا ہوں اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ہاں کیا رپورٹ ہے اس شتو کی اوور" ۔۔۔ عمران نے پوچھا اور بلیک زیرو نے ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے تم دانش منزل پہنچو۔ میں اس چیف سیکورٹی آفیسر کا بھی پتہ کراتا ہوں اور ماسٹر کرافٹ اور ان سب کی بھی نگرانی کراتا ہوں اوور" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے مطمئن ہو کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور اس کے ساتھ کار کی رفتار تیز کر دی۔ اب وہ ذہنی طور پر مطمئن تھا۔

زیرو ون چیف سیکورٹی آفیسر کے میک اپ میں جیپ دوڑاتا ہوا شہر کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ خوشی کے مارے اس کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا تھا۔ شہر شروع ہونے سے پہلے اس نے جیپ کو سڑک سے ملحق ایک ذخیرے کی طرف موڑ دیا ۔۔۔ وہاں درختوں کے جھنڈ میں ایک سیاہ رنگ کی بڑی کار موجود تھی۔ ذخیرے میں داخل ہوتے ہی زیرو ون نے جیپ کی ہیڈ لائٹس کو تین بار جلایا بجھایا تو کار کی ہیڈ لائٹس بھی دو بار جل کر بجھ گئیں ۔۔۔ زیرو ون جیپ آگے لے گیا۔ اسی لمحے کار کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر نکل آیا۔ زیرو ون نے جیپ کار کے قریب روکی اور نیچے اتر آیا۔

"ریڈ سرکل" ۔۔۔ نوجوان نے زیرو ون کو دیکھتے ہی کہا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔

"زیرو ون" ۔۔۔ زیرو ون نے کہا۔ اور نوجوان نے سر ہلاتے

ہوئے ریوالور جیب میں ڈال لیا۔

"لباس نکالو جلدی کرو" ——— زیرو ون نے کہا۔

اور نوجوان نے کار کی پچھلی نشست سے ایک بیگ باہر نکال لیا۔ زیرو ون نے بڑی احتیاط سے سٹیل کیس نکال کر کار کی اگلی سیٹ پر رکھا اور اپنی یونیفارم اتارنے لگا۔ یونیفارم اتار کر اس نے اندر سیٹ پر پھینکی اور پھر بیگ میں سے عام لباس نکال کر پہن لیا ——— اس کے بعد اس نے بیگ میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اُسے کھولا اور اس میں موجود ایک بوتل کھول کر اس کا محلول ہاتھوں پر ڈال کر تیزی سے چہرے پر ملنا شروع کر دیا۔ سر کے بالوں، گردن، چہرہ اور ہاتھوں کی کلائیوں تک اس محلول سے دھوتے ہی اس کا اصل چہرہ نمودار ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے تولیئے سے سب حصوں کو اچھی طرح رگڑ کر صاف کر دیا۔

"وہ چیف سیکورٹی آفیسر کہاں ہے" ——— زیرو ون نے نوجوان سے پوچھا۔

"کار میں پڑا ہے سر" ——— نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اُسے یہ لباس پہنا کر جیب میں ڈال دو جلدی کرو" ——— زیرو ون نے کہا۔

اور نوجوان نے کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور پھر زیرو ون کے قدوقامت جیسے ایک بے ہوش آدمی کو باہر کھینچ کر اس نے جلدی جلدی اُسے وہ یونیفارم پہنانی شروع کر دی ——— اور پھر اُسے اٹھا کر جیب کی ڈرائیونگ سیٹ پر یوں بٹھا دیا جیسے وہ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے بے ہوش

ہو گیا ہو۔

"اس کو ختم نہ کر دوں" ——— نوجوان نے پوچھا۔

"نہیں ——— ختم کرنے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ پولیس تیزی سے حرکت میں آجائے گی۔ اسے کچھ بھی معلوم نہیں۔ اس لئے یہ کچھ بھی نہ بتا سکے گا۔ بچہ اس کا واقعی بیمار ہے۔ اس لئے بات کچھ نبھ جائے گی جب تک اصل بات سامنے آئے گی ہم یہاں سے جا چکے ہوں گے" زیرو ون نے کہا اور نوجوان نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی ذخیرے سے باہر نکلی اور مین روڈ سے ہوتی ہوئی شہر کے مضافات میں موجود ایک رہائشی کالونی کی طرف بڑھ گئی۔

رہائشی کالونی کی ایک بڑی سی کوٹھی کے گیٹ پر زیرو ون نے کار روکی اور پھر دو بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا۔ دوسرے لمحے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر آگیا۔

"جی فرمائیے" ——— اس نوجوان نے بڑے اجنبی انداز میں زیرو ون سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ریڈ سرکل" ——— زیرو ون نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری ——— یہاں کوئی ریڈ سرکل نہیں" ——— نوجوان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"زیرو ون تو ہے" ——— زیرو ون نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ——— میں پھاٹک کھولتا ہوں" ——— نوجوان نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے دوڑ کر کھڑکی میں داخل ہو

گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور زیرو وَن کار اندر لئے چلا گیا۔ پورچ میں کار روک کر وہ نیچے اترا اور تیزی سے دوڑتا ہوا عمارت کے اندر داخل ہو گیا ——— ایک کمرے میں پہنچ کر اس نے ایک کونے سے قالین ہٹایا اور ایک اینٹ پر زور سے پیر کا دباؤ ڈالا تو سامنے والی دیوار کا ایک حصہ دونوں اطراف میں سمٹ گیا۔ اب اس خلا میں سے نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں نظر آنے لگیں ——— زیرو وَن تیزی سے سیڑھیاں اترتا گیا۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ زیرو وَن نے دروازہ کی کنڈی کھولی اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک بنچ نما میز تھی اور ساتھ ہی ایک کرسی رکھی ہوئی تھی۔ بنچ کے نیچے نیلے رنگ کا ایک بڑا سا بریف کیس رکھا ہوا تھا۔ زیرو وَن نے جلدی سے بریف کیس اٹھا کر بنچ پر رکھا ——— اور اسے کھول کر اس میں رکھی ہوئی ایک بڑی سی مشین کے مختلف حصے نکال نکال کر بنچ پر رکھنے لگا۔ سب حصے بنچ پر رکھ کر اس نے خالی بریف کیس اٹھا کر نیچے رکھ دیا۔ اور اس کے بعد اس کے ہاتھ تیزی سے مشین کے مختلف پارٹس جوڑنے میں مصروف ہو گئے ——— تھوڑی ہی دیر میں ایک ڈبہ نما مشین وجود میں آ گئی۔ جس کے باہر ایک ڈائل اور چھوٹی سی سکرین موجود تھی۔ زیرو وَن نے مشین کی ایک سائیڈ کا بٹن دبایا تو مشین میں ہلکی سی گھڑگھڑاہٹ پیدا ہوئی اور ڈائل پر روشنی پھیل گئی ساتھ ہی سکرین بھی روشن ہو گئی اور اس پر جھماکے سے ہونے لگے ——— زیرو وَن نے ایک اور بٹن دبایا تو ڈائل پر موجود سرخ رنگ کی سوئی حرکت میں آ گئی۔ اور تیزی سے بائیں طرف چلتی ہوئی درمیان میں ایک سرخ نقطے پر آ کر رک گئی۔ اس کے

ساتھ ہی سکرین پر او۔ کے کے الفاظ ابھرنے اور مٹنے لگے۔ زیرو وَن نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے تیسرا بٹن دبایا تو مشین کی سائیڈ میں ایک چھوٹا سا خانہ کھل گیا ——— زیرو وَن نے کوٹ کی اندرونی جیب سے سٹیل کیس نکال کر اسے کھولا اور اس میں موجود ڈبیا اور چمٹی کو اس نے باہر نکال کر کیس کو بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔ اس نے ڈبیا کھولی وہ چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر چمٹی کی مدد سے اس نے وہ شفاف دانہ سا جس میں نیلے رنگ کی ہلکی سی لکیر نظر آ رہی تھی احتیاط سے اٹھایا ——— اور اس دانے کو خانے کے اندر بنے ہوئے ننھے سے گڑھے پر رکھ کر اسے چمٹی کی مدد سے فٹ کرنے لگا۔ دوسرے لمحے سیٹی کی آواز مشین سے نکلی تو اس نے چمٹی ہٹا کر خانے کو بند کر دیا۔ جیسے ہی خانہ بند ہوا سیٹی کی آواز تیز ہو گئی ——— اس کے ساتھ ہی ڈائل پر موجود سوئی تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ اور سکرین پر تیزی سے جھماکے ہونے لگے۔ کبھی کبھی کچھ مدھم سے الفاظ ابھرتے کبھی کسی انسان کی تصویر نظر آتی۔ سوئی آہستہ آہستہ آخری حصے تک بڑھتی گئی اور اسی طرح سیٹی کی آواز بھی تیز ہوتی گئی ——— جب سوئی آخری حصے پر پہنچی تو یکلخت سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی سوئی تیزی سے واپس اپنی بالکل پہلے والی جگہ پر پہنچ گئی اور سکرین بھی سپاٹ ہو گئی۔ زیرو وَن نے مشین کی دوسری سائیڈ پر ایک چھوٹے سے بٹن کو دبایا تو ایک خانہ کھلا اور ایک مائیکرو فلم باہر آ گئی ——— زیرو وَن نے مائیکرو فلم کو احتیاط سے اٹھا لیا۔ اور اسے ایک طرف رکھ کر اس نے خانہ بند کر دیا۔ اور پھر اٹھ کر دیوار کے اندر بنی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے

الماری کھولی اور اس کے اندر رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی پروجیکٹ نما مشین اٹھا لی۔ اس نے پروجیکٹ نما مشین کو اٹھا کر اس بنچ پر رکھا۔ اور اس کا ایک حصہ کھول کر وہ مائیکرو فلم اس کے اندر فٹ کر کے اس نے وہ حصہ بند کیا اور پروجیکٹ نما مشین سے منسلک ایک لچھے دار تار کے سرے پر لگی ہوئی پن کو پہلے والی مشین کے ساتھ فٹ کر کے اس نے پہلے والی مشین کا بٹن آن کر دیا —— اس کے بٹن آن ہوتے ہی مشین میں دوبارہ گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری۔ اور پروجیکٹ کے چلنے کی مخصوص آواز بھی سنائی دینے لگی۔ سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ دوسرے لمحے سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھرا۔ اور ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ کی تصویریں نظر آئیں —— یہ کرنل جان کی خواب گاہ کا منظر تھا۔ پھر منظر بدلتا گیا۔ سیاہ رنگ کی کار نظر آئی۔ اور اس کے بعد منظر تیزی سے بدلنے لگے۔ یہ ایک طویل سرنگ نما راستہ تھا۔ راستہ تیزی سے طے ہوتا گیا۔ پھر ایک عجیب سی ساخت کا دروازہ نظر آیا —— چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک بار پھر ایک راہداری نظر آنے لگی۔ اب راہداری میں موجود منظر آہستہ آہستہ بدلنے لگا۔ اور وہ سمجھ گیا کہ کرنل جان لیبارٹری کے اندر چل رہا ہے۔ راہداری کے اختتام پر سرخ رنگ کا دروازہ تھا —— پھر وہ دروازہ کھلا۔ اور ایک تنگ سا موڑ نظر آیا۔ اس کے بعد ایک دفتر کا منظر نظر آنے لگا۔ ایک دیوار سرکی اور اس میں ایک الماری نظر آئی۔ چند لمحوں بعد الماری کھلی اور اس میں سرخ رنگ کی ایک فائل کی جھلک نظر آئی جس پر ماسٹر برین کے لکھے ہوئے الفاظ

ف نظر آ رہے تھے فائل کھلی اور اس کے بعد عجیب سے ٹیڑھے میڑھے الفاظ سکرین پھیل گئے۔ آہستہ آہستہ یہ الفاظ بدلتے رہے — اور یرودان سمجھ گیا کہ فائل کے فوٹو کیمرہ اتار رہا ہے — ور پھر فائل بند ہو گئی۔ اس کے بعد فائل دوبارہ الماری میں رکھی جانے گی۔ اس کے بعد عجیب ساخت کی مشینیں نظر آتی رہیں۔ سفید رنگ کے یرن پہنے کئی افراد ان عجیب ساخت کی مشینوں پر کام کرتے نظر آئے۔ ور ایک بار پھر وہی راہداریاں نظر آتی رہیں پھر کار کی جھلک اور آخر میں خواب گاہ کا منظر ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ نظر آئے اور اس کے بعد ایک جھماکے سے سکرین صاف ہو گئی —— پیرودان نے طویل سانس لے کر مشین کا بٹن آف کر دیا۔ پروجیکٹ کا خانہ کھول کر اس نے وہ مائیکرو فلم باہر نکالی یہ ایک چھوٹا سا رول تھا بالکل چھوٹا سا۔ اس نے اس رول کو اپنے کوٹ کی چھوٹی جیب میں حفاظت سے رکھا۔ اور اس کے بعد اس نے پروجیکٹ کو علیحدہ کر کے نیچے بریف کیس کے ایک سائیڈ پر رکھا۔ اور مشین کے حصے کھول کر اسے بھی اس نے بریف کیس میں رکھ دیا۔ اور پھر بریف کیس کا لاک بند کر دیا —— سٹیل کیس اس نے اٹھا کر الماری کے ایک خفیہ خانے میں رکھ کر الماری بند کی اور بریف کیس اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے قدم فاتحانہ انداز میں پڑ رہے تھے۔

غیر ملکی گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو چکا تھا۔ پوری سیکرٹ سروس اور ٹائیگر شہر میں اُسے کہیں بھی تلاش نہ کر سکے تھے اور عمران سوچ رہا تھا کہ اس بار خوش قسمتی شاید اس کا ساتھ چھوڑ چکی ہے۔ نہ ہی کوئی واضح بات سامنے آ رہی تھی اور نہ ہی کوئی کلیو مل رہا تھا۔ بس اندازے ہی اندازے تھے۔

عمران صبح ہی دانش منزل پہنچ گیا تھا۔ اور اس نے خصوصی ہدایات دے کر بلیک زیرو کو ایچ۔ وی۔ ایریا بھیجا تھا۔ اس دوران سیکرٹ سروس اور ٹائیگر ایک بار پھر ناکام ہو چکے تھے ۔۔۔ رات دیر تک وہ غیر ملکی کو تلاش کرتے رہے تھے۔ پھر عمران نے یہ کام صبح تک ملتوی کر دیا تھا۔

اب عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ وہ غیر ملکی کون تھا۔ اور کہاں چلا گیا۔ کیا وہ ملک سے باہر جا چکا ہے

ر جا چکا ہے تو کیا وہ کوئی جرم کر کے گیا ہے یا وہ قطعاً غیر متعلق آدمی تھا۔ دراصل بات تو یہ تھی کہ کوئی جرم ہوا بھی ہے یا نہیں۔ کوئی بات بھی واضح تھی۔ اور پھر بلیک زیرو کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال آئی۔ اور جب اس پیڈنٹ میں بھی چیف سیکورٹی آفیسر کے بچے کی بیماری اور اس کے غائب ہونے کی بات سامنے آئی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے ٹائیگر کی ایمرجنسی سیٹ کی تو چند لمحوں بعد ہی کال مل گئی۔

"یس ٹائیگر اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"میں عمران بول رہا ہوں ٹائیگر۔ تم اس وقت کہاں ہو اوور"

عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں کنگ روڈ پر موجود ہوں جناب اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو فوراً سروسنز ہسپتال پہنچو۔ وہاں چیف سیکورٹی آفیسر کیپٹن رابرٹ کا بچہ وارڈ نمبر بارہ میں داخل ہے۔ اس کی بیوی بھی ساتھ ہے۔ روم نمبر دو میں ۔۔۔ تم وہاں جا کر پتہ کرو کہ چیف سیکورٹی آفیسر بچے کا پتہ کرنے کس وقت پہنچا ہے اور اب وہ کہاں ہے اوور"

عمران نے اُسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور

عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

کل ایچ۔ وی۔ ایریا سے واپس آنے کے بعد اس نے سروسنز ہسپتال فون کر کے بچے کے داخلے کا پتہ کیا تھا۔ تو اُسے بتایا گیا کہ واقعی چیف سیکورٹی آفیسر کیپٹن رابرٹ کا بچہ شدید بیمار ہے اور وارڈ نمبر بارہ کے روم نمبر دو میں داخل ہے ۔۔۔ جس پر وہ مطمئن ہو گیا تھا۔ لیکن اب

بلیک زیرو کی رپورٹ کے بعد اُسے شک پڑ گیا تھا کہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے کیونکہ بلیک زیرو نے بتایا تھا کہ رات کو خلاف معمول طور پر چیف سیکورٹی آفیسر کو کرنل جان کی رہائش گاہ کے گرد دو تین بار دیکھا گیا تھا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے کال کا کاشن آیا۔ عمران نے چونکہ اس پر فریکونسی چیک کی یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جو کال کرنے والے کی فریکونسی بھی ظاہر کرتا تھا۔ اس طرح معلوم ہو جاتا تھا کہ کون شخص بات کر رہا ہے ۔۔۔ کیونکہ ہر ایک کی فریکونسی مخصوص تھی۔ فریکونسی چیک کرتے ہی عمران سمجھ گیا کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہے۔ اس لئے اس نے بٹن آن کر کے کہا۔

"یس عمران سپیکنگ اوور" ۔۔۔ عمران اپنے اصل لہجے میں بولا ورنہ ظاہر ہے اُسے دوسرے کے لئے ایکسٹو بننا پڑتا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب ۔۔۔ چیف سیکورٹی آفیسر کل شام سے اب تک ہسپتال نہیں آئے۔ کل شام چار بجے وہ ہسپتال آئے تھے اور آدھا گھنٹہ بیٹھ کر چلے گئے تھے اس کے بعد نہیں آئے۔ اور نہ ہی ان کا کوئی فون آیا ہے اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے چیف سیکورٹی آفیسر کے میک اپ میں مجرم کوئی کام دکھا گئے ہیں۔ تم فوراً شہر کا راؤنڈ کرو اور چیف سیکورٹی آفیسر کو تلاش کرو۔ اس کا حلیہ وغیرہ اس کی بیوی سے پوچھ لو اوور" عمران نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"سر ۔۔۔ میں نے ایک ڈاکٹر سے حلیہ پوچھا ہے۔ سر ایک عجیب بات سامنے آئی ہے۔ چیف سیکورٹی آفیسر قد و قامت اور چہرے مہرے

ے اس غیر ملکی سے تقریباً ملتا جلتا ہے اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ویری بیڈ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے ہاتھ ہو گیا۔ فوراً جاؤ اور ُسے تلاش کرو جلدی اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے صفدر کی فریکونسی سیٹ کی اور کال ملانے لگا۔

"یس ۔۔۔ صفدر اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد صفدر ون پر آگیا۔

"ایکسٹو اوور" ۔۔۔ عمران نے اس بار ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور" ۔۔۔ صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر ۔۔۔ اپنے تمام ساتھیوں کو کال کرو اور انہیں بتا دو کہ وہ غیر ملکی ایئر فورس کے چیف سیکورٹی آفیسر کی مخصوص یونیفارم میں بھی ہو سکتا ہے۔ اور شاید وہ سیکورٹی کی جیپ میں ہو۔ اُسے تلاش کیا جائے ور ایئر پورٹ پر بھی فوری چیکنگ کی جائے ۔۔۔ اور جیسے ہی وہ نظر آئے ُس کی نگرانی کی جائے اگر وہ ایئر پورٹ پر ہو اور نکلنے لگے تو اُسے ہر صورت میں اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دیا جائے اوور" عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ ُسی لمحے گیٹ بیل کی مخصوص آواز کمرے میں گونجی۔ عمران نے بٹن دبایا دیوار پر موجود سکرین پر بلیک زیرو نظر آیا۔ عمران نے گیٹ کھول دیا ور تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا۔

"وہ چیف سیکورٹی آفیسر ہسپتال وغیرہ میں کل شام سے گیا ہی

نہیں۔ میں نے اس کی تلاش کے آرڈر صفدر کو دے دیئے ہیں"۔ عمران نے بلیک زیرو کو بتایا۔

"اوہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے واقعی کوئی گڑبڑ ہو چکی ہے"۔ بلیک زیرو نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب بات واضح ہو چکی ہے۔ لیبارٹری سے کوئی راز اڑا لیا گیا ہے۔ کرنل جان کو کسی نہ کسی طرح آلہ کار بنایا گیا ہے۔ بہرحال اب غیر ملکی کے ملنے کا مسئلہ ہے تب ہی وضاحت ہو گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ کو کیوں نہ ٹٹولا جائے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر وہ براہ راست ملوث ہوتے تو اس طرح اطمینان سے ماسٹر کرافٹ شو نہ کر سکتا۔ نشانہ بازی میں مہارت کا مظاہرہ پرسکون اعصاب سے ہی ممکن ہے۔ وہ گیم کا حصہ تو ہیں لیکن اب ان کے پاس کچھ نہیں ہے میرا آئیڈیا ہے کہ ماسٹر کرافٹ کے ذریعے کرنل جان کی رہائشی کالونی تک پہنچا گیا ہے۔۔۔ اور وہ غیر ملکی چیف سیکورٹی آفیسر کے میک اپ میں وہاں پہنچا ہے اور پھر کرنل جان سے کسی ذریعے سے وہ راز نکلوایا گیا ہے۔ اور وہ غیر ملکی اسے لے کر نکل گیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ کہتا۔ ٹرانسمیٹر کی کال سنائی دی۔ عمران نے چونک کر دیکھا تو کال چوہان کی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ایکسٹو سپیکنگ اوور"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ چوہان بول رہا ہوں۔ شاہراہ جوہر سے ملحقہ ذخیرے میں ائیر فورس کی مخصوص سیکورٹی جیپ میں نے چیک کی ہے۔ ایک سیکورٹی آفیسر ڈرائیونگ سیٹ پر موجود ہے لیکن وہ بے ہوش ہے۔ اور اس کی نبض بتا رہی ہے کہ وہ طویل عرصے سے بے ہوش ہے۔ ساتھ ہی ایک کار کے ٹائروں اور دو افراد کے قدموں کے ہلکے سے نشانات بھی موجود ہیں اوور"۔۔۔ چوہان نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ تم وہیں ٹھہرو۔ میں عمران کو بھیج رہا ہوں اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب کڑیاں مل رہی ہیں۔ اگر اس غیر ملکی کے متعلق کوئی اطلاع ملے تو مجھے ٹرانسمیٹر کال کر کے اطلاع دے دینا۔ میں اس سیکورٹی آفیسر کو چیک کر لوں"۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل آیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی سپورٹس کار تیز رفتاری سے شاہراہ جوہر سے ملحقہ ذخیرے کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ دس منٹ سے بھی کم عرصے میں وہ ذخیرے میں پہنچ گیا۔ وہاں سیکورٹی کی جیپ موجود تھی۔ اور چوہان بھی کھڑا تھا۔

"تم نے یہاں اندر چیکنگ کیسے کی"۔۔۔ عمران نے چوہان سے پوچھا۔

"میں شاہراہ سے گزر رہا تھا عمران صاحب کہ اچانک مجھے آئینے کی چمک سی ذخیرے سے آتی محسوس ہوئی۔ میں نے کار موڑ دی۔ اور پھر یہ جیپ سامنے آ گئی۔ اس کے سائیڈ مرر پر سورج کی شعاعوں

نے اینگل بنالیا تھا۔ ورنہ شاید اس کا پتہ نہ چلتا "۔۔۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویری گڈ ۔۔۔۔ اب تو تم بھی بالغ ہونے لگ گئے ہو "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ڈرائیونگ سیٹ پر بے ہوش پڑے ہوئے چیف سیکورٹی آفیسر کی نبض چیک کرنے لگا۔ چوہان کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اسے کس روز سے بے ہوش کیا گیا ہے "۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جھک کر کار کے ٹائروں کے نشانات چیک کرنے شروع کر دیئے۔

"میں نے چیک کیا ہے عمران صاحب ۔۔۔۔ نشانات پختہ سڑک تک گئے ہیں "۔۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ سڑک پر پہنچ کر وہ رک گیا۔

"اوہ ۔۔۔۔ یہ کار دائیں طرف مڑ کر سڑک پر چڑھی ہے۔ مگر ادھر تو ایک ہی رہائشی کالونی ہے گلزار پورہ۔ اس کے علاوہ تو کوئی آبادی نہیں ہے "۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی عمران صاحب ۔۔۔۔ اس بات کو تو میں نے سوچا ہی نہ تھا" چوہان نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو میں نے کہا تھا کہ اب بالغ ہونے شروع ہوئے ہو۔ جب ہم جیسے بوڑھے ہو گے تبھی یہ باتیں سوچو گے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس جیپ کی طرف مڑ گیا۔ چوہان اس کے ساتھ ساتھ تھا۔

عمران نے کار کے قریب پہنچ کر ٹرانسمیٹر جیب سے نکالا اور جولیا کی فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں رابطہ قائم ہو گیا۔

"جولیا سپیکنگ اوور "۔۔۔۔ جولیا کی آواز سنائی دی۔

"جولیا ۔۔۔۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ چیف سیکورٹی آفیسر کی جیپ چوہان نے ڈھونڈ نکالی ہے۔ یہ بتاؤ کسی نے گلزار پورہ کالونی کی طرف بھی راؤنڈ کیا تھا اوور "۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گلزار پورہ کالونی ۔۔۔۔ وہی جو شمالی مضافات میں ہے اوور" جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں وہی اوور "۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں تو ادھر نہیں گئی۔ البتہ میں معلوم کرتی ہوں شاید کوئی ممبر ادھر گیا ہو۔ میں تو اس وقت ایئرپورٹ پر موجود ہوں۔ نعمانی میرے ساتھ ہے اوور "۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اچھا جلدی پتہ کر کے مجھے ٹرانسمیٹر کال کرو اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

ٹرانسمیٹر بند کر کے عمران نے ارد گرد کا تفصیلی جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اور پھر ذرا ہٹ کر ایک درخت کے پیچھے اسے ایک چھوٹا سا کارڈ پڑا ہوا نظر آ گیا ۔۔۔۔ عمران نے وہ کارڈ اٹھا لیا۔ اور کارڈ دیکھتے ہی وہ اچھل پڑا۔ کارڈ پر سرخ دائرہ تھا۔ جس کے اوپر پنسل سے بارہ کا ہندسہ لکھا ہوا تھا۔ ساتھ جی۔ او۔ سی کے الفاظ تھے۔ نیچے زیرو ون کے ہندسے تھے۔ عمران چند لمحے کارڈ کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر واپس مڑ آیا۔

"کیا مل گیا" ـــــ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ریڈ سرکل کا مخصوص نشان ہے۔ خاصی طاقتور تنظیم ہے اور زیادہ تر سائنسی راز چرانے کا دھندہ کرتی ہے۔ میں اس پر لکھے ہوئے ہندسوں پر غور کر رہا ہوں۔ میرے خیال میں یہاں کوئی آدمی رہا ہے۔ اس کی جیب سے کارڈ گرا ہے۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کا اشارہ ملا تو عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"تنویر سپیکنگ اوور" ـــــ تنویر کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"میں عمران ہوں تنویر۔ تم گلزار پور کالونی گئے تھے اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں میں نے وہاں کا راؤنڈ لگایا تھا کافی دیر پہلے اوور" تنویر نے جواب دیا۔

"وہاں تم نے کوئی ایسی کار دیکھی ہو جس کے ٹائر فلیٹ ہوں۔ عام طور پر ایسے ٹائر کرایہ کی کاروں کے ہوتے ہیں اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"کرایے کی کار ـــــ ہاں عمران صاحب مجھے یاد آ گیا میں وہاں سے واپس آ رہا تھا تو میں نے ایک سرخ رنگ کی بڑی سی کوٹھی کے پھاٹک پر سیاہ رنگ کی بڑی کار کھڑی دیکھی تھی۔ ایک نوجوان کار کے ڈرائیور سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ کار کرایے کی تھی۔ اس کے شیشے پر کرایہ کا مخصوص نشان موجود تھا اوور" ـــــ تنویر نے جواب دیا۔

"تم اب کہاں ہو اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

دی ایک مخصوص سٹیشن پہ پہنچی تو اس نے

"میں ایمرٹن ریونیو پر ہوں۔ مس جولیا کے اس کے پیچھے موجود ایک پیج بتایا تھا کہ میں گلزار پور کالونی کا راؤنڈ لگا چکا ہوں اب آرام کر دیا۔ اور سوئی کو بیلے کے لئے کہا اوور" ـــــ تنویر نے جواب دیا۔

"تم فوراً گلزار پور کالونی کے پہلے چوک پر پہنچو۔ میں وہیں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

"چوہان ـــــ تم کسی پبلک بوتھ سے جا کر پولیس کو فون کر کے اس جیپ اور سیکورٹی آفیسر کے متعلق اطلاع دے دو۔ وہ خود ہی اسے ہسپتال پہنچا کر ہوش میں لے آئیں گے اور فون کر کے تم بھی گلزار پور کالونی آ جانا۔ ہو سکتا ہے وہاں ضرورت پڑ جائے" ـــــ عمران نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ چوہان سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جو ایک سائیڈ پر کھڑی تھی۔ جب کہ عمران نے اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ اُسے اندازہ تھا کہ کارڈ پر بارہ کا ہندسہ بارہ نمبر کوٹھی کی نشاندہی کرتا ہے اور جی۔ سی کا مطلب گلزار کالونی ہے۔ غیر ملکیوں کو شاید پور کی سمجھ نہیں آئی۔ اس لئے انہوں نے اسے گلزار کالونی بنا دیا۔ بہرحال تنویر کی نشاندہی کے بعد ہی صورت حال کا صحیح اندازہ ہو سکے گا۔ چنانچہ چند لمحوں بعد اس کی کار سڑک پر پہنچ کر گلزار پور کی طرف مڑ گئی۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھتی گئی۔

"کرانٹ تم جا کر منیجر سے آئندہ معاہدے کی منسوخی کی بات کرو۔ بہانہ یہی بنانا کہ پرنس کے چیلنج کے بعد اب شو دکھانا حماقت ہی ہوگا۔ میں اس دوران زیرو ون سے رابطہ قائم کر دوں۔ اس نے اب تک مائیکرو فلم تیار کر لی ہوگی ـــــ اس سے فائنل رپورٹ لے لوں تاکہ پھر واپسی کا پروگرام بنایا جا سکے" ـــــ الزبتھ نے ہوٹل واپس پہنچتے ہی کرانٹ سے کہا اور کرانٹ سر ہلاتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ الزبتھ نے اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند کیا اور پھر وہ الماری کی طرف بڑھی۔ اس کی نچلی دراز میں اس کا بیگ پڑا ہوا تھا ـــ اس نے بیگ کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر ریڈیو نکالا اور سیدھی ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے شاور کھول دیا۔ اور ایک کونے میں کھڑے ہو کر اس نے ریڈیو کا بٹن آن کیا۔ اور پھر اس کی ناب گھما کر سوئی گھمانے لگی مختلف سٹیشنوں کی

وازیں ابھرتی مٹتی رہیں۔ جب سوئی ایک مخصوص سٹیشن پر پہنچی تو اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اُسے الٹا کر کے اس کے پیچھے موجود ایک پیچ کو تین بار مخصوص انداز میں دبایا اور ٹرانسمیٹر دوبارہ آن کر دیا۔ اور سوئی کو آگے بڑھا کر ایک اور سٹیشن پر لے گئی۔ جیسے ہی سوئی اس مخصوص سٹیشن پر پہنچی ریڈیو سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز ابھرنے لگی۔

"ہیلو ہیلو ـــــ میڈم ایل۔ سی کالنگ زیرو ون اوور"

الزبتھ نے بار بار فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ـــ آر۔ سی۔ زیرو ٹو اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"زیرو ٹو ـــ زیرو ون کہاں ہے اوور" ـــــ الزبتھ نے چونک کر پوچھا۔

"میڈم ـــ وہ صبح آئے تھے۔ اندر تہہ خانے میں چلے گئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ وہاں رہے۔ اس کے بعد ایم سی بیگ اٹھائے باہر آئے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ وہ ایک ضروری کام جا رہے ہیں۔ میڈم کی کال آئے تو انہیں بتا دینا کہ مشن پوری طرح صاف نہیں ہوا۔ اور وہ اس سلسلے میں جا رہے ہیں جب مشن صاف ہو جائے گا تو واپس آجائیں گے۔ اس کے بعد وہ کار میں بیٹھ کر چلے گئے ہیں پھر واپس نہیں آئے اوور" زیرو ٹو نے جواب دیا۔ لہجہ مودبانہ ہی تھا۔

"لیکن کہاں گیا ہے اوور" ـــــ الزبتھ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"میڈم ـــ جو کچھ انہوں نے بتایا تھا وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے

اوور" —— زیرو ٹو نے جواب دیا۔

"اچھا وہ جیسے ہی آئے اُسے کہنا کہ مجھے کال کرے میں اس کے کال کا انتظار کروں گی اوور" —— الزبتھ نے جواب دیا۔

"یس میڈم اوور" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور الزبتھ نے اوور آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ وہ چند لمحے کھڑی سوچتی رہی۔ اس کے ذہن میں کئی خیالات آ رہے تھے۔ زیرو ون پہلی بار ان کے ساتھ مشن میں شامل ہوا تھا۔ اس کا انتظام باس نے خود کیا تھا۔ لیکن زیرو ون اس طرح کہاں چلا گیا۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ چند لمحے کھڑی سوچتی رہی —— پھر اس نے دوبارہ سوئی گھمانی شروع کی اور ایک مخصوص سٹیشن پر لا کر اس نے ریڈیو کا ایریل پوری طرح کھینچ کر اونچا کر دیا۔ گو یہ بات خطرے سے خالی نہ تھی کہ اس گنجان آباد جگہ سے اتنے طویل فاصلے کی کال کی جائے۔ لیکن اب مجبوری تھی زیرو ون کا رویہ اس کی سمجھ سے باہر ہو گیا تھا —— اس لئے وہ فوری اس کی رپورٹ باس کو دینا چاہتی تھی۔ چند لمحوں تک ٹرانسمیٹر سے مخصوص آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پھر ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس —— ریڈ سرکل اٹنڈنگ اوور" —— بولنے والے کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"الزبتھ بول رہی ہوں باس اوور" —— الزبتھ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ یس —— کیا رپورٹ ہے اوور" —— ریڈ سرکل باس نے چونکتے ہوئے پوچھا اور الزبتھ نے شروع سے لے کر آخر تک تمام تفصیل

بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے اتنا پیچیدہ مشن انتہائی آسانی سے پورا ہو گیا ہماری منصوبہ بندی بے حد کامیاب رہی اوور" —— باس کی مسرت سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"یس باس —— سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔ لیکن ابھی میں نے زیرو ون کو کال کیا تا کہ مائیکرو فلم کے متعلق رپورٹ لے سکوں۔ لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ زیرو ون تہہ خانے میں ایک گھنٹہ رہا۔ پھر ایم سی بیگ سمیت چلا گیا اور یہ کہہ گیا کہ مشن پوری طرح صاف نہیں ہوا۔ اور وہ اسی سلسلے میں جا رہا ہے —— جب مشن صاف ہو جائے گا تو واپس آ جائے گا اوور" —— الزبتھ نے آخری رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ وہ کہاں گیا ہے اوور" —— باس کا لہجہ بری طرح چونکا ہوا تھا۔

"یہی بات تو حیرت انگیز ہے باس —— اُسے گئے ہوئے دو گھنٹے ہو گئے ہیں اور پھر وہ جا کہاں سکتا ہے۔ اگر مشن صاف نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مائیکرو فلم پوری طرح صاف نہیں آئی تو اُسے مجھ سے بات کرنی چاہئے تھی اوور" —— الزبتھ نے کہا۔

"اوہ الزبتھ —— اس کا مطلب ہے ہمیں چوٹ ہو گئی۔ زیرو ون کو میں نے بھاری ادائیگی پر تھری ڈائمنڈ سے حاصل کیا تھا۔ کیونکہ اس کے بغیر ہماری منصوبہ بندی کامیاب نہ ہو سکتی تھی۔ اُسے تو مائیکرو فلم تمہارے حوالے کرنی چاہئے تھی —— طے تو یہی ہوا تھا۔ اُسے تلاش کرو ایسا نہ ہو کہ اس کی نیت خراب ہو گئی ہو اور وہ کسی اور پارٹی سے

فلم کا سودا کرے اوور" ——— ریڈ سرکل باس نے کہا۔

"اوہ باس ——— وہ ہمارے گروپ سے متعلق نہ تھا۔ اور آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ اوہ یہ تو بہت زیادتی ہوئی میں تو یہی سمجھی تھی کہ وہ ہمارے گروپ کا آدمی ہے اوور" ——— الزبتھ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— ہمارے گروپ کا نہیں تھا۔ ہم نے اس قسم کی منصوبہ بندی تو پہلی بار کی ہے۔ تم پوری ٹیم کو اس کی تلاش پہ لگا دو۔ وہ فوری وہاں سے نہ نکل سکے گا۔ کہیں نہ کہیں چھپ گیا ہو گا اوور" چیف باس نے کہا۔

"بہتر باس اوور اینڈ آل" ——— الزبتھ نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پہ شدید جھنجلاہٹ کے آثار موجود تھے۔ اس نے جلدی سے وہ پہلے والا اسٹیشن لگایا اور بٹن دبا دیا۔

"یس۔ آر۔ سی۔ زیرو ٹو اٹنڈنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد زیرو ٹو کی آواز ابھری۔

"زیرو ون ابھی تک نہیں آیا زیرو ٹو اوور" ——— الزبتھ نے پوچھا۔

"نو میڈم اوور" ——— زیرو ٹو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"وہ کس کار میں گیا ہے اوور" ——— الزبتھ نے پوچھا۔

"وہ کار فضل سنز ڈیلرز سے کرایہ پہ لی گئی تھی۔ سیاہ پلے موتھ ہے۔ نمبر ایم۔ جے۔ سکس تھری سکس ون ہے۔ کیوں میڈم اوور" زیرو ٹو نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"زیرو ٹو ——— میں نے ابھی ابھی چیف باس سے بات کی ہے۔

زیرو ون ہمارے گروپ کا آدمی نہیں ہے۔ میرا اور چیف باس کا خیال ہے کہ عین آخری لمحات میں اس کی نیت خراب نہ ہو گئی ہو۔ تم ایسا کرو کہ فوراً شہر میں پھیل جاؤ اور اس کار اور زیرو ون کو تلاش کرو۔ جہاں بھی نظر آئے اسے قابو کر لو ——— اس کے پاس مائیکرو فلم رول ہو گا۔ اسے ہر صورت میں اس سے حاصل کر لینا اور مجھے رپورٹ دو اوور" ——— الزبتھ نے کہا۔

"اوہ میڈم ——— اگر آپ پہلے کہہ دیتیں تو ہم اسے نکلنے ہی نہ دیتے۔ بہرحال میں ابھی اسے تلاش کرتا ہوں اوور" ——— زیرو ٹو کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جلدی کرو۔ ہر قیمت پہ اسے تلاش کرو ہر قیمت پہ اوور اینڈ آل" الزبتھ نے کہا۔ اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا جیسے وہ ذہنی طور پہ بازی ہار چکی ہو۔

زیرو دَن کار چلاتا ہوا آہستہ آہستہ گنگنا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ کار گلزار پور کالونی سے نکل کر شہر کی طرف جانے کی بجائے دارالحکومت کے دور دراز مضافاتی قصبے کی طرف بڑھی جا رہی تھی —— آگان نام کا یہ قصبہ دارالحکومت سے تقریباً ساٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ یہاں ایک بڑی ٹیکسٹائل مل تھی۔ جس کی وجہ سے اس قصبے میں خاصی آبادی ہو گئی تھی۔ زیرو دَن نے ابھی آدھا فاصلہ طے کیا تھا کہ اس کی نظریں پیٹرول پمپ پر پڑیں اور کچھ سوچتے ہوئے اس نے گاڑی پیٹرول پمپ کی طرف موڑ دی۔

"یہاں پبلک فون کی سہولت ہے" —— زیرو دَن نے پیٹرول بوائے سے پوچھا۔

"یس سر —— اندر برآمدے میں پبلک بوتھ موجود ہے"
پیٹرول بوائے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم ٹینک فل کر دو میں ایک فون کر لوں" —— زیرو دَن نے کہا۔ اور پیٹرول ٹینک کی چابی لڑکے کے حوالے کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر بوتھ میں ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"موگرا ہوٹل" —— چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر چوبیس میں ایک صاحب فرینک رہائش پذیر ہیں میں نے ان سے بات کرنی ہے" —— زیرو دَن نے کہا۔

"کون صاحب بول رہے ہیں" —— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"سناترا اینڈ کمپنی سے بول رہا ہوں موبی فنشر" —— زیرو دَن نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"یہ لیجئے چابی سر۔ ٹینک فل کر دیا ہے۔
پیٹرول بوائے نے آ کر چابی زیرو دَن کو دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے بل بناؤ" —— زیرو دَن نے کہا اور چابی لے لی۔

"ہیلو —— میں فرینک بول رہا ہوں" —— چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز لائن پر سنائی دی۔

"موبی بول رہا ہوں۔ سودا مکمل ہو گیا ہے۔ معاہدے کے کاغذات میری جیب میں ہیں" —— زیرو دَن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا

"کانفرنس کے دوسرے شرکا کہاں ہیں" —— دوسری طرف سے چہکتے ہوئے پوچھا گیا۔

"ابھی انہیں کچھ معلوم نہیں۔ میں راستے میں پیٹرول پمپ سے بات

کر رہا ہوں" ـــــ زیرو وَن نے کہا۔

"کوئی مخالف پارٹی تو نہیں دیکھ رہی" ـــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"مطلع بالکل صاف ہے" ـــــ زیرو وَن نے کہا۔

"ٹھیک ہے آجاؤ۔ ہوٹل میں رکنے کی بجائے سیدھے آگے بڑھ جا ذخیرے والے کیبن میں ملاقات ہوگی میں وہاں پہنچ جاؤں گا" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور زیرو وَن نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ واپس مڑا۔ اس نے پیٹرول بوائے سے بل لے کر نہ صرف بل ادا کیا بلکہ ٹپ کے طور پر بھی ایک موٹی رقم دے دی پیٹرول بوائے کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں اور اس نے بڑے ادب سے سلام کیا۔

زیرو وَن مسکراتا ہوا واپس مڑا۔ اور دوسرے لمحے اس کی کار آگے بڑھ گئی۔ موگرا ہوٹل مین روڈ پر ہی تھا لیکن زیرو وَن اسے نظر انداز کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ سڑک آگے جا کر ذرا سا بل کھا رہی تھی وہیں سے ایک چھوٹی سڑک دائیں طرف کو جاتی دکھائی دے رہی تھی ـــــ زیرو وَن نے کار اس سڑک پر موڑ دی۔ تھوڑے فاصلے کے بعد وہ درختوں کے ایک ذخیرے میں پہنچ گیا۔ اس جھنڈ کے درمیان میں ایک چھوٹا سا کیبن بنا ہوا تھا۔ جیسے ہی زیرو وَن نے کار روکی جھنڈ میں سے ایک لحیم شحیم آدمی باہر آگیا۔ اس نے سادہ سا سوٹ پہنا ہوا تھا۔

"ویل کم موبی" ـــــ لحیم شحیم آدمی نے مسکرا کر زیرو وَن سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ـــــ رقم تیار ہے" ـــــ موبی نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"بالکل تیار ہے آؤ" ـــــ لحیم شحیم آدمی نے کہا۔

"میں بیگ نکال لوں" ـــــ زیرو وَن نے کہا۔ اور کار کی پچھلی سیٹ پر پڑا ہوا بیگ اٹھایا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس کیبن میں داخل ہو گئے۔

"یہ دیکھو رقم" ـــــ لحیم شحیم آدمی نے ایک طرف رکھا ہوا بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر زیرو وَن کے سامنے رکھ دیا۔ بیگ ایکریمین کرنسی سے بھرا ہوا تھا۔ زیرو وَن نے مختلف نوٹ اٹھا کر انہیں چیک کیا۔

"اچھی طرح چیک کر لو۔ سودے میں دیکھ بھال اچھی ہوتی ہے" لحیم شحیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہیں" ـــــ زیرو وَن نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور لحیم شحیم نے بیگ بند کر دیا۔

"یہ لو مائیکرو فلم" ـــــ زیرو وَن نے کوٹ کی چھوٹی جیب سے فلم کا رول نکال کر لحیم شحیم کی طرف بڑھایا۔

"تم نے نوٹ چیک کئے ہیں تو مجھے رول چیک کراؤ" لحیم شحیم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسی لئے میں بیگ ساتھ لایا تھا" ـــــ زیرو وَن نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور وہ اپنا بیگ اٹھانے کے لئے مڑا مگر ابھی اس نے مڑ کر ایک ہی قدم اٹھایا تھا کہ اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا۔ نیچے گرتے ہی وہ پلٹا ـــــ لیکن دوسرے لمحے دوسری گولی اس کے سینے میں لگی اور وہ بری طرح تڑپنے لگا۔

اس کی آنکھوں میں موت کے ساتھ ساتھ حیرت کی پرچھائیاں بھی تھیں۔

"تم جرائم کی دنیا میں نئے ہو موبی۔ اس لئے تم نے رقم کے بدلے اس پارٹی سے غداری کی۔ اور اب تمہیں زندہ چھوڑ دینا جرائم کے اصولوں سے غداری ہوتی اس لئے تمہاری یہی کم سے کم سزا تھی"۔۔۔ لحیم شحیم آدمی نے سفاک لہجے میں کہا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا پستول تھا۔

"کاش میں آتے ہی تمہیں گولی مار دیتا"۔۔۔ موبی نے تڑپتے ہوئے رک رک کر کہا۔

"ہاں۔۔۔ تمہیں یہی کام کرنا چاہئے تھا۔ اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو رول لے کر نہ آتا۔ اور پھر رقم کا بیگ دیکھتے ہی گولی مار دیتا۔ مجھے تم سے یہی امید تھی۔ اور میں اس کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ لیکن تم نے تو بالکل ہی اناڑی پن کا ثبوت دیا"۔۔۔ لحیم شحیم آدمی نے سفاکانہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور موبی ہچکی لے کر ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں چڑھ گئیں۔

"احمق آدمی"۔۔۔ لحیم شحیم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا رول اپنی جیب میں منتقل کیا۔ اور رقم والا اور نیم دون کا دونوں بیگ اٹھا کر وہ کیبن سے باہر نکل گیا۔

عمران نے گلزار پور کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ کر کار روکی تو تنویر ایک طرف سے بڑھتا ہوا نزدیک آیا اور دروازہ کھول کر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"وہ سامنے سرخ رنگ کی کوٹھی ہے۔ وہاں وہ کار موجود تھی"

تنویر نے ہاتھ اٹھا کر ذرا فاصلے پر ایک خاصی بڑی کوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ اس کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ کیونکہ کوٹھی کا نمبر واقعی بارہ ہی تھا۔۔۔ عمران نے کار ذرا سی آگے بڑھا کر ایک طرف کر کے روک دی۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر جنرل فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اس کے بعد ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ وہ سیکرٹ سروس کے سب ممبرز کو یہاں

بلا کر کوٹھی پر فل ریڈ کرنا چاہتا تھا۔

جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا نسوانی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔ اور عمران بُری طرح اچھل پڑا۔ تنویر بھی یہ آواز سن کر چونکا۔ تنویر کے لئے آواز نامانوس تھی ـــــ لیکن عمران یہ آواز اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ الزبتھ کی آواز تھی۔

"زیرو وَن ابھی تک نہیں آیا نمبر ٹو اوور" ـــــ الزبتھ کی آواز میں تحکمانہ پن کے ساتھ ساتھ ہلکی سی جھنجلاہٹ تھی۔

"نو میڈم اوور" ـــــ ایک مردانہ آواز نے جواب دیا۔ اس آواز کی گونج بتا رہی تھی کہ وہ کار سے نزدیک ہی کسی فاصلے سے بول رہا ہے جب کہ الزبتھ کی آواز سے دوری نمایاں تھی۔

"وہ کس کار میں گیا ہے اوور" ـــــ الزبتھ نے پوچھا۔

"وہ کار نفیس سنز ڈیلرز سے کرایہ پر لی گئی تھی۔ سیاہ پلے موتھ ہے۔ نمبر ایم سے۔ سکس تھری سکس ون ہے۔ کیوں میڈم اوور" مردانہ آواز نے کہا۔

"زیرو ٹو ـــــ میں نے ابھی ابھی چیف باس سے بات کی ہے۔ زیرو وَن ہمارے گروپ کا آدمی نہیں ہے۔ میرا اور چیف باس کا خیال ہے کہ عین آخری لمحات میں اس کی نیت خراب نہ ہو گئی ہو۔ تم ایسا کرو کہ فوراً شہر میں پھیل جاؤ اور اس کار اور زیرو وَن کو تلاش کرو۔ جہاں بھی نظر آئے اُسے قابو کر لو ـــــ اس کے پاس ایک مائیکرو فلم رول ہوگا اُسے ہر صورت میں اس سے حاصل کر لینا اور مجھے رپورٹ دو اوور" ـــــ الزبتھ نے کہا۔

"اوہ میڈم ـــــ اگر آپ پہلے کہہ دیتیں تو ہم اُسے نکلنے ہی نہ دیتے۔ بہرحال میں ابھی اُسے تلاش کرتا ہوں اوور" ـــــ مردانہ آواز سنائی دی وہ خاصا بوکھلایا ہوا لگ رہا تھا۔

"جلدی کرو ـــــ ہر قیمت پر اُسے تلاش کرو ہر قیمت پر اوور اینڈ آل" الزبتھ نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔ عمران نے بھی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا وہ کار پلے موتھ تھی" ـــــ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں بالکل ـــــ اور اب مجھے یاد آ گیا کہ نفیس سنز کا سٹکر بھی اس کی نمبر پلیٹ پر موجود تھا" ـــــ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب یہاں اس کوٹھی پر ریڈ فضول ہے۔ میرا خیال ہے ڈبل گیم کھیلی جا رہی ہے۔ اور یہ زیرو وَن یقیناً وہی غیر ملکی ہوگا۔ تم ایسا کرو کہ اب اس کار کو تلاش کرو۔ جولیا کو بھی کہہ دینا کہ سب ممبرز کو اس کی تلاش پر لگا دے۔ میں اس الزبتھ سے دو دو باتیں کر لوں" ـــــ عمران نے کہا۔

"الزبتھ کون" ـــــ تنویر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہی جو بول رہی تھی۔ یہ ماسٹر کرافٹ کی بیوی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ تو یہ چکر ہے ـــــ ٹھیک ہے" ـــــ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔ عمران نے کار موڑی اور پھر وہ تیزی سے کالونی کی مین روڈ سے ہوتا ہوا شہر کی طرف بڑھتا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل شیورا کی پارکنگ میں کار روک چکا تھا۔ کار

کو لاک کر کے وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا مین ہال میں داخل ہو گیا۔ کاؤنٹر پر موجود نوجوان اُسے دیکھ کر چونک پڑا۔ یہ آرڈن تھا۔ خاصا پرانا آدمی تھا اور نہ صرف عمران سے واقف تھا بلکہ عمران سے خاصا بے تکلف بھی تھا۔

"ہیلو آرڈن — خاصا بڑا ہوٹل مار رکھا ہے۔" —— عمران نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے آرڈن ہوٹل سپر سٹار میں تھا۔

"ہیلو عمران صاحب —— آپ نے اس روز کمال کر دیا۔ اس قدر مہارت کا تو میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ حیرت انگیز" —— آرڈن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں عقیدت تھی۔

"اس روز — ارے وہ تو پرنس آف ڈھمپ کا کارنامہ تھا۔ مجھ سے تو تلی چال سے نہیں پکڑی جاتی" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور آرڈن بے اختیار ہنس پڑا۔

"سنو آرڈن —— ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی سے ملاقات ضروری ہے۔ لیکن خفیہ۔ انہیں بھی پتہ نہ چلے۔ میرا مطلب ہے میرے وہاں پہنچنے سے پہلے" —— عمران نے ذرا لہجے کو آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ روم نمبر گیارہ گیسٹ بلاک۔ بس آپ چلے جائیں۔ میں نے تو آپ کو دیکھا بھی نہیں ہے" —— آرڈن نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ایسے لوگوں کے کمرہ نمبر کسی کو بتائے نہ جاتے تھے تاکہ لوگ انہیں تنگ نہ کریں۔ لیکن ظاہر ہے عمران سے ایسی باتیں کون چھپا سکتا تھا۔ گیسٹ بلاک میں پہنچ کر عمران نے کمرہ نمبر گیارہ پر آہستہ

سے دستک دی۔

"کون ہے" —— اندر سے ماسٹر کرافٹ کی آواز سنائی دی۔

"زیرو لو" —— عمران نے اس مردانہ آواز والے لہجے میں کہا جو س نے چند لمحے پہلے ٹرانسمیٹر پر سُنی تھی۔

"اوہ — زیرو لو خود یہاں آ گیا۔ ٹھہرو میں کھولتی ہوں" زبتھ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور پھر چٹخنی گرنے کی آواز کے ساتھ ہی جیسے دروازہ کھلا عمران دروازے میں موجود الزبتھ کو دھکیلتا ہوا ندر چلا گیا۔

"کک — کک — کیا مطلب" —— الزبتھ نے لڑکھڑا کر تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا ماسٹر کرافٹ بھی چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ریوالور نکالنے کی ضرورت نہیں ماسٹر۔ تم میرے نشانے کے متعلق تو جانتے ہی ہو۔ اور کوٹ کی جیب میں ریوالور کے ٹریگر پر میرا ہاتھ ہے" مران نے مسکرا کر ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیونکہ س نے ماسٹر کرافٹ کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف جاتے دیکھ لیا ھا۔ عمران کی بات سنتے ہی ماسٹر کرافٹ کا ہاتھ رک گیا۔

"پرنس آف ڈھمپ تم —— لیکن یہ آنے کا کیا طریقہ ہے" سٹر کرافٹ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"پرنس کو آنے کے سب طریقے آتے ہیں۔ تم اس بات کی فکر نہ کرو۔ مجھے صرف اتنا بتا دو کہ تم نے کرنل جان کے ذریعے کون سا راز حاصل کیا۔ جواب مائیکرو فلم میں موجود ہے" —— عمران نے الزبتھ کی طرف دیکھتے وئے کہا۔ جو ایک سائیڈ پر ہونٹ بھینچے کھڑی تھی۔

کرنل جان سے راز ——— یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ہم تو وہاں شو کے لئے گئے تھے اور بس" ——— ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"سنو الزبتھ ——— میں تم سے اس زمانے سے واقف ہوں جب تم لاسٹ فائیرز میں تھیں۔ پھر اس تنظیم کے بعد تم جو کچھ کرتی رہیں میرے پاس اس کی مکمل رپورٹ موجود ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اب تمہارا تعلق ریڈ سرکل سے ہے ——— ریڈ سرکل سائنسی رازوں کی چوری کا دھندہ کرتی ہے۔ تم دونوں نے یہاں نشانے بازی کی مہارت کا شو اس لئے کیا تاکہ کرنل جان جو ایئر فورس کی ایک خفیہ لیبارٹری میں سائنسدان ہے۔ اور جس کی کمزوری نشانے بازی ہے۔ تم سے رابطہ قائم کرے اور وہی ہوا ——— اس نے تم سے رابطہ قائم کیا۔ اور پھر وہاں رہائشی کالونی میں تمہارے شو کا ڈھونگ رچایا گیا۔ تم دونوں رات کو کرنل جان کی رہائشگاہ پر رہے۔ زیرو وَن وہاں چیف سیکورٹی آفیسر کیپٹن رابرٹ کے میک اپ میں پہنچ گیا۔ رات کو کسی طرح تم نے کرنل جان سے کوئی فارمولا اڑایا جسے مائیکرو فلم میں تبدیل کیا گیا اور وہ تمہارے شو سے پہلے وہاں سے نکلا۔ اور ایک ذخیرے میں پہنچا۔ جہاں اس کا ساتھی کار لئے موجود تھا۔ اصل چیف سیکورٹی آفیسر کو وہاں چھوڑا گیا ——— اور زیرو وَن سیاہ رنگ کی پلے موتھ کار میں بیٹھ کر گلزار پور کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچا۔ اور پھر اسی کار میں بیٹھ کر وہ وہاں سے نکلا۔ اور اب تم نے زیرو ٹو کو ٹرانسمیٹر پر اس کی تلاش کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ تمہارا اور تمہارے چیف باس کا خیال ہے کہ وہ عین موقع پر گڑبڑ کر گیا ہے ——— وہ اسی سیاہ رنگ کی پلے موتھ میں گیا ہے۔ یہ کرائے کی کار ہے اور فضل سنز ڈیلرز سے

حاصل کی گئی ہے۔ بولو۔ میں درست کہہ رہا ہوں" ——— عمران نے اپنے اندازے سے پوری تصویر کھینچ دی اور الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ دونوں کے چہرے حیرت کی شدت سے بری طرح بگڑ گئے تھے۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے پرنس ——— ہمارا اس سارے چکر سے کوئی تعلق نہیں ہے" ——— الزبتھ نے آہستہ آہستہ بولتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ سب کچھ سننے کے بعد بھی تم نے یہی کہنا تھا تو پھر میرا یہاں آنا ہی فضول تھا۔ مائیکرو فلم تو بہرحال میں زیرو وَن سے حاصل کر لوں گا۔ میں صرف یہ پوچھنے آیا ہوں کہ تم نے کون سا فارمولا اڑایا ہے ایک فارمولا ہے یا دو" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو پرنس ——— تم ہم پر کوئی الزام ثابت نہیں کر سکتے۔ ہمارے ہاتھ بالکل صاف ہیں۔ اور ہمیں اپنے سفارت خانے کا مکمل تحفظ حاصل ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم خاموشی سے چلے جاؤ" ماسٹر کرافٹ نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کرافٹ ——— اگر تمہارے اس کمرے سے وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر برآمد ہو جائے۔ اور پھر تمہاری بیوی الزبتھ کی اس کال کا ٹیپ بھی موجود ہو جو اس نے زیرو ٹو کو کی۔ اور اپنے چیف باس کو۔ تو پھر تمہارا سفارت خانہ تمہاری کیا مدد کرے گا۔ بولو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ کا چہرہ پہلی بار زرد پڑ گیا۔ اُسے شاید اس پہلو کا خیال بھی نہ آیا تھا۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو۔ یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے پاس تمہارے مطلب کی کوئی چیز نہیں۔ اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے اب ہمیں کوئی چیز

ملتی بھی نہیں۔ اس لئے اب ہم کیا کر سکتے ہیں" ——— الزبتھ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم صرف اتنا بتا دو کہ کون سا فارمولا تم نے حاصل کیا ہے اور بس" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں بالکل معلوم نہیں۔ یہ سارا کام اس زیرو ڈان کا تھا" ——— الزبتھ نے کہا۔

"اگر میں اس بات پر یقین نہ کروں تب" ——— عمران نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور الزبتھ چیختی ہوئی ماسٹر کرافٹ سے جا ٹکرائی اور وہ دونوں کرسیوں میں ہی الجھ کر گر گئے۔

"دونوں ہاتھ اٹھا دو" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا۔ اور گولی اس کی گردن کے قریب سے نکل کر دروازے سے جا ٹکرائی ——— اور اس کے بعد تو عمران کے جسم میں جیسے پارہ بھر گیا ہو۔ وہ انتہائی برق رفتاری سے اِدھر اُدھر اور اوپر نیچے اچھل رہا تھا۔ اور پھر جیسے ہی ٹرچ کی آواز سنائی دی تو عمران کے ریوالور سے دھماکہ ہوا اور ماسٹر کرافٹ کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دُور جا گرا۔

"بس اسی مہارت پر شو کرنے آ گئے تھے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے سنگ آرٹ کا بہترین مظاہرہ پیش کر کے ماسٹر کرافٹ جیسے بہترین نشانہ باز کی گولیاں ضائع کر دی تھیں جب کہ عمران کی پہلی ہی گولی نشانے پر لگی تھی۔

ماسٹر کرافٹ نے جو نیچے گرتے ہی کرسی کی آڑ لے کر بجلی کی سی تیزی سے فائر شروع کر دیا تھا۔ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تت ——— تت ——— تم آدمی نہیں ہو سکتے۔ تم بد روح ہو۔ بد روح" ماسٹر کرافٹ نے کھنچے کھنچے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پوری چوڑائی تک پھیل گئی تھیں۔

"تمہاری شوٹنگ پاور ابھی بچوں جیسی ہے ماسٹر کرافٹ۔ کرنل جان تو خواہ مخواہ پاگل ہو رہا تھا۔ بہرحال اب تم دونوں کی بہتری اسی میں ہے کہ میرے سوال کا جواب دے دو۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے مزید وقت نہیں ہے" ——— عمران کا لہجہ بے پناہ سرد تھا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ ہمیں اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں۔ سب کچھ زیرو ڈان نے کیا تھا" ——— الزبتھ نے کہا۔ اس نے گال پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ جس پر عمران کے تھپڑ کے نشانات واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود ہی معلوم کر لوں گا۔ اور سنو جب تک یہ فارمولا حاصل نہیں ہو جاتا۔ تم اس ملک سے باہر نہیں جا سکتے۔ اس کے بعد میں سوچوں گا کہ تمہارا کیا ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کہا اور پیچھے ہٹتا گیا۔ پھر اس نے ہاتھ پیچھے کر کے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے وہ باہر نکل گیا۔

کیبن سے نکل کر لحیم شحیم آدمی دونوں بیگ اٹھائے ذخیرے کی عقبی سمت بڑھتا گیا۔ ذخیرے کے اختتام پر سفید رنگ کی ایک کار موجود تھی۔ اس نے دونوں بیگ اس کی پچھلی سیٹ پر ڈالے اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا — چند لمحوں بعد اس کی کار ایک کچی سڑک پر دوڑتی ہوئی واپس مین روڈ پر پہنچ گئی۔ اور پھر اس نے اس کا رخ شہر کی طرف موڑ دیا۔ راستے میں پڑنے والا پٹرول پمپ دیکھتے ہی اس نے کار ادھر موڑ دی۔ اور پٹرول بوائے کو چابی دے کر ٹینک فل کرنے کی ہدایت کی اور خود برآمدے میں موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ سکے ڈال کر اس نے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"یس مارشل بار" — دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"فرینک بول رہا ہوں مارشل ٹکٹ کا انتظام فوری طور پر کرو میرا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اور اب میں نے فوری طور پر جانا ہے" — لحیم شحیم آدمی نے قدرے سخت لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے میں ابھی بندوبست کرتا ہوں۔ کہاں اطلاع دوں" مارشل نے کہا۔

"وہی گارڈن ٹاؤن والا پوائنٹ۔ میں وہاں موجود ہوں گا۔ اور سنو جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ یہ ضروری ہے۔ میں ایک لمحہ بھی یہاں نہیں رکنا چاہتا" — فرینک نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ فکر نہ کریں ہو جائے گا" — دوسری طرف سے کہا گیا اور فرینک نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ بل جناب ٹینک فل کر دیا ہے" — پٹرول بوائے نے کیبن کے اندر سے نکلتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے چابیاں بھی دے دیں۔

فرینک نے بل دیکھا اور پھر جیب سے نوٹوں کی گڈی نکال کر دو بڑے نوٹ پٹرول بوائے کو دیئے اور تیزی سے کار کی طرف بڑھ گیا۔

"بقایا جناب" — پٹرول بوائے نے چونک کر کہا۔

"بقایا تم رکھ لو" — فرینک نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کی کار تیزی سے شہر کی طرف دوڑنے لگی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ گارڈن ٹاؤن کی ایک کوٹھی پر پہنچ گیا۔ کوٹھی کے گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ فرینک نے نیچے اتر کر تالا کھولا اور پھاٹک کو کھول کر وہ کار کو اندر لیتا گیا — کار کو پورچ میں روک کر وہ اترا۔ اور واپس آ کر اس نے پھاٹک بند کیا۔ اور اس کے بعد اس نے کار کی پچھلی

سیٹ سے آکر دونوں بیگ اٹھائے اور عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ اندر ایک بڑے کمرے میں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے تو زیرو ون والا بیگ کھولا اور اس میں سے پروجیکٹر نکال کر ایک طرف رکھا۔ اور دوسری مشین کے پارٹس نکال کر انہیں جوڑنے لگا ——— اس کے ہاتھ خاص مہارت سے چل رہے تھے۔ چند لمحوں بعد اس نے مشین تیار کر لی۔ پھر اس نے پروجیکٹر کا سلسلہ اس مشین سے جوڑا اور جیب سے مائیکرو فلم نکال کر اس نے پروجیکٹر میں ڈالی اور مشین اور پروجیکٹر کو آن کر دیا۔ اب سکرین پر ابھرنے والے مناظر کو وہ بغور دیکھ رہا تھا ——— الزبتھ اور ماسٹر کمانڈ کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ جب سکرین پر فارمولے والی فائل کے عکس ابھرنے لگے تو وہ پوری طرح اُن کی طرف متوجہ ہو گیا۔ وہ بڑے غور سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد جب فلم ختم ہو گئی تو اس نے پروجیکٹر بند کر کے اُسے مشین سے علیحدہ کیا اور پھر پہلے کی طرح اس نے مشین کو پارٹس میں بدل کر اور پروجیکٹر کو واپس بیگ میں رکھ کر بیگ بند کر دیا ——— فلم کا رول اس نے واپس اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے ساتھ ہی میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کو اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس مائکی سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ابھری۔

"مائکی ——— میں فرینک بول رہا ہوں" ——— فرینک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— کیا حکم ہے" ——— مائکی کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ

ہو گیا۔

"ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ میں نے فلم رول حاصل کر لیا ہے۔ اور چیک بھی کر لیا ہے۔ وہ او۔ کے ہے۔ میں نے مارشل کو فوری طور پر ہیلی کاپٹر بھجوانے کا حکم دے دیا ہے۔ میرے جانے کے بعد تم گارڈن ٹاؤن پوائنٹ پر پہنچ کر یہاں سے تمام سامان اٹھا لینا ——— رقم والا بیگ بھی اور ایک اور بیگ جس میں پروجیکٹر مشین کے پارٹس اور پروجیکٹر ہے۔ اور اس کے بعد ایک ایک کر کے تم سب واپس آ جانا" ——— فرینک نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ہولی اپنے معاہدے پر پورا اترا باس ——— اس نے تنگ تو نہیں کیا" مائکی نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس احمق نے کیا تنگ کرنا تھا۔ سیدھا آدمی تھا۔ اس لئے خاموشی سے سیدھا فلم رول جیب میں ڈالے رقم وصول کرنے پہنچ گیا۔ اب اس کی لاش وہاں ذخیرے والے کیبن میں پڑی سڑ رہی ہے" ——— فرینک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ——— اس جیسے آدمی کا یہی انجام ہونا چاہئے تھا باس۔ ویسے اس بار تو مشن بالکل ہی آسان رہا۔ گریپ کو کوئی حرکت ہی نہیں کرنی پڑی" مائکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے۔ اگر وہ اناڑی پن نہ کرتا تو شاید ہمیں بھاگ دوڑ کرنی پڑتی اس لئے میں نے تم سب کو یہاں بلا لیا تھا۔ بہرحال اب معاملہ ختم ہو چکا ہے۔ میں ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی فلم کا سودا مکمل کر دوں گا اور جب تک تم لوگ واپس آؤ گے کروڑوں ڈالر ہیڈ کوارٹر پہنچ

پہنچے ہوں گے" ۔۔۔ فرینک نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اگر آپ حکم دیں تو ہم ایئرپورٹ پہنچ جائیں تاکہ کوئی گڑبڑ ہو تو اُسے سنبھالا جا سکے" ۔۔۔ مائکی نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ اس کی ضرورت نہیں۔ ریڈ سرکل کو علم ہی نہیں کہ کیا ہوا۔ جب تک وہ زیرو دَن کو تلاش کریں گے میں واپس پہنچ بھی چکا ہوں گا" فرینک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔۔۔ رسیور رکھتے ہی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور فرینک نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ فرینک نے محتاط لہجے میں کہا۔

"مارشل سپیکنگ" ۔۔۔ دوسری طرف سے آواز ابھری۔

"اوہ یس مارشل ۔۔۔ میں فرینک بول رہا ہوں" ۔۔۔ فرینک نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹکٹ کا انتظام ہو گیا ہے۔ دو گھنٹوں بعد فلائٹ جائے گی۔ آپ ڈیڑھ گھنٹے بعد ایئرپورٹ پہنچ جائیں۔ ٹکٹ میں وہیں آپ کو دے دوں گا۔ اور دوسرے کاغذات بھی ۔۔۔ کیونکہ ٹکٹ فلائٹ سے آدھا گھنٹہ پہلے ہی اوکے ہو گی" ۔۔۔ مارشل نے کہا۔

"سیٹ تو پکی ہے۔ کہیں ویٹنگ میں تو نہیں ہے کہ وہاں جا کر واپس آنا پڑے" ۔۔۔ فرینک نے تشویش بھرے انداز میں کہا۔

"پکی ہی سمجھیں۔ سیٹ تو نہیں تھی۔ جلدی سے جلدی کل کی مل رہی تھی۔ میں نے لسٹ دیکھی اور پھر پروگرام بنا لیا۔ ایک آدمی کو میں جانتا ہوں اُسے روک لیا جائے گا۔ وہ ایئرپورٹ پہنچ ہی نہ سکے گا۔ اس طرح آپ کی

سیٹ اوکے ہو جائے گی" ۔۔۔ مارشل نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ ٹھیک ہے۔ میں آدھا گھنٹہ پہلے ایئرپورٹ پہنچ جاؤں گا" ۔۔۔ فرینک نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پسنجر لاؤنج میں آپ کا منتظر ہوں گا۔ آپ میک اپ میں تو نہیں ہوں گے" ۔۔۔ مارشل نے پوچھا۔

"ارے نہیں۔ میک اپ کی ضرورت ہی نہیں" ۔۔۔ فرینک نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور مارشل نے اوکے کہہ دیا تو فرینک نے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے جیب سے مائیکرو فلم کا رول نکالا اور اُسے غور سے دیکھ کر دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔ کروڑوں ڈالر اس کی جیب میں تھے اور ایسے ملے تھے جیسے راہ جاتے کسی کو خزانہ مل جاتا۔ فرینک کا چہرہ مسرت سے گلنار ہو رہا تھا۔

عمران کی کار ذخیرے کے قریب جا کر رک گئی۔ ٹائیگر وہاں موجود تھا۔ سیاہ رنگ کی پلے موتھ ذخیرے کے قریب ہی موجود تھی۔

"کیسے ڈھونڈھا ہے اسے"۔۔۔۔ عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

"بس اتفاق ہی سمجھئے۔ میں نے گلزار پورہ کالونی کے گرد و نواح کے تمام پٹرول پمپ چیک کئے۔ کیونکہ پلے موتھ خاصی بڑی کار ہے اور اس کو پٹرول کی ضرورت جلد پڑ جاتی ہے۔ شہر کی طرف تو کسی پٹرول پمپ سے کچھ پتہ نہ چلا تو میں ادھر آ گیا۔۔۔۔ یہاں پٹرول والے نے واضح طور پر اس غیر ملکی کا حلیہ بھی بتایا اور ساتھ ہی اس کی کال کے الفاظ بھی اس میں قصبے کے آگے ذخیرے کا ذکر تھا۔ چنانچہ میں کار دوڑاتا ہوا یہاں پہنچا تو کار بھی موجود تھی اور کیبن میں اس غیر ملکی کی لاش بھی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ پلے موتھ کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک ماسٹر کی نکال کر اگنیشن میں ڈالی اور انجن چلا دیا۔ اس کی نظریں پٹرول گیج پر جمی ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے اس نے سوئچ آف کر کے انجن بند کر دیا۔ اور باہر نکل آیا۔

"پٹرول ٹینک پورا بھرا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہاں سے سیدھا یہاں آیا اور مارا گیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ کیبن میں غیر ملکی کی لاش موجود تھی۔

"اس کی تلاشی لی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ اس کا ریوالور جیب میں ہے۔ کوئی گولی نہیں چلائی گئی۔ بٹوہ اور دوسرے کاغذات بھی ہیں۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کوئی مائیکرو فلم"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مائیکرو فلم میں نے تلاش کی ہے پوری طرح۔ لیکن کسی مائیکرو فلم کا کوئی وجود نہیں ہے۔ میں نے کوٹ کا استر اور پتلون کی بیلٹ تک ادھیڑ کر دیکھی ہے۔ بوٹ اتار کر چیک کئے ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

اُسے عمران نے ہوٹل شوبرا سے نکل کر کال کیا تھا اور اُسے بتایا تھا غیر ملکی گلزار پورہ کالونی سے اس کار میں نکلا ہے اُسے تلاش کیا جائے اور خاص طور پر اس سے مائیکرو فلم حاصل کرنی ہے۔ اس لئے ٹائیگر نے مائیکرو فلم کی تلاش کے لئے اتنی محنت کی تھی۔

"پھر وہ قاتل ہی لے گیا اُسے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے کیبن سے باہر نکل کر ادھر اُدھر تلاش کیا اور چند لمحوں بعد وہ قدموں کے

نشانات ڈھونڈھنے میں کامیاب ہو گیا جو ذخیرے کی عقبی سمت کی طرف جا رہے تھے۔

"یہ کوئی لحیم شحیم آدمی ہے۔ خاصے لمبے قد اور خاصے لمبے چوڑے جسم کا مالک" —— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ تو شرلاک ہومز جیسی باتیں کر رہے ہیں۔ صرف قدموں کے نشانات دیکھ کر آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ وہ لحیم شحیم ہے" —— ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شرلاک ہومز تو پچھلے جنم میں میرا شاگرد رہا تھا۔ بے چارہ ہر بار آ کر مجھ سے پوچھ جاتا تھا اور پھر اپنے ساتھی ڈاکٹر واٹسن کو جا کر بتاتا تھا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یقیناً ہو گا لیکن......" —— ٹائیگر نے کہا۔

"قدموں کے گہرے نشانات نہیں دیکھ رہے۔ یہ چلنے والے کا وزن بتا رہے ہیں۔ کم وزن آدمی کے پیر کا نشان ہلکا پڑتا ہے جب کہ بھاری وزن کا آدمی گہرے نشانات ڈالتا ہے۔ پھر پیر کی لمبائی بتا رہی ہے کہ اس کا قد خاصا نکلتا ہوا ہے" —— عمران نے کہا۔ اور ٹائیگر بے اختیار سر ہلانے لگا۔

"واقعی شرلاک ہومز آپ کا شاگرد ہو گا اب مجھے یقین آ گیا ہے" ٹائیگر نے کہا۔

"یہ دیکھو یہاں اس کی کار موجود تھی جو گھوم کر اس کچی سڑک پر گئی ہے" عمران نے کہا۔

"ہاں واقعی —— اور یہ کچی سڑک تو آگے جا کر مین روڈ سے مل جاتی ہے۔" —— ٹائیگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آؤ" —— عمران نے مڑ کر کہا۔ اور پھر وہ کیبن کے پاس سے ہوتے ہوئے واپس اپنی کاروں تک پہنچ گئے۔

عمران نے اپنی کار سنبھالی اور اُسے موڑ کر سڑک کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ ٹائیگر اپنی کار میں اس کی پیروی کر رہا تھا۔ مین روڈ پر پہنچ کر عمران نے کار شہر کی طرف موڑ دی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ اس پیٹرول پمپ پر پہنچ گیا جہاں سے ٹائیگر کو اس غیر ملکی کے بارے میں معلومات ملی تھیں چونکہ پیٹرول پمپ آف سائیڈ پر تھا۔ اس لئے یہاں کاروں کی زیادہ آمد و رفت نہ رہتی تھی —— عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور نیچے اتر آیا۔ ٹائیگر بھی کار روک کر نیچے آ گیا۔ پیٹرول بوائے نے ٹائیگر کو دیکھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ شاید ٹائیگر نے معلومات کے بارے میں اُسے خاصا بڑا انعام دے دیا تھا۔

عمران نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکالے اور انہیں اپنی انگلیوں میں گھماتے ہوئے وہ پیٹرول بوائے سے مخاطب ہوا۔

"تمہارا نام کیا ہے" —— عمران نے پوچھا۔

"جی میرا نام ہاشم ہے" —— لڑکے نے حریصانہ نگاہوں سے نوٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سیاہ رنگ کی کار کے یہاں سے جانے کے بعد ادھر سے اب تک کتنی کاریں واپس آئی ہیں کچھ بتا سکتے ہو" —— عمران نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ ایسے کاروبار سے منسلک لڑکے ایسی چیزوں پر خاص توجہ رکھتے ہیں۔

"صرف ایک ہی کار واپس آئی ہے جناب۔ اس نے یہاں سے پٹرول ڈلوایا ہے۔ اور اس کا تعلق اس سیاہ رنگ والی کار سے بہرحال تھا" ہاشم نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ شکل و صورت سے خاصا ذہین اور تیز طرار دکھائی دے رہا تھا۔

"تعلق تھا ـــــ کیا مطلب" ـــــ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ایک چیز دونوں میں مشترک تھی جناب لیکن ......"

لڑکے نے دوبارہ نوٹوں کی طرف دیکھا تو عمران نے مسکراتے ہوئے دونوں نوٹ اس کی طرف بڑھا دیئے۔ لڑکے نے جھپٹ کر نوٹ لئے اور انہیں جلدی سے جیب میں ڈال لیا جیسے اُسے خطرہ ہو کہ نوٹ اس سے چھین نہ لئے جائیں ـــــ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اور دو اور بڑے نوٹ نکال لئے۔ لڑکے کی آنکھوں میں بجلی کے کوندے جیسے چمک لپکنے لگی۔

"جناب سیاہ رنگ کی بڑی موٹر کی پچھلی نشست پر نیلے رنگ کا ایک بڑا سا بیگ موجود تھا۔ اور جناب جب وہ سیاہ بڑی موٹر والا ٹیلی فون کر رہا تھا تو میں نے اس بیگ کو کھول کر دیکھا تو اس میں کوئی عجیب سا پیچ و جکیر پڑا ہوا تھا" ـــــ ہاشم نے کہا۔

"اچھا پھر" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا کہ لڑکے نے رقم کے چکر میں بیگ کھولا ہوگا۔

"جناب واپس آنے والی کار سفید رنگ کی تھی۔ اور اُسے ایک ہیم شیم غیر ملکی چلا رہا تھا جب کہ اس کی کار کی پچھلی سیٹ پر وہی نیلے رنگ کا بیگ موجود تھا ـــــ اور اس کے ساتھ ایک اور سیاہ رنگ

کا بیگ بھی تھا۔ لیکن جناب اس نے کار لاک رکھی تھی۔ اس لئے میں دوسرے بیگ کو چیک نہ کر سکا۔ بہرحال وہ نیلا بیگ وہی تھا" ہاشم نے کہا۔

"کار لاک رکھی تھی کا کیا مطلب ـــــ کیا وہ کار سے نکل کر کہیں گیا تھا" ـــــ عمران نے دوسرے دو نوٹ بھی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور لڑکے نے جھپٹ کر دوسرے نوٹ بھی بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ڈال لئے۔

"جناب ـــــ وہ بھی ٹیلی فون کرنے برآمدے میں گیا تھا" لڑکے نے کہا۔

"کیا باتیں ہوئی تھیں۔ یہاں سے برآمدہ تو قریب ہی ہے" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باتیں ـــــ مجھے زیادہ تو پتہ نہیں کیونکہ میں ٹینک فل کرنے میں مصروف رہا تھا۔ اور جب میں وہاں پہنچا تو وہ بات ختم کر رہا تھا۔ البتہ مارشل کے الفاظ میں نے ضرور سنے تھے۔ وہ اپنا نام ڈرنیک بتا رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا کہ وہ ایک لمحہ بھی مزید نہیں رہنا چاہتا۔ بس کچھ اس قسم کی باتیں تھیں" ـــــ ہاشم نے کہا۔

"اس کا حلیہ کیا تھا" ـــــ عمران نے پوچھا اور ہاشم نے اُسے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"او کے مسٹر ہاشم ـــــ تمہارا مشاہدہ خاصا تیز ہے اور جیب بھی خاصی بڑی ہے۔ لیکن کسی روز بیگ چیک کرتے ہوئے پکڑے گئے تو جوتے بھی لاتعداد پڑیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور ہاشم

بے اختیار سر کھجانے لگا۔ عمران واپس مڑا۔

"آپ کی بات درست نکلی وہ خاصا لحیم شحیم تھا"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل میں تم نے اس پٹرول بوائے کو دریافت کر کے سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے۔ اب یہ فرنیک بچ کر نہیں جا سکتا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔۔۔ اتنے بڑے دارالحکومت میں اُسے تلاش کرنے میں تو خاصی دقت پیش آئے گی"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"مارشل کو میں جانتا ہوں۔ مارشل بار والا۔ اور اس سے فرنیک کے متعلق تازہ ترین معلومات پکڑنا کوئی مشکل کام نہیں ہے ویسے ایک لمحہ مزید نہ رہنے کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ وہ مائیکرو فلم سمیت ملک سے فوری فرار ہونا چاہتا ہے۔۔۔ اس لئے ایئرپورٹ پر اس کی چیکنگ ضروری ہے۔ تم ایسا کرو یہاں سے سیدھے ایئرپورٹ چلے جاؤ۔ اگر اس نے میک اپ بھی کیا ہوگا تو چال ڈھال اور قد و قامت سے تم اُسے کسی حد تک چیک کر سکتے ہو۔ میں ذرا مارشل سے اپنا تعارف کرا دوں"۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔ اور وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر اس کی کار تیزی سے گھوم کر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی چلی گئی۔ جب کہ عمران نے آہستہ سے کار موڑی اور سڑک پر لے آ کر وہ آہستہ آہستہ کار چلانے لگا۔۔۔ اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے نصب ٹرانسمیٹر کی ناب گھما کر فریکونسی سیٹ کی اور بٹن آن کر دیا۔ چند

لمحوں بعد دوسری طرف سے جواب مل گیا۔

"صفدر آن دی لائن اوور"۔۔۔ صفدر کی آواز گونجی۔

"عمران بول رہا ہوں صفدر۔۔۔ تمہارے ٹرانسمیٹر نے کوئی کام کی رپورٹ دی ہے اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔۔۔ بس وہ ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی کے درمیان ہی لڑائی ہوتی رہی ہے۔ وہ ماسٹر کرافٹ بگڑ رہا تھا کہ الزبتھ نے یہیں سے ٹرانسمیٹر کال کر کے سارا کھیل بگاڑ دیا ہے۔ اور الزبتھ اُسے طعنے دے رہی ہے کہ نشانے باز بنا پھر رہا ہے۔ اور لمبے چوڑے جسم پر آٹھ میں سے ایک گولی بھی نشانے پر نہیں لگی اوور"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ تم اب واپس جا سکتے ہو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس کا الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ کے کمرے میں جانے کا مقصد صرف وہاں ٹرانسمیٹر بٹن لگانا تھا تاکہ اگر زیرو ٹو غیر ملکی کے بارے میں کوئی رپورٹ دے تو عمران کو اس کا پتہ چل سکے۔۔۔ اور جب ٹائیگر کی کال آئی تو عمران نے ٹائیگر کے پاس جانے سے پہلے صفدر کو بلا کر ٹرانسمیٹر بٹن کا ریسیونگ سیٹ دیا تھا کیونکہ اس کا حیطہ عمل خاصا محدود تھا۔ اس لئے یہ انتظام کرنا پڑا۔ اور اب جب کہ غیر ملکی کی لاش وہ دیکھ چکا تھا۔ اب موجودہ حالات میں کسی رپورٹ کا کوئی فائدہ نہ تھا۔۔۔ کیونکہ عمران خود سارا کھیل سمجھ گیا تھا۔ زیرو ون نے وہ فارمولا حاصل کیا اور پھر اس کا بالا ہی بالا سودا کرنے کے لئے وہ اس فرنیک کے پاس کیبن میں پہنچا جہاں فرنیک

نے سودا کرنے کی بجائے اُسے قتل کر کے رول حاصل کر لیا ہوگا۔ کار لاک کر کے فون کرنے جانے سے صاف ظاہر تھا کہ جس دوسرے بیگ کا ذکر پیڑول بوائے ہاشم نے کیا تھا اس میں یقیناً سودے کی رقم ہوگی ورنہ اتنی سی دیر اور فاصلے کے لئے کار کو کوئی لاک نہیں کیا کرتا۔ اس فرنیک نے شاید پہلے سے ہی زیرو ڈن کو گانٹھ رکھا ہوگا۔ اور وہ نادانی میں مارا گیا —— فرنیک نے رول بھی حاصل کر لیا اور رقم بھی بچالی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اُسے کوئی خطرہ بھی نہ رہا۔ کیونکہ زیرو تو زیرو ڈن کو ڈھونڈتے رہیں گے جب کہ اس دوران فرنیک بڑے اطمینان سے رول سمیت ملک سے باہر جا سکتا ہے —— اور اگر یہ پیڑول بوائے سے ٹکراؤ نہ ہوتا تو انہیں بھی اس فرنیک کو تلاش کرنا مسئلہ بن جاتا۔ لیکن پھر بھی اس نے صفدر سے رپورٹ حاصل کرنا اس لئے ضروری سمجھا کہ کہیں الزبتھ نے ہی ڈبل چال نہ چل رکھی ہو کہ اصل رول اپنے پاس رکھ لیا ہو۔ اور زیرو ڈن کو کسی نقلی رول میں الجھا دیا ہو —— کیونکہ الزبتھ ایسی ہی فطرت کی عورت تھی۔ لیکن یہاں وہ یقیناً مار کھا گئی تھی۔ اور زیرو ڈن پر اعتماد کر بیٹھی تھی اس لئے اب الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ دونوں ہی بیکار ہو چکے تھے۔ معاملات ان کے ہاتھوں سے نکل چکے تھے۔ اس لئے عمران نے صفدر کو واپس بھیج دیا تھا —— عمران یہی سوچتا رہا اور کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی شہر کی سڑکوں پر سے گزر کر جنوبی شاہراہ پر واقع مارشل بار کے سامنے پہنچ گئی۔ یہ بار خاصا پرانا تھا اور اس کا مالک مارشل ایک بوڑھا اور ریٹائرڈ فوجی افسر تھا۔ اس کی شہرت جرائم کی طرف سے نہ تھی بلکہ وہ اپنے بار میں کسی جرائم پیشہ فرد کا وجود بھی برداشت نہ کر سکتا تھا۔

اس لئے شہر کے شرفا اور اعلیٰ افسر اکثر اسی بار میں دیکھے جاتے تھے۔ عمران کی اس سے پرانی دعا سلام تھی۔ اور مارشل نہ صرف عمران کو اچھی طرح جانتا تھا بلکہ وہ عمران کو بیٹا کہہ کر پکارتا تھا۔

عمران نے کار روکی اور اُسے لاک کر کے وہ بار کے مین گیٹ میں داخل ہوگیا۔ مارشل بار چونکہ ایک بڑی اور قدیم عمارت میں قائم کیا گیا تھا اس لئے اس کا ہال خاصا بڑا اور وسیع تھا —— جسے بڑے باوقار انداز میں سجایا گیا تھا۔ اور یہاں عام باروں جیسا شور شرابا اور چیخ و پکار سنائی نہ دیتی تھی۔

عمران ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک نوجوان خوبصورت سوٹ پہنے کھڑا تھا۔ کاؤنٹر کے سامنے بھی تین اونچے سٹول رکھے ہوئے تھے —— ایک سٹول پر ایک بوڑھا آدمی شراب کی چسکیاں لینے میں مصروف تھا جب کہ باقی دو سٹول خالی تھے۔ ہال میں زیادہ تر میزیں آباد تھیں۔ اور شہر کا اعلیٰ کاروباری اور افسر طبقہ نمایاں نظر آرہا تھا۔

" یس سر —— فرمائیے —— کیا پیش کروں " —— کاؤنٹر مین نے بڑے مہذب انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" پوری طرح گا کر سناؤ۔ دل پیش کروں۔ جان پیش کروں۔ کیا پیش کروں۔ اگر پیش نہ ہو تو بہرا در زبردست بھی کام چل سکتا ہے "

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور کاؤنٹر مین حیرت بھرے انداز میں آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھتا رہ گیا۔ جب کہ سٹول پر بیٹھا ہوا بوڑھا عمران کی بات سن کر بے اختیار

ہنس پڑا۔

"بھئی تم تو بالکل ہی خاموش ہو گئے۔ اچھا چلو مارشل کو پیش کرو"
عمران نے کاؤنٹرمین کو خاموش دیکھ کر کہا۔

"باس کی بات کر رہے ہیں۔ وہ تو موجود نہیں ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایئرپورٹ گئے ہیں۔ ۔۔۔ کاؤنٹرمین نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"ایئرپورٹ ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ کیا ملک سے باہر جا رہے ہیں"
عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں۔ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ ایئرپورٹ گئے ہیں اور یہ بھی ان کے ڈرائیور نے بتایا ہے" ۔۔۔ کاؤنٹرمین نے معذرت بھرے انداز میں کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ماسٹر کرافٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس کرافٹ سپیکنگ" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میڈم سے بات کرائیں، میں ایکسی بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ ہولڈ کرو" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔ اور ایک طرف کرسی پر بیٹھی ہوئی الزبتھ کو اشارہ کیا۔

"یس ۔۔۔ الزبتھ بول رہی ہوں" ۔۔۔ الزبتھ نے اٹھ کر رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"میں زیرو ٹو بول رہا ہوں میڈم ۔۔۔ زیرو ون کی لاش تلاش کر لی گئی ہے۔ اُسے ایک ذخیرے کے کیبن میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے پسر مشین پسٹل غائب ہے اور زیرو ون سے پاس کوئی [illegible] ردعمل

موجود نہیں ہے۔ ویسے پہلے بھی کسی نے اس کی بھرپور تلاشی لی ہے کیونکہ اس کے کوٹ کے استر پھٹے ہوئے ہیں۔ پتلون کی بیلٹ بھی پھاڑی گئی ہے اور جرابیں اور جوتے بھی اترے ہوئے ہیں —— کار ذخیرے کے باہر موجود ہے۔ اور دو اور کاروں کے ٹائروں کے نشانات بھی موجود ہیں"۔ زیرو ٹو نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ وہاں گیا کیوں تھا" —— الزبتھ نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرے ایک آدمی نے مزید تفتیش کی ہے تو کچھ نئی باتیں سامنے آئی ہیں۔ زیرووَن نے یہاں سے پہلے آنے والے واحد پیٹرول پمپ سے پیٹرول ڈلوایا۔ پیٹرول بوائے نے بتایا ہے کہ اس کے پاس مشین بیگ جو نیلے رنگ کا تھا اور مخصوص ساخت کا تھا موجود تھا —— پھر ایک سفید رنگ کی کار قصبے کی طرف سے واپس آئی۔ جسے ایک لحیم شحیم آدمی چلا رہا تھا۔ مشین بیگ اس کی کار میں موجود تھی۔ اس کے بعد دو کاریں آئیں جو زیرووَن اور اس سفید کار والے کے بارے میں پوچھ گچھ کرتی رہیں —— اس پیٹرول بوائے نے جو حلیے بتائے ہیں اس سے ایک نئی بات سامنے آئی ہے۔ سفید کار والے لحیم شحیم آدمی کا جو حلیہ بتایا گیا ہے وہ ویسٹ کارمن کے مشہور رائٹ ہینڈلے گروپ کے چیف فرینک سے ہوبہو ملتا ہے —— وہی رائٹ ہینڈ گروپ جس کا سیکنڈ چیف مائکی ہے۔ پچھلے دنوں ہمارے ایک آدمی نے ایک دکان میں مائکی کو بھی دیکھا تھا۔ وہ اُسے پوری طرح پہچان نہ سکا تھا۔ لیکن اب یہ بات یقینی ہے کہ رائٹ ہینڈ گروپ یہاں موجود ہے۔ بعد میں آنے والی کاروں پر موجود دو آدمی آئے ان کے حلیوں سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں سے

ایک لازماً وہ پرنس آف ڈھمپ تھا جس نے شو کے دوران ماسٹر کرافٹ کو چیلنج کیا تھا۔ اور اس پیٹرول بوائے نے ایک اور اہم بات بھی بتائی ہے کہ اس پرنس نے اپنے ساتھی کو فوری طور پر ایئر پورٹ جانے کی ہدایت کی۔ اور خود وہ کسی مارشل سے بات کرنا چاہتا تھا —— اس کے ساتھ ساتھ ان کی گفتگو میں فرینک اور مائیکرو فلم کا ذکر بھی آیا تھا۔ یہ پیٹرول بوائے انتہائی تیز طرار لڑکا ہے۔ اس نے اپنی جیب میں ایک حساس اور دور سے باتیں ٹیپ کرنے کا مخصوص آلہ رکھا ہوا ہے۔ اس آلے کی مدد سے اس نے پرنس اور اس کے ساتھی کی بات چیت ٹیپ کی ہے۔ میں نے وہ ٹیپ سنی ہے —— اس سے واضح ہو گیا ہے کہ زیرووَن سے مائیکرو فلم رائٹ ہینڈ کے چیف فرینک نے حاصل کی ہے۔ اور کسی نے زیرووَن کو گولی ماری ہے۔ اور پرنس شاید کسی مارشل کے تعاون سے فوری طور پر ملک سے باہر جانا چاہتا ہے" —— زیرو ٹو نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"پیٹرول بوائے نے اتنا تعاون کیسے کیا۔ کیا اُسے تم نے ڈرایا دھمکایا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پولیس کو فون کر کے تمہارے حلیے بتا دے اور پولیس تمہارے خلاف فوری حرکت میں آجائے" —— الزبتھ نے کہا۔

"نہیں میڈم —— ہم نے اس بات کا خیال رکھا تھا۔ پانچ سو ڈالر خرچ کئے ہیں تو اس پیٹرول بوائے نے سب کچھ اگل دیا ہے"۔ زیرو ٹو نے کہا۔

"ہوں —— اس کا مطلب ہے زیرووَن پہلے ہی فرینک کے ہاتھوں مارا جا چکا تھا۔ اور وہ لوگ اس لئے یہاں موجود تھے کہ خطرہ تم

مول لیں اور شکار پر قبضہ وہ کر لیں۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ میں پورے
ایئرپورٹ کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گی۔ تم ایسا کرو فوراً اپنے ساتھ
سمیت ایئرپورٹ پہنچ جاؤ ۔۔۔ میں اور کرافٹ بھی وہیں پہنچ رہے ہیں
تم نے ہر قیمت پر اس فرینک کو وہاں سے اغوا کرنا ہے۔ زندہ یا مردہ
ہر صورت میں ۔۔۔ ہو سکتا ہے وہاں فرینک کے ساتھی بھی موجود ہوں
اور پرنس اور اس کے ساتھی بھی ہوں۔ لیکن تم نے کسی رکاوٹ کی پرو
نہیں کرنی۔ چاہے پورے ایئرپورٹ کو ہی نہ اڑانا پڑے۔ اور پرنس
اس کے ساتھی اور مائکی گروپ سب کو ختم کرنا پڑے ۔۔۔ الزبتھ نے
سرد لہجے میں کہا۔

" لیکن میڈم ۔۔۔ اس طرح تو وہاں ایک طوفان کھڑا ہو جائے گا۔
پولیس بھی ہمارے پیچھے پڑ جائے گی۔ اور پھر ہمارا یہاں رہنا اور یہاں
سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا ۔۔۔ زیرو ٹو نے کہا۔

" کچھ بھی ہو جائے۔ مجھے وہ مائیکرو فلم چاہیئے اور بس"
الزبتھ نے کرخت لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے میڈم ۔۔۔ ہم وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے بعد
جیسی بھی صورت حال ہو گی اس کے مطابق عمل کر لیا جائے گا"
زیرو ٹو نے کہا۔

" تم سب نے میک اپ میں جانا ہے۔ کیونکہ مائکی گروپ تمہیں
پہچانتا ہے۔ میں اور کرافٹ بھی میک اپ میں ہوں گے ۔۔۔ تم نے
فرینک سے وہ مائیکرو فلم حاصل کرنی ہے۔ اس کے بعد اگر وہ زندہ ہو
تو اسے گولی مار دینا اور اگر وہ مردہ ہو تو اس کی لاش سڑک پر پھینک

یں۔ اور سنو ۔۔۔ گلزار پور کا کوئی [illegible] ت جانا۔ پرنس تمہارے اس
ے سے واقف ہے۔ تم [illegible] پر پہنچنا۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں
گی ۔۔۔ الزبتھ نے کہا۔

" ٹھیک ہے میڈم ۔۔۔ اوکے ۔۔۔ زیرو ٹو نے کہا۔ اور
الزبتھ نے رسیور رکھ دیا۔

" چلو کرافٹ۔ ریڈی میڈ میک اپ کر لو۔ ہو سکتا ہے وہاں تمہاری
صورت کی ضرورت پڑ جائے۔ جلدی کرو۔ میں بھی اپنا حلیہ بدل لوں"
الزبتھ نے تیز لہجے میں ماسٹر کرافٹ سے کہا۔ اور خود بھاگ کر الماری
کی طرف بڑھی جہاں اس کے بیگ میں میک اپ کا سامان موجود تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Pakistanipoint

ٹائیگر ایئرپورٹ پر کافی دیر سے موجود تھا۔ اس نے یہاں آتے ہی سارا ایئرپورٹ چھان مارا تھا لیکن لیمرٹ یا فرینک جیسے قدوقامت اور حلیے کا کوئی آدمی اُسے نظر نہ آیا تھا۔ چنانچہ گھوم پھر کر وہ بیرونی گیٹ پر ایسی جگہ پر کھڑا ہو گیا جہاں سے ایئرپورٹ میں داخل ہونے کے لئے ہر شخص کو لامحالہ گزرنا پڑتا تھا ـــــ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی سے اترتے ہوئے ایک آدمی کو دیکھ کر چونک پڑا۔ یہ آدمی بالکل فرینک کے حلیے اور قدوقامت پر پورا اترتا تھا۔ فرینک کے پاس کوئی سامان نہ تھا۔ وہ خالی ہاتھ تھا۔ جب وہ ایئرپورٹ کی عمارت میں داخل ہوا تو ٹائیگر بھی اس کے ساتھ ہی اندر آگیا ـــــ فرینک پسنجر لاؤنج میں آکر رک گیا۔ اس نے کسی ٹکٹ ونڈو یا کسی کاؤنٹر کی طرف توجہ ہی نہ کی تھی بلکہ اس کی نظریں لاؤنج کے گیٹ کی طرف جمی ہوئی تھیں اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ اُسے کسی کا انتظار ہے۔

اور تقریباً دس منٹ بعد اس نے فرینک کو چونکتے ہوئے دیکھا۔ ـں کی نظروں کا تعاقب کرتے ہی اس کی نظریں گیٹ میں داخل ہوتے ہوئے رشل پر پڑیں۔ وہ مارشل بار کے مارشل سے اچھی طرح واقف تھا۔ اب ...اس کا خیال یہی خیال رہا کہ مارشل کسی قسم کے جرائم میں کبھی ملوث نہیں ہـ ـــــ لیکن موجودہ صورت حال میں مارشل بھی اس دھندے میں ہی طرح ملوث نظر آ رہا تھا۔ مارشل نے بھی فرینک کو دیکھا اور پھر سر ملا کر سے کچھ اشارہ کیا اور تیزی سے ایک کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ کافی یر تک کاؤنٹر پر کھڑے آدمی سے بات چیت کرتا رہا ـــــ پھر جب وہ ٹا تو اس کے ہاتھ میں ٹکٹ، پاسپورٹ اور دوسرے کاغذات موجود تھے۔ ٹکٹ اور کاغذات لے کر وہ سیدھا فرینک کے پاس پہنچ گیا۔ ٹائیگر بھی احتیاط سے قدم اٹھاتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔ لیکن اس نے پنا چہرہ مارشل سے بچائے رکھا۔

"کام ہو گیا" ـــــ فرینک نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ یہ لیجئے ٹکٹ اور کاغذات۔ فلائٹ کچھ لیٹ ہو گئی ہے۔ ب آپ کو مزید ایک گھنٹہ انتظار کرنا پڑے گا۔ بہرحال ٹکٹ او کے ہو گیا ہے" ـــــ بوڑھے مارشل نے دبے لہجے میں کہا۔

"او کے شکریہ ـــــ تمہارا کام میں جاتے ہی کر دوں گا۔ تم بے فکر رہو" ـــــ فرینک نے کہا۔

"اچھا اب مجھے اجازت ہے یا میری ضرورت پڑے گی" رشل نے سر ملاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ اب تم جاؤ" ـــــ فرینک نے کہا اور مارشل اس سے

معائنہ کر کے گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ مارشل کا کام صرف فرینک کو ٹکٹ مہیا کرنا تھا۔ اس لئے اس نے مارشل کے جانے کی پرواہ نہ کی اور خاموشی سے ایک طرف کھڑا رہا۔ فرینک اب پوری طرح مطمئن نظر آ رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران پسنجر لاؤنج میں داخل ہوا تو ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف چل پڑا۔ چند ہی لمحوں میں وہ عمران کو اب تک کی ساری صورت حال سے آگاہ کر چکا تھا۔

"اس کے اور ساتھی تو یہاں نہیں ہیں" —— عمران نے پوچھا۔

"نہیں —— میں نے چیک کیا ہے یہ اکیلا ہے" —— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہوشیار رہو۔ میں اس سے بات کرتا ہوں" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور بڑے مطمئن انداز میں فرینک کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر فرینک مجھے مارشل نے بھیجا ہے" —— عمران نے اس کے قریب پہنچ کر بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مارشل —— اوہ کیا بات ہے" —— فرینک نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے پیغام دیا ہے کہ آپ اس فلائیٹ سے نہ جائیں۔ ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ گروپ کے آدمیوں نے اس فلائیٹ کو تباہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے —— ان کا پلان یہ ہے کہ آپ کو یہیں قتل کر دیا جائے۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو جہاز ہی اڑا دیا جائے" —— عمران

ے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب —— یہ کیسے ممکن ہے۔ بکواس ہے انہیں کسی چیز کا
ی نہیں ہے" —— فرینک نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ ایسی باتیں سوچ رہے ہیں کہ باس مارشل کی معلومات غلط ہو
ستی ہیں تو آپ یقیناً غلطی پر ہیں۔ باس کی معلومات کو آج تک کبھی چیلنج
ہیں کیا جا سکا" —— عمران نے کہا۔

"مارشل کہاں ہے —— میری اس سے بات کراؤ" —— فرینک
ے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"آیئے —— میں ٹرانسمیٹر پر بات کرا دیتا ہوں" —— عمران نے اثبات
ں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر —— اوہ۔ یہاں ٹیلی فون پر کیوں نہیں ہو سکتی"
ینک ایک بار پھر چونک پڑا۔

"یہ بھی باس کی ہی ہدایت ہے۔ وقت ضائع نہ کیجئے۔ ادھر آیئے"
ان نے کہا اور باتھ روم کی طرف چل پڑا۔ چند قدم چل کر عمران کو احساس
ہو کہ فرینک اس کے ساتھ نہیں ہے تو وہ مڑا۔ لیکن فرینک وہیں کھڑا
سی سوچ میں گم تھا —— عمران سمجھ گیا کہ فرینک ضرورت سے زیادہ
تا ہے۔ وہ اُسے لے آنے کے لئے دوبارہ اس کی طرف بڑھنے
ہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک تڑتڑاہٹ کی تیز آواز گونجی اور فرینک
ے ساتھ ساتھ تین اور آدمی بھی چیختے ہوئے فرش پر گرے۔ ہال میں
و لمحے کے لئے تو سناٹا چھا گیا —— لیکن دوسرے لمحے چیخوں کے
ے بھگدڑ سی مچ گئی۔ اُسی لمحے عمران نے چار آدمیوں کو عقاب کی

طرح فرش پر پڑے ہوئے فرینک کی طرف جھپٹتے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی دو مختلف جگہوں سے آوازیں گونج لگیں۔ اور لوگ مکھیوں کی طرح گرنے لگے —— دو مختلف سپاٹس سے فائرنگ ہو رہی تھی۔ عمران بھی اچھل کر نیچے گرا۔ کیونکہ فائرنگ بالکل اند دھند انداز میں کی جا رہی تھی۔ اور پھر ایک لمحے میں فرینک کو اٹھا کر وہ چاروں گیٹ سے باہر نکل گئے۔ جب کہ ایک آدمی ان کے سامنے مشین گن سے فائرنگ کر رہا تھا جب کہ ایک ہال میں ہی فائرنگ مصروف تھا —— اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی ہال سے باہر نکل اس کے باہر نکلتے ہی عمران بھی اپنی جگہ سے اچھلا اور تیزی سے باہر کی طرف لپکا۔ یہ سب کچھ صرف چند ہی لمحوں میں وقوع پذیر ہو گیا تھا۔

اور پھر دو کاروں کو اس نے طوفان کی سی رفتار سے دوڑتے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں میں ابھی تک آگے پیچھے فائرنگ ہو رہی تھی۔

عمران دوڑتا ہوا اپنی کار کی طرف بھاگا۔ ابھی وہ کار میں بیٹھا ہی تھا اچانک ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کی کار کو جھٹکا لگا۔ لگتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اس کی کار کا ٹائر فلیٹ ہو چکا ہے۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے کھسک کر دوسرے دروازے سے باہر نکل آیا —— اُ لمحے ٹائیگر کی کار تیزی سے اس کے پاس آئی تو عمران اچھل کر اس کی سیٹ پر بیٹھا اور ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے کار آگے بڑھائی۔ دوسرے لمحے مسلسل دو دھماکے ہوئے اور ٹائیگر نے بڑی مشکل سے کار کو کنٹرول کیا —— کار گھسٹتی ہوئی رک گئی۔ اس کے پچھلے دونوں تباہ ہو چکے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" —— ٹائیگر نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"شوٹنگ یاور" —— عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور تیزی سے باہر کو لپکا۔ اُسی لمحے اس نے بائیں طرف سے ایک سرخ رنگ کی کار کو بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے دیکھا۔ اُسے سائیڈ سیٹ پر ایک آدمی کی جھلک نظر آئی جس کے ہاتھ میں سب مشین گن تھی —— لیکن جب تک عمران ریوالور نکالتا کار ریوالور کی رینج سے باہر نکل چکی تھی۔ اور عمران دانت پیس کر رہ گیا۔ اُسے یہ توقع بھی نہ تھی کہ اس طرح کے حالات پیش آ سکتے ہیں ورنہ وہ لازماً سیکرٹ سروس کے ارکان کو پہلے ہی یہاں بلا لیتا —— عمران نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو —— عمران کالنگ اوور" —— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس —— جولیا سپیکنگ اوور" —— چند لمحوں بعد ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"جولیا —— سب ممبرز کو شہر میں پھیلا دو۔ سرخ رنگ کی ڈاٹسن نمبر زیرو زیرو سکس زیرو ون کو فوری طور پر تلاش کیا جائے۔ اوور اینڈ آل" —— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ کیونکہ پولیس گاڑیوں نے اب ہر طرف گھیرا ڈالنا شروع کر دیا تھا۔

"نکل چلو ٹائیگر۔ ورنہ یہ پولیس والے پھنسا لیں گے" —— عمران نے جھک کر ٹائیگر سے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا ہجوم میں داخل ہو گیا۔ اس کی سمجھ میں اب تک یہ کھیل نہ آ رہا تھا کہ آخر کون

لوگ اس طرح دیدہ دلیری سے واردات کر سکتے ہیں۔ فرینک کو گولی مارنے کا مطلب تو یہ تھا کہ یہ فرینک کے مخالف گروپ سے متعلق ہیں اور اس لحاظ سے تو صرف الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ کا ہی گروپ بچ ہ جاتا تھا۔ لیکن سب مشین گن والے کی شکل نامانوس تھی۔

یہی سوچتا ہوا عمران ہجوم میں سے ہوتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اُسے جیب میں ٹرانسمیٹر کی ٹوں ٹوں سنائی دی۔ وہ تیزی سے ایک دیوار کی آڑ میں لپکا اور اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"صفدر کالنگ عمران۔ صفدر کالنگ اوور" —— بٹن آن ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس —— عمران بول رہا ہوں اوور" —— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب —— ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ نے آپ کی اور ٹائیگر کی کار پر فائرنگ کی ہے۔ میں ان کا تعاقب کر رہا ہوں وہ سرخ ڈاٹسن میں ہیں۔ ان کا رُخ آدم کالونی کی طرف ہے اوور" —— صفدر نے رپورٹ دی۔

"اوہ ٹھیک ہے —— تم ان کا پیچھا نہ چھوڑنا میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل" —— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ کیونکہ ایسی جگہ وہ زیادہ دیر ٹرانسمیٹر پر بات نہ کر سکتا تھا۔ ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال کر وہ ایک سائیڈ پر رکنے والی ٹیکسی کی طرف بڑھا —— ٹیکسی سے ابھی تک

ب آدمی نکلا تھا اور وہ کرایہ دے رہا تھا۔ عمران نے تیزی سے دروازہ ولا اور اندر بیٹھ گیا۔

"جلدی کرو آدم کالونی —— ڈبل کرایہ۔ جلدی" —— عمران نے ز لہجے میں حیرت بھرے انداز میں اپنی طرف دیکھتے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا۔

اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے یک لخت ایکسیلیٹر بادیا۔

"بتاؤ کہاں ہے وہ فلم رول" ___ الزبتھ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی پر بیٹھے ہوئے فرینک کے منہ پر زوردار تھپڑ جڑ دیا۔ فرینک کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں۔ اس کے جسم سے خون اب بھی چار پانچ جگہوں سے نکل رہا تھا۔

"تت ___ تم ___ تم الزبتھ تم کچھ حاصل نہ کر سکو گی" ___ فرینک نے آدھی آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری ہڈیوں سے بھی فلم رول نکال لوں گی" ___ الزبتھ نے بپھرے ہوئے انداز میں کہا۔ اور ایک بار پھر پوری قوت سے فرینک کو تھپڑ جڑ دیا۔ لیکن دوسرے لمحے فرینک کی گردن ایک جھٹکے سے ڈھلک گئی، وہ ختم ہو چکا تھا۔

"اس کی بوٹیاں ادھیڑ ڈالو۔ اس کی ہڈیاں توڑ ڈالو۔ فلم رول لازماً اس کے پاس ہے" ___ الزبتھ نے فرینک کے مرتے ہی مڑ کر

پنے پیچھے کھڑے ہوئے چند آدمیوں سے کہا۔

"اس کا لباس تو ہم نے چیک کیا ہے میڈم" ___ ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر کہا۔

"یہ باہر جا رہا تھا، رول لازماً اس کے پاس ہونا چاہئے" زبتھ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اس کے دانت چیک کرو۔ کہیں ان میں سے کسی میں خلا نہ ہو" زبتھ کے ساتھ کھڑے ہوئے ماسٹر کرافٹ نے کہا اس کے ہاتھ میں سب مشین گن تھی۔

"ارے ہاں واقعی ماسٹر ایسا ہو سکتا ہے" ___ زیروڈو نے کہا۔ و پھر اس نے مردہ فرینک کا منہ جبراً کھولا اور تیزی سے اس کے نتوں کو چیک کرنے لگا۔

"مل گیا ___ مل گیا" ___ دوسرے لمحے زیرڈو نے مسرت سے چیختے ہوئے کہا۔ اور جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو اس کے ہاتھ میں مائیکرو فلم رول موجود تھا۔ یہ بٹن سے بھی چھوٹا رول واقعی فرینک کے ایک دانت کے خلا میں پھنسا ہوا تھا ___ الزبتھ نے جلدی سے رول زیرڈو کے ہاتھ سے لے لیا۔

"ویری گڈ ماسٹر کرافٹ ویری گڈ ___ اس کا تمہیں کیسے خیال آیا۔ ورنہ ہم تو یونہی سر پٹکتے رہ جاتے" ___ الزبتھ نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"میں نے ایک بار فرینک کے منہ سے ہی اس آئیڈیے کو سنا تھا۔ اور اب اچانک مجھے یاد آ گیا" ___ ماسٹر کرافٹ نے فخریہ لہجے

میں کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے میڈم" ـــــــ زیرو ٹو نے کہا۔

"تم سب فوری طور پر میک اپ صاف کر کے بکھر جاؤ۔ ہم اُسی طرح ہوٹل میں رہیں گے۔ پرنس کو ماسٹر کرافٹ نے جھٹک دیا ہے۔ وہ اب بھی یہی سمجھے گا کہ فلم رول ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ پھر موقع دیکھتے ہی میں رول کو نکال دوں گی ـــــــ اس کے بعد اطمینان سے ہم چلے جائیں گے۔ کوئی ٹرانسمیٹر کال یا ٹیلی فون کال کرنے کی ضرورت نہیں جب ضرورت ہوگی میں خود ہی کال کر دوں گی۔ مختلف ہوٹلوں میں کمرے لے لو" ـــــــ الزبتھ نے کہا۔ اور پھر وہ ماسٹر کرافٹ کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے باہر کی طرف لپکی۔ سرخ ڈاٹسن پورچ میں موجود تھی۔ یہ کار ہوٹل والوں کی طرف سے انہیں دی گئی تھی اس لئے وہ اُسے چھوڑ نہ سکتے تھے۔

"جلدی کرو کرافٹ ـــــــ بس اب نکل چلو" ـــــــ الزبتھ نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ماسٹر کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے کار کوٹھی کے گیٹ سے باہر آگئی۔

"الٹی سمت چلنا چکر کاٹ کر ـــــــ ہم نے میک اپ بھی صاف کرنے ہیں" ـــــــ الزبتھ نے کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کار کو بائیں طرف موڑ دیا۔ اس طرح وہ کالونی کی مین روڈ کی طرف جانے کی بجائے اس کی عقبی طرف کو مڑ گئے تھے۔ کالونی کے اختتام پر ایک کچی سڑک سے ہوتے ہوئے وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر شاہراہ عراق پر جا پہنچے جو مضافات سے شہر کو جاتی تھی۔

"بس یہیں درختوں کے جھنڈ میں روک لو۔ میک اپ صاف کر لیں" ـــــــ

الزبتھ نے کہا۔ اور اپنی سیٹ کے نیچے ہاتھ بڑھا کر اس نے میک اپ باکس باہر نکالا اور پھر میک اپ ریموونگ کریم کی مدد سے میک اپ صاف کرنا شروع کر دیا ـــــــ ماسٹر کرافٹ نے بھی ساتھ ہی میک اپ صاف کرنا شروع کر دیا۔ اور چند منٹوں بعد وہ دونوں اصلی شکل میں آ گئے۔

"اس پرنس کو میں نے جھٹک تو دیا ہے۔ وہ براہِ راست زد میں نہیں آیا ورنہ میں گولی اس کے سینے میں مار دیتا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ دوبارہ ہمارے پاس ضرور آئے گا۔ اس لئے یہ فلم رول ایسی جگہ چھپانا چاہیئے کہ جہاں سے وہ اسے برآمد نہ کر سکے" ـــــــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"میں سمجھتی ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ وہ پرنس لاکھ سر پٹکے یہ رول اب حاصل نہیں کر سکتا" ـــــــ الزبتھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہرحال تم سمجھدار ہو" ـــــــ کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار آگے بڑھا دی۔ شہر میں داخل ہوتے ہی الزبتھ نے اُسے ایک شاپنگ سٹور کے سامنے کار روکنے کا اشارہ کیا اور جیسے ہی ماسٹر کرافٹ نے کار روکی۔ الزبتھ تیزی سے نیچے اتر گئی۔

"تم رکو۔ میں ابھی آ رہی ہوں" ـــــــ الزبتھ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی شاپنگ سٹور میں داخل ہوگئی۔ کرافٹ خاموش ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا رہا۔ اس کے ذہن میں ایئرپورٹ کی سچویشن ابھی تک گھوم رہی تھی۔ زیرو ٹو اور اس کے ساتھیوں نے انتہائی دلیرانہ اقدام کیا تھا اور الزبتھ

باہر ہی موجود رہے تھے۔ انہوں نے کار ایک آڑ میں کھڑی کر رکھی تھی۔ جب اندر فائرنگ ہوئی اور اس کے بعد زخمی فرینک کو باہر نکال کر کار میں سوار کیا گیا تو کرافٹ نے سب مشین گن سنبھال لی ــــــ کیونکہ الزبتھ نے اس کے ذمے تعاقب کرنے والوں کو روکنے کی ڈیوٹی لگائی تھی۔ اس کے بعد انہیں پرنس ہال میں سے نکل کر دوڑتا ہوا نظر آیا۔ کرافٹ نے اس پر فائر کھولنا چاہا۔ لیکن اس کی خوش قسمتی کہ ایک بس سامنے آگئی۔ اور جب بس گزری تو وہ کار میں بیٹھ چکا تھا ــــــ کرافٹ نے اس کا ٹائر فلیٹ کر دیا۔ لیکن وہ اُسی طرف سے باہر نکلنے کی بجائے دوسری طرف سے نکلا اور اس کی جھلک اس وقت نظر آئی جب وہ ایک اور کار میں بیٹھ رہا تھا۔ کرافٹ نے اپنی مہارت سے اس دوڑتی ہوئی کار کے پچھلے دونوں ٹائر فلیٹ کر دیئے ــــــ اس کے بعد الزبتھ نے جو اس وقت ڈرائیونگ سیٹ پر تھی۔ بے تحاشا کار دوڑا دی۔ کیونکہ پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کے علاوہ اب ارد گرد کے لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اور پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں کو پوری طرح کور دی ــــــ راستے میں کاریں بدلی گئیں۔ اور اس طرح وہ سب آسانی سے آدم کالونی والی خالی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ اور اس طرح ان کا یہ عجیب وغریب مشن پوری طرح کامیاب ہو گیا۔ اب اُسے یقین تھا کہ ان تک کوئی نہ پہنچ سکے گا۔ بس اگر خطرہ تھا تو صرف پرنس کی طرف سے تھا۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس بار چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے وہ پرنس کے سینے میں گولی اتار کر اُسے اپنی شوٹنگ پاور کا یقین بہر حال دلا دے گا ــــــ کیونکہ شو کے بعد بھی اس کمرے میں اُسے گولی نہ مار سکنے سے

اس کا ذہن بُری طرح کھول رہا تھا اور پھر الزبتھ نے بھی اُسے طعنہ دیا تھا۔ اس لئے اب وہ ہر حالت میں اس کا طعنہ صاف کر دینا چاہتا تھا۔ ابھی وہ اسی سوچ بچار میں گم تھا کہ الزبتھ تیزی سے چلتی ہوئی آئی اور دروازہ کھول کر سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"چلو اب" ــــــ الزبتھ نے کہا۔ اور کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

"کیا لینے گئی تھیں" ــــــ کرافٹ نے پوچھا۔

"میں نے سوچا تھا کچھ شاپنگ کر لوں۔ لیکن کوئی چیز پسند ہی نہیں آئی۔ ویسے ہی نکل آئی" ــــــ الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کرافٹ نے سر ہلا دیا۔ ویسے وہ محسوس کر رہا تھا کہ شاپنگ سٹور میں جانے سے پہلے اور واپس آنے کے بعد الزبتھ کے چہرے پر نمایاں اطمینان کے اثرات ابھر آئے ہیں۔ لیکن اس نے زیادہ پوچھ گچھ مناسب نہ سمجھی کیونکہ وہ الزبتھ کا مزاج دان تھا۔ الزبتھ جو بتانا چاہتی ہو بغیر پوچھے بتا دیتی ہے۔ اور جو نہ بتانا چاہتی ہو وہ لاکھ سر پٹخنے کے باوجود نہیں بتاتی۔ اس لئے وہ خاموش رہا۔

"اب ہوٹل چلنا ہے یا کہیں اور" ــــــ کرافٹ نے پوچھا۔

"ہوٹل" ــــــ الزبتھ نے مختصر سا جواب دیا اور کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کار ہوٹل جانے والی سڑک پر ڈال دی۔

عمران نے آدم کالونی کے پہلے چوک پر ہی ٹیکسی رکوا دی اور اُسے کرایہ دے کر وہ آگے بڑھ گیا۔ ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ ایک کار اس کے قریب آ کر رکی۔ عمران نے چونک کر دیکھا تو یہ صفدر کی کار تھی —— عمران رک گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق صفدر کو ان کاروں کے پیچھے ہی یہاں پہنچ جانا چاہیے تھا۔ جب کہ صفدر اب پہنچ رہا تھا۔

"سوری عمران صاحب —— بس اچانک پٹرول ختم ہو گیا۔ اس لئے میں تعاقب جاری نہ رکھ سکا۔ کیونکہ وہاں کوئی اور سواری بھی نہ تھی" صفدر نے نیچے اتر کر معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے ضروری نہیں کہ وہ لوگ آدم کالونی ہی آئے ہوں" —— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آئے تو وہ اسی طرف ہیں کیونکہ جس موڑ پر میں نے آپ کو کال کیا تھا۔ وہاں سے اس کالونی کی طرف ہی آیا جا سکتا ہے۔ اور کہیں نہیں جا سکتے" صفدر نے کہا۔

"لیکن اب اتنی بڑی کالونی میں انہیں کیسے تلاش کریں" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور اُسی لمحے اس کی جیب میں ٹرانسمیٹر کی ٹوں ٹوں ہوئی تو عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"چوہان سپیکنگ اوور" —— چوہان کی آواز سنائی دی۔

"یس —— عمران بول رہا ہوں اوور" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب —— میں نے سرخ رنگ کی ڈاٹسن چیک کر لی ہے۔ وہ ایک شاپنگ سٹور کے باہر کھڑی تھی۔ اس میں ڈرائیونگ سیٹ پر ماسٹر کرافٹ موجود تھا۔ اُسی لمحے اس کی بیوی الزبتھ اس شاپنگ سٹور سے نکلی اور پھر وہ کار میں بیٹھ گئی —— میں ان کا تعاقب کرتا رہا۔ وہ وہاں سے سیدھے ہوٹل شوبرا پہنچے ہیں۔ اب میں آپ کو وہیں سے کال کر رہا ہوں اوور" —— چوہان نے کہا۔

"یہ شاپنگ سٹور کس جگہ ہے اوور" —— عمران نے پوچھا۔

"یہ شاہراہ عراق پر شہر کے تقریباً آغاز میں ہے۔ ٹاولٹی شاپنگ سٹور اوور" —— چوہان نے جواب دیا۔

"شاپنگ سٹور سے نکلتے وقت اس کے ہاتھ میں کچھ تھا اوور" عمران نے پوچھا۔

"نہیں —— وہ خالی ہاتھ تھی اوور" —— چوہان نے جواب دیا۔

"اوکے —— تم وہیں رہو۔ اگر وہ باہر جائیں تو ان کی نگرانی کرنا اوور اینڈ آل" —— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"آدم کالونی کی عقبی کچی سڑک بھی چکر کاٹ کر شاہراہ عراق پر ہی جا نکلتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ یہاں سے فارغ ہو کر نکل گئے ہیں" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس کی نظریں ایک کوٹھی کے گیٹ پر جم گئیں۔ ایک باوردی دربان گیٹ پر کھڑا تھا۔ عمران قدم بڑھاتا اس کی طرف چل پڑا —— صفدر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ اپنے آپ کو تعاقب مکمل نہ کر سکنے کی وجہ سے چور سا محسوس کر رہا تھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک سرخ رنگ کی ڈاٹسن کار یہاں آئی ہے وہ میرے دوست ہیں۔ لیکن مجھے ان کی کوٹھی کا نمبر یاد نہیں رہا۔" عمران نے قریب جا کر بڑے میٹھے لہجے میں دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سرخ رنگ کی ڈاٹسن کار —— اوہ ہاں —— میں نے اُسے تھوڑی دیر پہلے اس نیلے رنگ کی کوٹھی سے نکلتے دیکھا ہے۔ میں خیال نہ کرتا۔ لیکن وہ عقبی طرف مڑ گئی تھی۔ حالانکہ اس طرف کوئی سڑک نہیں ہے۔ اس کے بعد بھی دو نیلے رنگ کی کاریں وہاں سے نکلی ہیں وہ ادھر ہی گئی ہیں" —— دربان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ —— بس ٹھیک ہے۔ اب میں انہیں مل لوں گا" عمران نے کہا اور تیزی سے اس نیلی کوٹھی کی طرف بڑھنے لگا۔ جس کا دربان نے اشارہ کیا تھا۔

"ان کے ساتھی نیلے رنگ کی کاروں میں تھے۔ وہ تو تمہیں راستے میں ملے ہوں گے" —— عمران نے اپنے ساتھ چلتے ہوئے صفدر سے کہا۔

"نہیں وہ تو کولٹن اور سفید رنگ کی کاروں میں تھے۔ اس لئے میں نے نیلے رنگ کی کاروں کے متعلق خیال نہیں کیا" —— صفدر نے کہا۔ اور عمران سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس نیلی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ عمران نے مڑ کر اس دربان کی طرف دیکھا۔ تو دربان اپنی کوٹھی کے اندر جا رہا تھا۔ عمران جلدی سے پھاٹک پر چڑھا اور تیزی سے دوسری طرف کود گیا —— اندر کوٹھی خالی محسوس ہو رہی تھی۔ عمران نے پھاٹک کا چھوٹا حصہ اندر سے کھول دیا تو صفدر بھی اندر آ گیا۔

"کوٹھی خالی دکھائی دے رہی ہے" —— صفدر نے عمارت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں لگتا تو ایسے ہی ہے" —— عمران نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے عمارت کے اندر کی طرف بڑھنے لگا۔ ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا۔ صفدر نے بھی ریوالور نکال لیا تھا۔

لیکن واقعی کوٹھی خالی تھی۔ اور پھر ایک کمرے میں کرسی پر پڑی ہوئی فرینک کی لاش انہیں نظر آ گئی۔ اس کے جسم پر موجود لباس چیتھڑوں میں بدل چکا تھا۔ یہ چیتھڑے بھی خون سے لتھڑے ہوئے تھے فرینک کا منہ اس طرح کھلا ہوا تھا جیسے مرنے کے بعد اس کا زبردستی منہ کھولا گیا ہو —— عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ وہ چند لمحے

غور سے فرینک کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اپنی انگلی فرینک کے منہ میں ڈالی اور اس کے دانت ٹٹولنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک دانت میں بنے ہوئے خلا پر اس کی انگلی رک گئی۔ یہ مصنوعی دانت تھا اور اس کے اندر خلا موجود تھا ——— عمران نے انگلی کی مدد سے اُسے چیک کیا۔ اور پھر وہ انگلی باہر نکالی۔

"وہ فلم رول لے گئے ہیں۔ یہ یقیناً اس کے دانت کے خلا میں موجود تھا۔ اس لئے اس کا منہ اس طرح کھولا گیا ہے۔ ایک دانت میں خلا موجود ہے" ——— عمران نے کہا۔

"پھر تو وہ مائیکرو رول ہو سکتا ہے۔ جو دانت میں پورا آجائے" صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں لازماً یہ مائیکرو رول ہو گا بٹن جتنا۔ پہلے میں بھی یہی سمجھا تھا کہ عام فلم رول ہو گا۔ آؤ چلیں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ عمارت سے نکل کر گیٹ کی طرف چل پڑے۔

"اب کیا کرنا ہے ——— ہوٹل چلیں" ——— صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے پہلے اس شاپنگ سٹور کو چیک کر لیا جائے۔ الزبتھ بہت عیار عورت ہے وہ کبھی بھی رول کو اپنے پاس نہ رکھے گی۔ عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ صفدر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں شاپنگ سٹور کی طرف بڑھنے لگیں۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے کار شاپنگ سٹور کے سامنے جا کر روکی۔ اور نیچے اتر آیا۔ صفدر بھی کار روک کر باہر آ چکا تھا۔

"آؤ صفدر۔ ہو سکتا ہے آج بھوسے کے ڈھیر میں سے سوئی مل جائے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا۔ اور وہ دونوں شاپنگ سٹور میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا سٹور تھا جس میں ہر قسم کی ورائٹی موجود تھی۔ سٹور میں توقع کے خلاف خاصا رش تھا۔ تقریباً آٹھ کے قریب سیلز مین تھے۔ اور ایک طرف سپروائزر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران چند لمحے خاموش کھڑا سٹور کا جائزہ لیتا رہا۔

"آپ پرنس آف ڈھمپ ہیں" ——— اچانک ایک اشتیاق بھری آواز عمران کے کانوں میں پڑی اور عمران چونک پڑا۔ یہ آواز سپروائزر کی تھی جو اُٹھ کر ان کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"آپ کو میں اس حلیے میں پرنس لگ رہا ہوں۔ اگر پرنس ایسے ہوتے ہیں تو پھر آپ تو کنگ بلکہ ایمپرر ہوں گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری ——— دراصل میں نے ماسٹر کرافٹ کا شو دیکھا تھا وہاں پرنس آف ڈھمپ کو دیکھا تو شکل وصورت اور قدوقامت تو بالکل آپ جیسی تھی" ——— سپروائزر نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"صرف لباس کا فرق تھا۔ اس لئے تو میں نے حلیے کا لفظ استعمال کیا تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سپروائزر چونک پڑا۔

"مطلب کہ آپ واقعی پرنس ہیں" ——— سپروائزر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہی نہیں درحقیقت ہی پرنس ہیں۔ لیکن اس وقت یہ تکلف کے چکر میں نہیں ہیں کہ باڈی گارڈ ساتھ رکھیں" ——— صفدر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" ویسے ان دو باڈی گارڈوں پر یہ اکیلا ہی بھاری ہے۔ لیکن یہاں بھی لباس کا ہی چکر ہے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ جناب۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ آپ نے اس روز جس مہارت کا مظاہرہ کیا تھا مجھے اب تک اس پر حیرت ہے۔ آپ واقعی باکمال ہیں "۔۔۔۔ سپر وائزر نے بڑے عقیدت مندانہ انداز میں کہا۔

" آپ نے زبردستی ہمارا تعارف تو کرا لیا۔ لیکن آپ نے ابھی تک اپنا تعارف نہیں کرایا "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" میرا نام احسن رضا ہے۔ میں یہاں سٹور میں سپر وائزر ہوں "

سپر وائزر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ نے شو دیکھا تھا تو آپ نے ماسٹر کرافٹ کی بیوی کو بھی دیکھا ہو گا "۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ جی ہاں۔ ضرور دیکھا تھا۔ ویسے ان کا حوصلہ اور ہمت بھی قابل د تھی۔ آج وہ یہاں بھی تشریف لائی تھیں۔ لیکن ان کے ساتھ ماسٹر کرافٹ نہ تھے۔ اس لئے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ ان سے تعارف کراؤ سپر وائزر نے خود ہی کہہ دیا۔

" آپ نے اچھا کیا۔ سنا ہے وہ کاٹ کھاتی ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سپر وائزر بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ کے سٹور سے انہیں کچھ پسند بھی آیا یا دیکھ کر ہی واپس چلی

گئیں۔ میں نے تو سنا ہے کہ انہیں کم ہی کوئی چیز پسند آتی ہے "۔ صفدر نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ آپ نے درست سنا ہے۔ وہ یہاں مختلف کاؤنٹرز پر گئیں۔ سامان دیکھتی رہیں۔ سیلز مین نے پوچھا بھی۔ لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور بس اسی طرح مختلف کاؤنٹرز دیکھ کر واپس چلی گئیں۔ میں اس وقت ایک ضروری ٹیلی فون کال میں مصروف تھا۔ اس لئے میں ان سے پوچھ بھی نہ سکا "۔۔۔۔ سپر وائزر نے جواب دیا۔

" سارے کاؤنٹرز گھومتی رہیں یا صرف ایک دو کاؤنٹر تک ہی رہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ میں انہیں کوئی تحفہ دینا چاہتا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ ان کی پسند کا پتہ چل جاتا "۔۔۔۔ عمران نے بات بنانے کے لئے کہا۔

" اوہ ہاں وہ صرف تین کاؤنٹرز پر رکیں تھیں۔ پرفیوم، جیولری اور کھلونوں والے کاؤنٹرز "۔۔۔۔ سپر وائزر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے کوئی چیز اندر سے نکلوا کر بھی دیکھی ہو گی "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میرا خیال ہے۔ انہوں نے ایک مومی مجسمہ دیکھا تھا۔ سیلز مین نے انہیں بتایا کہ یہ ہمارا ڈیکوریشن پیس ہے۔ برائے فروخت موجود نہیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ وہ اسے خریدنا نہیں چاہتیں صرف دیکھنا چاہتی ہیں۔ جس پر سیلز مین نے انہیں دکھا دیا "۔۔۔۔ سپر وائزر نے کہا۔

" اچھا کون سا ہے وہ ۔۔۔ کیا ہم دیکھ سکتے ہیں "۔۔۔۔ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں چمک آگئی۔

"ہاں ہاں ——— کیوں نہیں آئیے" ——— سپروائزر نے کہا۔ اور وہ کھلونوں والے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ میڈم نے جو ڈیکوریشن پیس دیکھنے کے لئے کہا تھا جو برائے فروخت نہیں وہ دکھاؤ" ——— سپروائزر نے سیلزمین سے کہا۔

"انگا دیوی کا مجسمہ" ——— سیلزمین نے کہا۔

"ہاں ہاں وہی" ——— سپروائزر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور سیلزمین نے کاؤنٹر کے اندر سے ہاتھ بڑھا کر ایک کونے میں رکھا ہوا انگا دیوی کا مجسمہ نکال کر سپروائزر کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس پر ناقابل فروخت کی چٹ موجود تھی ——— یہ افریقی دیوی تھی جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے تھے۔ اور جسم پر پھولوں کا لباس تھا۔ سر پر ایک گلہری کی دم اٹھی ہوئی بنی ہوئی تھی۔ اسے افریقہ میں انگا دیوی کا مجسمہ کہا جاتا تھا۔ اور اسے افریقی خوش قسمتی کی دیوی سمجھتے تھے۔ عمران نے دیکھا کہ ہر کاؤنٹر میں انگا دیوی کا ایک ایک مجسمہ موجود تھا۔

"یہ تو عام ملتا ہے۔ کوئی خاص چیز تو نہیں ہے۔ پھر آپ نے اسے ناقابل فروخت کیوں بنا رکھا ہے" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر ——— دراصل ہمارے سٹور کے مالک مشہور شکاری کرنل ہاشم ہیں۔ ان کی ساری عمر افریقہ میں گزری ہے۔ وہ اس مجسمے کی موجودگی کو اپنے لئے باعث خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جس کاؤنٹر میں یہ مجسمہ ہوگا وہاں بے پناہ سیل ہوگی۔ اور سٹور خوب

چلے گا۔ چنانچہ انہوں نے ہر کاؤنٹر میں یہ مجسمے خاص طور پر رکھوائے ہیں۔ اور ہمیں سختی سے ہدایت کی ہے کہ انہیں کسی صورت اور کسی قیمت پر فروخت نہ کیا جائے" ——— سپروائزر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ جیسے اسے اپنے مالک کی اوہام پرستی پر شرمندگی ہو رہی ہو۔

"اوہ اچھا ——— اپنا اپنا اعتقاد ہے" ——— عمران نے مجسمے کو اپنی انگلیوں میں گھماتے ہوئے کہا۔

"سر۔ کال ہے" ——— اچانک ایک سیلزمین نے سپروائزر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا ——— سر ایک منٹ اجازت دیجیئے" ——— سپروائزر نے کہا۔

"ہاں بالکل" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور سپروائزر تیزی سے اپنے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

عمران مجسمے کو انگلیوں میں گھما گھما کر دیکھتا رہا۔ لیکن کہیں بھی کوئی ایسی جگہ نہ تھی جس میں وہ مائیکرو رول ڈالا جا سکتا۔ پھر اس نے دیوی کے سر پر بنی ہوئی گلہری کی دم والے تاج کو انگلیوں سے ہٹایا تو وہ چونک پڑا۔ سر کے عین درمیان میں سوراخ تھا ——— جس کے چاروں طرف وہ دم بنائی گئی تھی۔ عمران نے دم کے بالوں کو ذرا سا ہٹایا۔ اور پھر مجسمے کو اپنے ہاتھ پر یوں جھٹکا جیسے اس کی مضبوطی کا اندازہ لگا رہا ہو۔ دوسرے لمحے کھٹاک کی ہلکی سی آواز سے بٹن جتنا مائیکرو فلم رول اس کی ہتھیلی پر موجود تھا ——— عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بٹن کو جیب میں منتقل کیا اور پھر دم کو دوبارہ سیٹ کر کے اس نے مجسمہ واپس سیلزمین کی طرف

بڑھا دیا۔

"یہ لیجئے رکھ دیجئے" ——— عمران نے سیلز مین سے مخاطب ہو کر کہا جو گاہکوں کو سامان دکھانے میں مصروف تھا۔

"جی اچھا" ——— سیلز مین نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ہاتھ سے مجسمہ لے کر اُسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا اور دوبارہ گاہکوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"کمال ہے ——— واقعی بھوسے کے ڈھیر سے سوئی مل گئی" ——— صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— کبھی کبھی محاورے بھی غلط ہو جاتے ہیں" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ سپروائزر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس وقت رسیور رکھ ہی رہا تھا۔ انہیں دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے سر۔ تشریف رکھئے۔ میں شرمندہ ہوں۔ آپ سے کچھ پینے پلانے کا بھی نہیں پوچھ سکا" ——— سپروائزر نے کہا۔

"اوہ نہیں ——— بس یہاں سے گزر رہے تھے۔ مجھے کچھ ہیرے چاہئیں تھے۔ میں نے سنا تھا کہ آپ کے سٹور میں ہیرے بھی ہوتے ہیں۔ لیکن کاؤنٹر پر تو نظر نہیں آئے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیرے نہیں سر یہ تو بہت مہنگا آئٹم ہے" ——— سپروائزر نے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے ——— اجازت ——— تھینک یو" ——— عمران نے کہا اور پھر سپروائزر سے مصافحہ کر کے وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آ گئے۔

"ویسے مجھے کبھی کبھی آپ کی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے۔ اب جس طرح مائیکرو رول ملا ہے میں کم از کم سوچ بھی نہ سکتا تھا" ——— صفدر نے باہر آ کر کہا۔

"تم میری خوش قسمتی پر تو رشک کر رہے ہو اس الزبتھ کی ذہانت پر تمہیں رشک نہیں آیا۔ اس نے یہ رول کس طرح چھپایا ہے ہم ساری عمر سر پٹختے رہتے تو یہ رول نہ مل سکتا۔ اور وہ جس وقت چاہتی بڑے اطمینان سے اسے دوبارہ حاصل کر لیتی ——— اب کوئی سوچ بھی سکتا ہے کہ اس نے اسے یہاں اس طرح چھپایا ہو گا۔ اگر چوہان اُسے اتفاق سے نہ دیکھ لیتا تو معاملہ ختم تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— آپ کی بات بالکل درست ہے۔ یہ واقعی ذہانت کی انتہا ہے۔ بہرحال اب کیا پروگرام ہے" ——— صفدر نے کہا۔

"اب صرف ایک بات پوچھنے کی رہ گئی ہے کہ انہوں نے یہ رول کس طرح اڑا لیا ہے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کل کو کوئی اور یا یہی گروپ دوبارہ یہی طریقہ آزمائے۔ اس لئے الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ سے آخری ملاقات ضروری ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار میں سوار ہو گیا۔ صفدر سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"سٹور سے آنے کے بعد تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی مطمئن دکھائی دے رہی ہو"۔ — ماسٹر کرافٹ نے مسکراتے ہوئے الزبتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے یہاں کے لوگوں کی حماقتوں پر ہنسی آ رہی ہے کہ یہ لوگ کس قدر سادہ لوح ہیں۔ اب یہ ساری عمر بھی سر پٹختے رہیں تب بھی مائیکرو رول حاصل نہیں کر سکتے" — الزبتھ نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ماسٹر کرافٹ کوئی جواب دیتا۔ دروازے پر زور سے دستک ہوئی اور وہ دونوں چونک پڑے۔

"کون ہے"۔ — ماسٹر کرافٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں منیجر ہوں جناب — پولیس کے دو اعلیٰ آفیسر آپ سے ملنے آئے ہیں"۔ — دروازے کے باہر سے منیجر کی آواز سنائی دی۔ اور ماسٹر کرافٹ نے چونک کر الزبتھ کی طرف دیکھا لیکن الزبتھ کے چہرے

پر اطمینان تھا۔ اس نے سر کے اشارے سے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر واقعی منیجر موجود تھا۔ جس کے پیچھے پولیس کی یونیفارم میں دو کرخت چہرے نظر آ رہے تھے — ان دونوں کے کاندھوں پر لگے ہوئے سٹار اور آفیسرانہ انداز کی مخصوص کیپ بتا رہی تھی کہ وہ پولیس کے اعلیٰ آفیسر ہیں۔

"میں ایس۔ پی۔ سپیشل سٹاف صدیقی ہوں۔ اور یہ ایس۔ پی۔ فارن ڈیسک جناب اخلاق احمد ہیں" — ان دونوں نے اندر آ کر بڑے مہذب انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔ جب کہ منیجر ایک طرف ہٹ کر واپس چلا گیا تھا۔ وہ شاید انہیں کمرے تک پہنچانے آیا تھا۔

"جی فرمائیے" — ماسٹر کرافٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کو ہمارے ساتھ سپیشل سٹاف تک چلنا ہو گا۔ ہم ایک مخصوص کیس میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ آپ دونوں کو" — ایس پی صدیقی نے کہا۔ اس کا لہجہ تو مہذب تھا لیکن انداز بڑا سرد مہر سا تھا۔

"آپ جانتے ہیں کہ ہم ایکریمین شہری ہیں۔ اور ہمیں ہمارے سفارت خانے کا تحفظ حاصل ہے" — ماسٹر کرافٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ہمیں معلوم ہے۔ اس لئے سفارت خانے سے اجازت نامہ حاصل کر لیا گیا ہے۔ اور ویسے بھی ہم آپ کو گرفتار نہیں کر رہے صرف پوچھ گچھ کرنی ہے۔ اس کے بعد ہم آپ کو عزت و احترام سے یہاں واپس

چھوڑ جائیں گے۔ لیکن اگر آپ نے تعاون نہ کیا تو پھر اس کے نتائج کے ذمہ دار بھی آپ ہوں گے۔ مسٹر اخلاق انہیں اجازت نامہ دکھا دیجئے" ایس پی صدیقی نے پاس کھڑے آفیسر سے کہا اور اس نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر ماسٹر کرافٹ کی طرف بڑھا دیا —— یہ واقعی ایکریمین سفارت خانے کی طرف سے پوچھ گچھ کے لئے اجازت نامہ تھا۔

"کیا ہم سفارت خانے فون کر سکتے ہیں" —— الزبتھ نے پہلی بار کہا۔

"نہیں —— اجازت نامہ آپ کو دکھا دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ اٹھیئے چلیئے۔ باہر ہماری فورس موجود ہے۔ اگر آپ نے تعاون نہ کیا تو آپ کو زبردستی بھی لے جایا جا سکتا ہے —— اس بار ایس پی اخلاق نے کہا۔ اس کا لہجہ صدیقی سے بھی زیادہ کرخت تھا۔

"لیکن آپ کس معاملے میں پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا تو کسی معاملے سے کوئی تعلق نہیں" —— ماسٹر کرافٹ نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ گھبرائیں نہیں۔ کوئی سیریس مسئلہ نہیں۔ یہ ضابطے کی کارروائی ہے۔ فضائی فوج سے متعلق ایک اہم لیبارٹری میں کام کرنے والے سائنسدان کرنل جان نے رپورٹ دی ہے کہ آپ ان کے مہمان رہے ہیں اور آپ نے وہاں شوٹنگ شو کیا ہے۔ اور قانوناً ایسی صورت میں آپ سے ایک سوالنامے کے جوابات حاصل کرنے اور اس پر دستخط کرانے ہیں —— کرنل جان بھی وہاں موجود ہوں گے اور بس"

ایس پی صدیقی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ سوالنامہ یہاں بھی پُر کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ہیڈ کوارٹر جانے کی کیا ضرورت ہے" —— الزبتھ نے کہا۔

"یہ ہمارا قانون ہے۔ بس اس سے زیادہ کوئی بات نہیں۔ صرف چند منٹ کی بات ہے۔ اس کے بعد آپ کو واپس یہاں پہنچا دیا جائے گا" —— ایس پی صدیقی نے کہا۔

"چلو کرافٹ —— جب ہمارے ہاتھ صاف ہیں۔ تو ہمیں گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کوئی بات ہوئی تو منیجر خود ہی سفارت خانے سے بات کر لے گا" —— الزبتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلیں" —— کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں پولیس آفیسرز کے ہمراہ چلتے ہوئے مین ہال میں پہنچے اور وہاں سے باہر آ گئے۔ باہر ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ ان دونوں کو کار کی پچھلی نشستوں پر بٹھایا گیا اور وہ دونوں آفیسر اگلی نشستوں پر بیٹھ گئے —— اخلاق احمد ڈرائیونگ سیٹ پر اور صدیقی ساتھ والی سیٹ پر۔ اور پھر کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے نکل کر مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ایک بڑی سی بلڈنگ کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ مخصوص انداز میں ہارن دیا گیا تو پھاٹک اندر سے کھل گیا اور کار اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک خاصی بڑی وسیع و عریض عمارت تھی —— پورچ میں کار رک گئی۔ اور دونوں آفیسر باہر آ گئے۔ ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ بھی باہر آ گئے۔

"یہ کیسا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں تو کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا" الزبتھ نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"یہ سپیشل سٹاف کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ عام پولیس کا نہیں۔ اندر لوگ موجود ہیں۔ تشریف لائیے" ——— صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دونوں کو ہمراہ لئے عمارت میں داخل ہوا اور راہداری سے گزر کر اس نے ایک دروازہ کھولا اور انہیں اندر چلنے کا اشارہ کیا۔ دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے وہ دونوں ہی چونک پڑے۔ کیونکہ سامنے پرنس آف ڈھمپ اپنے باڈی گارڈوں سمیت کھڑا تھا ——— لیکن پرنس نے عام سوٹ پہنا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے باڈی گارڈ بھی عام لباس میں تھے۔

"خوش آمدید۔ خوش آمدید ماسٹر کرافٹ اور مسز ماسٹر کرافٹ۔ پرنس آف ڈھمپ آپ کو اپنے عارضی محل میں خوش آمدید کہتا ہے" پرنس نے مسکراتے ہوئے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ——— ہمیں تو بتایا گیا تھا....." ——— ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"آپ کو درست بتایا گیا تھا ——— بہرحال آپ تشریف رکھیں" پرنس نے ایک طرف رکھے ہوئے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں عجیب سے مخمصے میں پھنسے ہوئے صوفوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ایک دروازہ کھلا اور ان میں سے ایک غیر ملکی عورت اور اس کے ساتھ چار مرد اندر داخل ہوئے۔

"ان سے ملئے ——— یہ مس جولیانا فٹز واٹر ہیں۔ جرائم کی ریسرچ سکالر۔ اور یہ تنویر۔ چوہان۔ نعمانی اور صدیقی ہیں۔ یہ سب بھی کرمنالوجی پر پی۔ ایچ۔ ڈی ڈگریاں لینا چاہتے ہیں۔ اور یہ پولیس آفیسرز ان کے نام صفدر

اور کیپٹن شکیل ہیں۔ انہیں اپنا غلط نام بتانے کا بڑا شوق ہے۔ اور پولیس کی وردیاں یہ کسی دھوبی سے کرایہ پر لے آئے ہوں گے۔ بہرحال یہ بھی پی۔ ایچ۔ ڈی گروپ کے ممبران میں سے ہیں ——— اور باقی رہ گیا میرا تعارف تو مجھ حقیر فقیر ہیچمیدان۔ بندہ ناداں کو علی عمران ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بھی کہتے ہیں" ——— عمران نے باقاعدہ تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ کیا چاہتے ہو۔ جانتے ہو کہ اس طرح تم خود جرم کا ارتکاب کر رہے ہو" ——— الزبتھ نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"جرم کئے بغیر جرائم پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری نہیں ملا کرتی میڈم ——— بہرحال ایک خوب صورت جرم کی تفصیل میں ان طالب علموں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ چونکہ اس جرم سے متعلق ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کے سامنے یہ تفصیل بیان ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس طرح اگر میں غلط بیانی کر دوں گا تو آپ مجھے درست کرا سکتے ہیں" عمران نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

"ہمارا کسی جرم سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم مجرم نہیں" ——— ماسٹر کرافٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ سن لیں اس کے بعد تبصرے کی مکمل اجازت ہو گی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا سنائیے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں" ——— الزبتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا میں ایک مجرم تنظیم ہے۔ ریڈ سرکل۔ ریڈ سرکل نے ہمارے

ملک کی فضائی فوج سے متعلق ایک خفیہ لیبارٹری سے ایک اہم ترین فارمولا "ماسٹر برین" اڑانے کا منصوبہ بنایا۔ اس منصوبے کی پلاننگ اس طرح کی گئی کہ دنیا کے مانے ہوئے نشانہ باز ماسٹر کرافٹ کو شوٹ کرنے کے لئے یہاں بھیجا گیا —— اس کی بیوی الزبتھ بھی جو پہلے ایک مجرم تنظیم "لاسٹ فائر" سے متعلق تھی کو ساتھ بھیجا گیا۔ یہ دونوں بھی ریڈ سرکل کے ممبر ہیں ۔

فارمولے پر کام کرنے والے سائنسدان کرنل جان کی کمزوری نشانے بازی میں مہارت ہے ۔ مقصد یہ تھا کہ کرنل جان اپنی کمزوری کی وجہ سے ماسٹر کرافٹ سے رابطہ قائم کرلے گا اور پھر کرنل جان کے ذریعے یہ فارمولا اڑایا جائے گا ۔ وہی ہوا —— کرنل جان نے ان دونوں سے رابطہ قائم کیا اور پھر یہ دونوں شوٹ کرنے کی غرض سے لیبارٹری سے ملحقہ رہائشی کالونی میں پہنچ گئے ۔ دونوں نے رات کرنل جان کی رہائش گاہ پر گزاری ۔ ان کا ایک ساتھی جسے زیرو ون کہا جاتا تھا وہاں چیف سیکورٹی آفیسر کے میک اپ میں پہنچ گیا ۔ وہ بھی رات کوٹھی کے گرد گھومتا دکھائی دیا —— اس دوران کرنل جان لیبارٹری سے جب کوٹھی میں آیا ۔ تو اس کے ذہن کو ایلڈی گریپ میٹر سے کنٹرول کیا گیا ۔ اور ساتھ ہی اس کی ایک آنکھ میں زدلوٹائپ کیمرہ فٹ کر دیا گیا ۔ اور یہ ہدایات دے دی گئیں کہ کرنل جان لیبارٹری جائے گا اور فائل کو پڑھے گا ۔ اس طرح فائل کے فوٹو کیمرے میں موجود فلم میں بند ہو جائیں گے —— پھر ذہن کو کنٹرول سے آزاد کر دیا گیا ۔ اور کیمرہ بھی اتار دیا گیا ۔ اور زیرو ون یہ کیمرہ لے کر چیف سیکورٹی آفیسر کے میک اپ میں ہی واپس گیا اور ایک ذخیرے میں اس کا ساتھی کار لے کر موجود تھا ۔ وہاں انہوں نے سیکورٹی

جیپ چھوڑی میک اپ ختم کیا اور گلزار پور کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچ گیا ۔ جب کہ ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ بدستور کالونی میں رہے ۔ اور صبح اطمینان سے شوٹ کر کے واپس ہوٹل پہنچے —— زیرو ون نے زدلو ٹائپ کیمرے سے مخصوص مشین فلم کے ذریعے مائیکرو فلم تیار کی ۔ اور اسے مخصوص نوعیت کے پروجیکٹر پر چلا کر تسلی کی ۔ اس کے بعد وہ مشین اور پروجیکٹر کو نیلے رنگ کے بیگ میں رکھ کر اس کوٹھی سے نکل گیا ۔

دراصل یہاں ڈبل گیم ہو رہی تھی —— ایک اور تنظیم وائٹ ہیڈ کو بھی اس منصوبے کا علم ہو گیا تھا ۔ انہوں نے بالا بالا ہی زیرو ون کو توڑ لیا ۔ اور بھاری رقم کے عوض اس سے معاہدہ کر لیا ۔ کہ وہ فلم حاصل کرنے کے بعد انہیں فروخت کر دے گا ۔ چنانچہ فلم تیار ہوتے ہی وہ شہر سے باہر ایک قصبے آگان کے پاس موجود ذخیرے میں پہنچا جہاں وائٹ ہیڈ کا چیف فرینک رقم کا بیگ لئے موجود تھا —— فرینک نے زیرو ون سے فلم حاصل کر کے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا ۔ اور وہاں سے وہ مشین بیگ اور رقم کا بیگ لے کر نکل آیا ۔ وہ فوری طور پر ملک سے باہر جانا چاہتا تھا ۔ چنانچہ اس نے اپنے ایک مقامی ساتھی مارشل بار کے مالک مارشل سے رابطہ قائم کیا کہ وہ اسے فوری طور پر باہر کا ٹکٹ بنوا دے ۔ اور خود وہ گارڈن ٹاؤن کی ایک کوٹھی میں پہنچ گیا —— مارشل نے اسے فوری ٹکٹ بنوا دی ۔ اور وہ دونوں بیگ اس کوٹھی میں چھوڑ کر فلم کا رول لئے ایئرپورٹ پر پہنچ گیا ۔ مارشل نے وہاں جا کر اسے ٹکٹ دی ۔ لیکن اس دوران اس کارروائی کا علم ریڈ سرکل کو ہو گیا ۔ چنانچہ ریڈ سرکل کے آدمیوں نے ایئرپورٹ پر دھاوا بول دیا ۔ اور وہاں فرینک کو زخمی کر کے اغوا کیا گیا ۔

اور ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ ایک سرخ کار میں جو انہیں ہوٹل نے مہیا کی تھی ایئرپورٹ سے باہر موجود تھے۔ تاکہ اگر کوئی تعاقب کرے تو اُسے جھٹک دیا جائے۔ اس کے بعد ریڈ سرکل کے آدمی کار میں بدل کر ایک مضافاتی کالونی آدم کالونی میں پہنچ گئے —— ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ بھی وہاں پہنچ گئے۔ وہاں فرینک کو ہلاک کر دیا گیا۔ اور ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ نے اس سے فلم رول حاصل کر لیا۔ اور وہ دونوں وہاں سے سیدھے ہوٹل پہنچ گئے۔ جہاں سے یہ دونوں نقلی پولیس آفیسر انہیں یہاں لے آئے ہیں —— پولیس ایئرپورٹ کے واقعے کے بعد حرکت میں آ گئی۔ اور پھر مارشل بھی نظر میں آ گیا۔ چنانچہ مارشل کے ذریعے گارڈن ٹاؤن کی کوٹھی سامنے آئی اور رائٹ ہینڈ کے دوسرے ساتھی جن کا انچارج مانکی نامی نوجوان تھا گرفتار ہو گئے —— رقم والا بیگ اور مشین بیگ بھی پولیس کے قبضے میں آ گیا —— گلزار پور کالونی والے اڈے کے تہہ خانے میں موجود الماری کے ایک خفیہ خانے سے ایک سٹیل کیس ملا جس میں ندو ٹائپ کیمرہ اور ایلڈی گرپ میٹر ملا۔ جس سے اس واردات کا صحیح پس منظر سامنے آیا۔ پولیس نے ان نیلے رنگ کی کاروں کو ڈھونڈھ لیا —— جن میں ریڈ سرکل کے آدمی آدم کالونی پہنچے تھے۔ اور ان کاموں کی مدد سے دو افراد ایک ہوٹل سے گرفتار ہو گئے۔ اور پھر ان کی مدد سے باقی افراد بھی گرفتار کر لئے۔ اس طرح جرم کا یہ خوب صورت منصوبہ اختتام کو پہنچا —— عمران نے پروفیسروں کے سے انداز میں باقاعدہ لیکچر دیتے ہوئے کہا۔

ماسٹر کرافٹ کا چہرہ تو حیرت سے بگڑ گیا تھا۔ جب کہ الزبتھ بدستور

مطمئن بیٹھی تھی۔

"یہ سب بکواس ہے۔ قطعاً جھوٹ۔ ہمارا کسی تنظیم سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ ہی ہم نے کوئی جرم کیا ہے۔ مجھے اب معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے ہمیں یہاں کیوں بلایا ہے۔ تم ہماری عدم موجودگی میں ہمارے کمرے کی تلاشی لینا چاہتے ہوں گے —— بے شک لے لو۔ اور اچھی طرح لے لو۔ اگر تمہاری کہانی سچ ہوتی تو یقیناً وہ فلم رول ہمارے پاس موجود ہوتا" —— الزبتھ نے مذاق اڑانے والے لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ تم نے کمرے میں پہنچتے ہی ٹرانسمیٹر تلف کر دیئے ہوں گے۔ کیونکہ پہلے میں نے تمہیں دھمکی دی تھی کہ ٹرانسمیٹروں کی وجہ سے تمہیں گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بہرحال وہ فلم رول مل جائے گا یہ بات یقینی ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ فلم رول تم حاصل کر لو تو......" —— الزبتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حاصل کر لو —— کیا مطلب —— اُسے حاصل کر لیا گیا ہے میڈم الزبتھ۔ یہاں کی پولیس احمق نہیں ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس —— جھوٹ —— ڈرامہ" —— الزبتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میڈم الزبتھ تم اپنی جگہ سچی ہو۔ اس فلم رول کا حصول ناممکن تھا۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ افریقہ میں ہی صرف انگا دیوی کو خوش قسمتی کی دیوی نہیں مانا جاتا۔ یہاں بھی بعض لوگ اُسے خوش قسمتی کی دیوی

مانتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور الزبتھ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ککک ـــ کک ـــ کیا مطلب" ـــــ الزبتھ کی آواز پھٹ گئی۔

اس کا چہرہ یک لخت بگڑ گیا تھا اور آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

"شانتی شانتی میڈم الزبتھ ـــــ تھوڑا سا بیان میں نے جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ ماسٹر کرافٹ اور میڈم الزبتھ آدم کالونی سے فلم رول جو کہ ایک بٹن جتنا تھا۔ اور جسے انہوں نے فرینک کے ایک مصنوعی دانت میں بنے ہوئے خلا سے حاصل کیا تھا لے کر عقبی سمت سے کچی سڑک پر گھومتے ہوئے شاہراہ عراق پر پہنچے ـــــ اور پھر وہاں سے وہ جب شہر میں داخل ہوئے تو راستے میں ایک شاپنگ سٹور پر رکے۔ ماسٹر کرافٹ کار میں ہی رہے جب کہ میڈم الزبتھ اتر کر اندر چلی گئیں۔ اس سٹور کا مالک افریقہ کا ایک مشہور شکاری ہے۔ وہ انگا دیوی کی خوش قسمتی پر اندھا یقین رکھتا ہے ـــــ چنانچہ اس نے انگا دیوی کا مجسمہ جس کے سر پر گلہری کی دم کا تاج بنا ہوا ہے، سٹور کے ہر شو کیس میں رکھوایا ہوا ہے۔ اور جن پر ناقابل فروخت کی چٹ لگی ہوئی ہے، میڈم الزبتھ کھلونوں والے کاؤنٹر پر گئیں اور انہوں نے انگا دیوی کا مجسمہ دیکھنے پر اصرار کیا ـــــ سیلز مین نے ان کے اصرار پر وہ مجسمہ انہیں دکھا دیا۔ اور انہوں نے کمال مہارت سے دم کا تاج ہٹا کر دیوی کے سر میں بنے ہوئے سوراخ میں وہ مائیکرو فلم رول رکھ دیا۔ اور مجسمہ واپس کر دیا۔ جسے کاؤنٹر میں اپنی سابقہ جگہ پر رکھ دیا گیا ـــــ اور اس طرح میڈم الزبتھ نے کمال ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فلم رول کو

ایسی جگہ چھپا دیا جہاں سے بڑے سے بڑا نجومی بھی اُسے حاصل نہ کر سکتا تھا کیوں میڈم الزبتھ میں درست کہہ رہا ہوں" ـــــ عمران نے مسکرا کر الزبتھ کی طرف دیکھا۔ جو اس طرح آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے عمران کی بجائے کوئی بھوت کھڑا ہو۔

"تم بدروح ہو ـــــ بھوت ہو ـــــ جن ہو ـــــ تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا" ـــــ الزبتھ نے اٹک اٹک کر کہا۔

اُسی لمحے ماسٹر کرافٹ کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف بڑھا۔

"بس بس ماسٹر کرافٹ ـــــ یہاں تمہاری شوٹنگ پاور کی مہارت دیکھنے کا کسی کو شوق نہیں۔ ویسے بھی ہمارے ملک کے پولیس آفیسرز کو کسی کی جیب سے کچھ نکال لینے کی خصوصی مہارت حاصل ہوتی ہے اور تمہاری جیب میں پستول ہی تھا وہ اب ان پولیس آفیسرز کے پاس ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ جس کا ہاتھ جیب میں پہنچ چکا تھا ایک طویل سانس لے کر رہ گیا واقعی اس کی جیب خالی تھی۔

"ہاں تو ریسرچ سکالرز صاحبان۔ آپ نے جرم کا یہ خوب صورت منصوبہ اور اس کا اختتام سن لیا۔ اب کوئی سوال" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے سیکرٹ سروس کے ممبران سے کہا۔ ظاہر ہے وہ ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ کے سامنے ان کی اصل حقیقت تو ظاہر نہ کر سکتا تھا۔

"تم نے وہ فلم رول اس سٹور سے کیسے حاصل کیا" ـــــ جولیا نے پوچھا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔

"ایک محاورہ ہے کہ بھوسے کے ڈھیر سے سوئی ڈھونڈھنا جان جوکھوں کا کام ہے۔ لیکن آج کل کے دور میں یہ محاورہ غلط ہو گیا ہے

اگر یقین نہ آئے تو صفدر سے پوچھ لینا کہ بھوسے کے ڈھیر نے کس طرح خود بخود سوئی باہر نکال پھینکی۔ اور یہ ہے وہ سوئی" ——— عمران نے جیب سے وہ مائیکرو فلم بٹن نکال کر ہتھیلی پر رکھ کر دکھاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے گھوما اور الٹا ہاتھ جھپٹتی ہوئی ماسٹر کرافٹ پر جا گری۔ عمران کا زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔ وہ شاید جھپٹ کر وہ بٹن چھیننا چاہتی تھی۔

"اگر تم جیسی عورتیں عمران سے شکار چھین لینے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر عمران کو پرنس بننے کی بجائے ریاست ڈھمپ کا جمعدار بن جانا چاہیے" ——— عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اس میں شک ہی کیا ہے" ——— اچانک تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شک تو آج تک جولیا کو نہیں پڑا ورنہ وہ ہر وقت یہی گلہ نہ کرتی کہ جب بھی تنویر پاس آتا ہے پرفیوم کی خوشبو نجانے کیوں بدبو میں بدل جاتی ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

عمران فریدی سیریز میں ایک انوکھی اور منفرد کہانی

مکمل ناول

ڈارک کلب

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ڈارک کلب پیشہ ور قاتلوں کی بین الاقوامی تنظیم جو کرنل فریدی کے قتل کا مشن لے کر ساگالینڈ پہنچ گئی۔

ڈارک کلب جس کا دعویٰ تھا کہ وہ کرنل فریدی کو حقیر مچھر کی طرح مسل کر رکھ دیں گے

ڈارک کلب جس نے کرنل فریدی کی کوٹھی پر دن دہاڑے حملہ کیا اور کرنل فریدی کے سیف سے ایک اہم دستاویز لے اڑے اور کرنل فریدی ہاتھ ملتا رہ گیا۔ کیوں ؟

کرنل فریدی دنیا کا عظیم جاسوس، جو ڈارک کلب کے ذہانت سے بچھائے ہوئے جال میں بری طرح پھنس گیا ——— پھر کیا ہوا ؟

عمران جو کرنل فریدی کی حمایت میں اچانک میدان میں کود پڑا اور پھر نقشہ ہی بدل گیا۔ وہ سنسنی خیز لمحہ جب کرنل فریدی نے عمران کے مقابلے میں واضح طور پر اپنی شکست کا اعتراف کر لیا ——— آخر کیوں ؟

کیپٹن حمید جو عمران کے مقابلے میں اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے جان پر کھیل گیا۔ مگر نتیجہ کیا نکلا ؟

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا
براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لافانی ایڈونچر

مکمل ناول

آپریشن ڈیزرٹ ون

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- سپرپاور ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم "ڈیول ہاٹ" حکومت آران میں موجود اپنے یرغمالیوں کی رہائی کے لئے ایک خوفناک منصوبہ بناتی ہے۔
- حکومت آران کی سیکرٹ سروس "ڈیول ہاٹ" کے سامنے بے بس اور مجبور نظر آنے لگتی ہے اور پھر پاکیشیا کی سیکرٹ سروس اور عمران "ڈیول ہاٹ" کے خلاف میدان میں اتر آتے ہیں۔
- سپرپاور ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم اور عمران کے درمیان ایک خوفناک اور حیرت انگیز جنگ۔
- "آپریشن ڈیزرٹ ون" ایک ایسا منصوبہ جس کی ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ مگر جب مقابلے میں عمران ہو تو؟
- کیا "ڈیول ہاٹ" یرغمالیوں کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئی؟

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

"سلور گرل" کے بعد عمران سیریز میں ایک اور خصوصی پیشکش

مکمل ناول

شلماک

مصنف مظہر کلیم ایم اے

شلماک جسے پوری دنیا میں سب سے زیادہ خوفناک اور ناقابل تسخیر مجرم سمجھا جاتا تھا۔

شلماک جو حکومت اور انٹیلی جنس کے سامنے کھلے عام دندناتا پھرتا تھا مگر کسی میں اس کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ تھی۔

شلماک جو بات کرنے سے پہلے گولی چلانے اور انگلی اٹھنے سے پہلے ہاتھ کاٹ دیتا تھا۔

شلماک وہ خوفناک مجرم جس نے علی عمران اور کرنل فریدی جیسے دو عظیم جاسوسوں کو اپنے منہ نوچنے پر مجبور کر دیا۔

شلماک جو عمران اور کرنل فریدی کی ذہانت اور وقار کے لئے کھلا چیلنج بن گیا۔

شلماک جس نے کرنل فریدی کو شکست دینے کے لئے قاسم کو اپنا آلہ کار بنایا اور قاسم شلماک کی شہ پر فریدی سے ٹکرا گیا۔

کیا واقعی شلماک کے مقابلے میں کرنل فریدی اور علی عمران نے شکست تسلیم کر لی؟

- شلماک، علی عمران، گرانڈیل قاسم، کرنل فریدی، کیپٹن حمید، زیرو سروس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خوفناک اور لرزہ بہ اندام ٹکراؤ

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان